نوٹ۔ صفحه نمبر 1 سے لے کر صفحه نمبر 66 تک نحوی ترکیب ہے۔ اور صفحه نمبر 67 سے لے کر صفحه نمبر 120 تک شرح مائة عامل ہے۔

درس 1

بسم الله الرَّحمانِ الرَّحِیمِ ط

بسم الله الرَّحمانِ الرَّحیم ط الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و اصحبه اجمعین ط

آپ نے پڑھا ہے، جمله دو قسم پر ہے۔ جمله خبریه ہوگا یا انشائیه ہوگا۔ اور دوسری تقسیم یه که جمله یا اسمیه ہوگا یا فعلیه ہوگا یا ظرفیه ہوگا۔

جملة اسمیة وه ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، اور جمله فعلیه وه ہے جس کا پہلا جز فعل ہو۔

جملة ظرفیه: علماء جمله ظرفیه کی دو تعریفیں کرتے ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں جمله ظرفیه وه ہے جسکا پہلا جز ظرف ہو، جیسے "عِندِی مالٌ" تو یه عندَ ظرف ہے، اور جس جملے کا پہلا جز ظرف ہو وه جمله ظرفیه کہلاتا ہے۔

تو متقدمین علماء جمله کی یہی تین صورتیں بیان کرتے تھے، یہاں تک که علامه زمحشری رح کا دور آیا۔ علامه زمحشری رح جس نے قرآن کی عظیم تفسیر کشاف لکھی ہے۔ علماء فرماتے ہیں، که کشاف ایسی تفسیر ہے، که قیامت تک آنے والے تمام علماء جو بھی تفسیر کرنا چاہے، اس تفسیر کے وه محتاج ہیں۔ تو علامه زمحشری نے ایک اور قسم بیان کی، جمله شرطیه کے نام سے۔

تو جملے کی اقسام، جمله اسمیه، جمله فعلیه، جمله ظرفیه اور جمله شرطیه ہو گئے۔ جمله ظرفیه کے اندر مبتدا خبر بننے سے یه جمله اسمیه بن جاتا ہے، اور جمله شرطیه یا تو جمله اسمیه ہوگا یا جمله فعلیه ہوگا۔ بس آسان لفظوں میں یوں سمجھے که جمله دو ہی قسم پر ہے، ایک جمله اسمیه که جس کا پہلا جز اسم ہو، اور ایک جمله فعلیه که جس کا پہلا جز فعل ہو۔

جمله اسمیه کی ترکیب۔ جمله اسمیه کا پہلا جز مبتدا اور دوسرا جز خبر ہوتا ہے- مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں، نیز مبتدا ہمیشه معرفه آئے گا اور خبر عموماً نکره آئے گا ۔ کبھی کبھار نکره بھی مبتدا آ سکتا ہے ، لیکن چند شرائط کے ساتھ۔

ضروری باتیں۔ معرفه کی قسمیں: معرفة سات قسم پر ہیں۔ (ضمائر ، علم ، اسمائے اشاره، اسمائے موصوله، معرف به الف لام جیسے الرجل، معرفه بندا جیسے یا رجل اور وه اسم جو ان میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو علاوه معرفة بندا کے)۔

اسم کی اقسام: اسم دو قسم پر ہے معرب اور مبنی۔ مبنیات کل آٹھ ہیں، اور ان کے علاوه باقی اسماء معرب ہیں۔ وه آٹھ مبنیات یه ہیں۔ ضمائر ، آسمائے اشاره، آسمائے موصوله ، کچھ مرکبات یعنی مرکب بنائی جیسے اَحَدَ عَشَرَ ، اصوات یعنی آوازیں اور اسمائے افعال یه کچھ اسم ہیں جو فعل والا معنیٰ ادا

کرتے ہیں جیسے رُوید ، کنایات جیسے کم اور کذا اور کچھ ظروف جیسے قبل ، بعد اذ، اذا، متی این وغیرہ) مبنی کا اعراب میشہ محلاً آئے گا۔ معرب کا اعراب یا لفظاً (یعنی اُس اعراب پر ہم تلفظ کرتے ہیں) ہوگا یا تقدیر (قَدَّرَ یُقَدِّرُ تقدیرًا بمعنی فرض کرو ۔ یعنی فرض کرو کہ اس پر یہ اعراب آیا)۔ جاءَ زیدٌ یہاں زید مرفوع ہے لفظًا اور جاءَ موسیٰ(عربی زبان میں جب یا، الف سے بدل جائے اور آخر میں ہو تو اُس کو یا ہی لکھ دیتے ہیں اور اس کے اوپر کھڑی زبر کردیتے ہیں۔ جدید عربی میں جب یا کے نیچے دو نقطے ہو تو اس سے مراد یاء ہوتا ہے اور جب یا کے نیچے دو نقطے نہ ہو تو اس سے مراد الف ہوتا ہے ۔ جیسے علي اور علی۔ پہلا اسم ہے اور دوسرا علیٰ ہے۔) یہاں موسیٰ مرفوع ہے تقدیر اور جاءَ ھولاء یہاں ھولاء مرفوع محلاً ہے۔ کیونکہ یہ فاعل بن رہا ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے ۔

مبتدا: وہ چیز جس کے بارے میں بات کی جائے اسے مبتدا کہتے ہیں۔ اور جو بات کی جائے اسے خبر کہتے ہیں۔ جیسے زیدٌ عالمٌ ۔ تو زید کے بارے میں بات کی گئی تو زید مبتدا اور جو بات ہوئی یعنی عالم تو وہ خبر ہے ۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

اللّٰہُ واحِدٌ کی ترکیب- لفظ اللہ مرفوع لفظا مبتدا (لفظ اللہ اعرفُ المعارف ہے۔ امام سیبویہ فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ معرفۃ لفظ اللہ میں ہے۔ معرفۃ وہ ہے جسکا انسان کو پہچان ہو ۔ واحدٌ مرفوع لفظ اسکی خبر ، مبتدا (معرفہ) اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ (اسی طرح اللّٰہُ احدٌ: اللہ ایک ہے ایسا ایک جس کا کوئی دوسرا نہ آئے)۔

جب دو لفظوں سے جملہ پورا ہورہا ہو اور اس میں ایک معرفت ہو اور دوسرا نکرۃ تو معرفۃ کو مبتدا بناؤ اور نکرۃ کو خبر ۔

زیدٌ رجلٌ کی ترکیب- زیدٌ مرفوع لفظ مبتدا رجلٌ مرفوع لفظ اسکی خبر ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ھذا زید کی ترکیب- ھذا مرفوع محلًا مبتدا زیدٌ مرفوع لفظ اسکی خبر- مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسیہ خبریہ ہوا۔ (ھذا عالم خود کریں)۔

ھو رجل - ھو مرفوع محلاً مبتدا رجلٌ مرفوع لفظا اسکی خبر مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: رفع نصب اور جر یہ خاص ہے معرب کے ساتھ۔ اور ضمّ ، فتح اور کسر یہ خاص ہے مبنی کے ساتھ ۔ اور ضمۃٌ فتحہ اور کسرۃٌ دونوں کے ساتھ بولے جاتے ہیں۔

سولہ قسمیں: 1۔ مفرد منصرف صحیح جیسے زید۔ اسکا اعراب تینوں حالتوں میں لفظا ہوگا۔ صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔

2 - مفرد منصرف جاری مجری صحیح ۔ ایسا لفظ جس کے آخر میں حرف علت ہو لیکن اسکا ما قبل ساکن ہو۔ جیسا کہ دلو۔ اس پر بھی تینوں اعراب لفظا ہونگے ۔ جاری مجری کا معنیٰ ہے قائم مقام۔

3- جمع مکسر منصرف - مکسر وہ جمع جس میں مفرد کا وزن ٹوٹ جائے ۔ جیسے رجال ۔ اس پر بھی تینوں اعراب لفظی آئینگے ۔

4- جمع مؤنث سالم: جس کے آخر میں الف اور لمبی تا آئے ۔ اس پر دو طرح کے اعراب آئینگے ۔ رفع ضمۃ کے ساتھ یعنی مسلمات، نصب اور جر آئینگا کسرۃ کے ساتھ یعنی مسلماتٍ گویا اسکا نصب بھی جر جیسا ہے۔

5- غیر منصرف وہ ہیں جس میں دو اسباب منع صرف پایا جائے یا ایک سبب جو قائم مقام ہو دو کے ۔ اس پر کسرۃ اور تنوین نہیں آتا۔ یہ جمع مؤنث سالم کے برعکس ہے ۔ اس کا جر نصب جیسا ہے ۔ جاءَ عمر ، رأیتُ عمر، مررتُ بعمر-

6 ۔ اسمائے ستۃ مکبرۃ موحدۃ مضافۃ الی غیر یاء المتکلم ان سب کا اعراب لفظی ہیں۔ اسکا رفع واو کے ساتھ ، نصب الف کے ساتھ اور جر یا کے ساتھ ۔ جاء ابوک، رأیتُ اباک، مررتُ بابیک

7- تثنیہ، جیسے رجلان ، حالتِ رفعی میں رجلانِ پڑھینگے ۔ اور حالت نصبی اور جری دونوں میں رجُلَیْنِ پڑھینگے ۔ یعنی حالت رفعی الف کے ساتھ اور حالت نصبی، جری یا ما قبل مفتوح۔

8 - کلا ، کلتا جب یہ ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے کلا ھما اور کلتا ھما - انکی حالت رفعی الف کے ساتھ جیسے " کلا ھما اور کلتا ھما اور حالت نصبی و جری یا ماقبل فتح کے ساتھ - جیسے کِلَیْہِما اور کِلْتَیْہِمَا ۔ یعنی کلا اور کلتا کا اعراب بھی تثنیہ کی طرح ہے لیکن شرط یہ ہے کہ یہ ضمیر کی طرف مضاف ہو۔

9- اثنان اور اثنتان : انکا اعراب بھی تثنیہ جیسا ہے ۔ حالت رفعی الف کے ساتھ ، حالت نصبی اور جری یا ما قبل فتح کے ساتھ ۔

10- جمع مذکر سالم حالت رفع میں واو ما قبل مضموم اور حالت نصبی اور جری یا ما قبل کسرۃ : جیسے مسلمُونَ، مسلمِینَ اور مُسْلِمِین۔

11- اُولُو - حالت رفعی میں اُولُو حالت نصبی اور جری میں اُولِی ۔ جیسے اولو مال، اولی مالٍ-

12- عشرون سے لے کر تسعون تک تمام دہائیاں۔ حالت رفعی واو کے ساتھ ، حالت نصبی اور جری یا ماقبل کسرۃ کے ساتھ ۔ یعنی قسم نمبر 10، نمبر 11، اور نمبر 12 کا اعراب ایک جیسا ہے ۔ جیس حالت رفعی میں عشرون، حالت نصبی اور جرّی میں عشرین۔

اب تک جو 12 اقسام گزر گئی ان سب کا اعراب لفظی تھا۔

13 - اسم مقصور : (الف مقصورۃ اس عام الف کو کہتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں الف ممدودۃ ہے۔ جس اسم کے آخر میں الف مقصورۃ آئے اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہے۔ جیسے موسیٰ ۔

14۔ علاوہ جمع مذکر سالم کے، جب کوئی اور لفظ مضاف ہو یائے متکلم کی طرف تو اس کا اعراب بھی تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا ۔ جیسے جاء غلامی، رأیت غلامی ، مررت بغلامی

15 - اسم منقوص ایسا اسم جس کے آخر میں یا ہو اور یا سے ماقبل کسرہ ہو۔ جیسے قاضی ۔ اسمیں رفع بھی تقدیری ہے اور جر بھی تقدیری ہے۔ لیکن نصب فتح کے ساتھ ہے۔ جیسے جاء القاضي، رأیتُ القاضيَ، مررتُ بالقاضي.

16 جمع مذکر سالم جب یہ مضاف ہو یائے متکلم کی طرف ۔ مسلمون کی اضافت جب یائے متکلم کی طرف کر دی گئی تو نون اعرابی گر گیا ۔ مُسْلِمُوْنَ سے مُسْلِمُوْیَ رہ گیا - جب واو اور یا اکھٹے ہو جائے اور واو ساکن ہو تو اسکو یا سے بدل کر یا میں مدغم کرتے ہیں تو بن گیا مُسْلِمُیَّ۔ اور یا کی مناسبت سے ماقبل کو کسرہ دیا تو بن گیا مُسْلِمِیَّ - یہ تینوں حالتوں میں مُسْلِمِیَّ رہے گا۔

اب یہ دو لفظ ہیں۔ ایک مضاف ہے اور دوسرا مضاف الیہ . مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے ۔ یہاں "یا" ضمیر ہے اسکا اعراب مجرور محلاً ہوگا ۔ کیونکہ یہ مبنی ہے ۔ اور مُسْلِمِیْ کا اعراب عامل دیکھ کر بتانا ہوگا ۔ اور اسکا اعراب حالت رفعی میں تقدیری ہیں۔ جبکہ حالت نصبی اور جری میں لفظی ہیں۔

درس 2۔

موصوف صفت کی ترکیب:

ضابطہ 1- معرفہ کے بعد جب معرفہ آئے تو عموماً وہ موصوف صفت بنتے ہیں ۔ اور اگر ایک معرفہ کے بعد کئی معرفے آ جائیں تو پہلے کو موصوف اور بعد میں آنے والے کو صفت بنائیں گے ۔ اسی طرح نکرہ کے بعد جب بھی نکرہ آئیں تو وہ عموماً موصوف صفت بنے گے ۔ لیکن اگر نکرہ کے بعد معرفہ آ رہا ہو چاہے دو کے بعد ہو یا تین کے بعد ہو یا چار کے بعد ہو تو اسی صورت میں یہ مضاف مضاف الیہ والا ترکیب ہوگا۔ نیز جو اعراب موصوف پر ہوگا وہی اعراب صفت پر بھی ہوگا۔

اگر ایک نکرۃ کے بعد چند نکرۃ آ جائے اور آخر میں معرفۃ آ جائے ۔ تو پہلا نکرۃ مضاف ہوگا دوسرے نکرہ کی طرف، دوسرا والا مضاف ہوتا ہے تیسری کی طرف اور مضاف الیہ ہوتا ہے پہلے کی طرف۔ پھر تیسرے والا ما بعد کے لئے مضاف اور ما قبل کے لئے مضاف الیہ بنتا ہے ۔ اسی طرح ترکیب جاری رکھیں۔

عربی میں صفت مؤخر ہوتی ہے جبکہ اردو میں مقدم - رجلٌ شجاعٌ یہ موصوف صفت ہے ۔ اور ترجمہ بہادر آدمی۔ یا "ایسا آدمی جو کہ بہادر ہے"۔ معرفۃ کی صورت میں "الرجل الشجاع" کا ایک ترجمہ "وہ بہادر آدمی"۔ اور دوسرا ترجمہ "وہ آدمی جو کہ بہادر ہے۔

زید رجل عالم کی ترکیب- زید مرفوع لفظ مبتدا ، رجل مرفوع لفظ موصوف ، عالمٌ مرفوع لفظ اسکی صفت ، موصوف صفت ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ - زید عالم آدمی ہے۔

اردو میں صفت موصوف پر مقدم ہوتا ہے۔ جب نکرہ کی صفت نکرہ آ رہی ہو تو موصوف کو پہلے رکھو اور اس سے پہلے ایسا یا ایسی کا لفظ لے آئے ۔ ترجمہ۔ زید ایسا آدمی ہے جو عالم ہے ۔ معرفہ کے اندر ترجمہ کرتے وقت وہ یا اُس کے الفاظ لے آئیں۔ زیدٌ رجلٌ عالمٌ تلفظ کرینگے۔

زید العالم کاتب کی ترکیب- زید مرفوع لفظ موصوف ، العالم اسکی صفت مرفوع لفظا، موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدا، کاتبٌ مرفوع لفظ اسکی خبر ، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ موصوف صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے۔ ۔ یہاں عالم پر الف لام داخل ہے اس لئے یہاں تنوین نہیں آ سکتا۔

تلفظ - زیدٌ العالمُ کاتبٌ۔ یہاں نون ساکن کے بعد الف لام آیا۔ الف بھی ساکن اور لام بھی ساکن ہے۔ جبکہ الف لام کا ہمزہ وصلی ہے، جو کہ درج عبارت میں گر جاتا ہے۔ پس یہاں نون بھی ساکن رہا اور آگے لام بھی ساکن رہا۔ تو یہ التقائے ساکنین علیٰ حدّہٖ ہے۔ ایسی صورت میں عام طور پر جب پہلی ساکن کو حرکت دیتے ہیں تو کسرہ کی حرکت دیتے ہیں۔ تو تلفظ " زیدُ نِلْعالمُ کاتبٌ " بن گیا۔

ترجمہ - عالم زید کاتب ہے ۔ (صفت پہلے لانا ہے۔) یا ۔ وہ زید جو عالم ہے کاتب ہے۔

زید رجل عالم فاضل کاتب شاعرکی ترکیب- زید مرفوع لفظ مبتدا، (رجل نکرہ ہے اور اس کے بعد 4 نکرہ اور آئے تو موصوف صفت والا ترکیب ہوگا۔) رجلٌ موصوف مرفوع لفظ، عالمٌ مرفوع لفظ صفت اول، فاضلٌ مرفوع لفظ صفت دُوُّم، کاتبٌ مرفوع لفظ صفت سوم اور شاعرٌ مرفوع لفظ صفت چہارم، موصوف اپنے چاروں صفتوں سے ملکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا-

ترجمہ - زید فاضل، کاتب، شاعر آدمی ہے ۔ (صفت کو موصوف پر مقدم کیا یا زید ایسا آدمی ہے جو عالم، فاضل، کاتب اور شاعر ہے۔

زید العالم رجل کریم کی ترکیب- زید مرفوع لفظًا موصوف، العالمُ مرفوع لفظا اسکی صفت ، موصوف صفت سے ملکر مبتدا ۔ رجلٌ مرفوع لفظًا موصوف، کریمٌ مرفوع لفظًا صفت - موصوف صفت ملکر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ - ترجمہ - عالم زید معزز آدمی ہے۔

درس 3۔

قاعدہ۔ جس اسم کے ساتھ بھی ضمیر متصل آ جائے تو وہاں ہمیشہ مضاف مضاف الیه کی ترکیب ہوگی۔ غلامه، غلام کے ساتھ ہا ضمیر متصل ہے ۔ تو غلام مضاف اور ہا ضمیر مضاف الیه ہوگا۔

غلامی رجل فاضل کی ترکیب- غلام مرفوع تقدیر مضاف "یا" مجرور محلاً مضاف الیه . مضاف الیه ملکر مبتدا، رجلٌ موصوف مرفوع لفظًا، فاضلٌ صفت مرفوع لفظًا، موصوف صفت ملکر خبر،

مبتدا خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه- میرا غلام فاضل آدمی ہے۔

موصوف صفت میں صفت مقدم کریں ترجمه کرتے وقت۔

نوٹ: جو اسم علاوہ جمع مذکر سالم کے یا ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہو تو تینوں حالتوں میں اسکا اعراب تقدیری ہوگا۔

غلام زید رجل قوی کی ترکیب- : غلامُ مرفوع لفظًا مضاف زیدٍ مضاف الیه مجرور لفظ، مضاف اپنے مضاف الیه سے مل کر مبتدا، (غلام نکرہ اور زید معرفه، نکرہ کے بعد معرفه آئے تو مضاف مضاف الیه والا ترکیب) رجلٌ مرفوع لفظ موصوف، قویٌّ مرفوع لفظ صفت، موصوف صفت ملکر خبر،

مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه - ترجمه زید کا غلام فاضل آدمی ہے۔

نوٹ: (مضاف پر بھی تنوین نہیں آتا۔

نوٹ: قویٌّ، لاهوریٌّ وغیرہ: جس اسم کے آخر میں یائے مشدد یا واوِ مشدد آ جائے تو وہ لفظ مفرد منصرف جاری مجری صحیح ہوتا ہے۔ اور اسپر تینوں طرح کا اعراب آتا ہے۔

غلامی حاضر کی ترکیب- غلام مرفوع تقدیر مضاف "یا" ضمیر متکلم مجرور محلاً (یا متکلم کی ضمیر مبنی ہے اس لئے محلاً آیا) مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، حاضرٌ مرفوع لفظ خبر –

مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه - ترجمه: میرا غلام حاضر ہے۔

غلامه قائم کی ترکیب- غلام مرفوع تقدیر مضاف "ہا" ضمیر غائب کا مجرور محلاً مضاف الیه . مضاف مضاف الیه ملکر مبتدا، قائمٌ مرفوع لفظا خبر- مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه - ترجمه اسکا غلام کھڑا ہے ۔ غلامُهُ میں ها ضمیر سے ماقبل میم پر ضمه تها اس لئے ہا پر بھی ضمه آیا۔

جمله فعلیه کی ترکیب:

فعل دو قسموں پر ہے۔ فعل لازم (جو صرف فاعل کو چاہے مفعول کی ضرورت نه ہو ۔ زیدٌ قائمٌ اور فعل متعدی(جو فاعل کے ساتھ مفعول بھی چاہے۔ ضربَ زیدٌ عمرواً)

فعل متعدی کبھی ایک مفعول کا تقاضا کرتا ہے جیسے ضرب زیدٌ عمرا، کبھی دو مفعول کا جیسے اعطیتُ زیدًا دِرهمًا اور کبھی تین مفعول کا۔ جیسے اعلمتُ زیدًا بکرًا عالمًا۔ فعل متعدی کبھی ایک کو اسم کو نصب دیگا، کبھی دو کو اور کبھی تین کو نصب دیگا۔

اردو میں نشانی: فعل لازم کا ترجمہ کرتے وقت عموماً "نے" کا لفظ نہیں آتا۔ اور فعل متعدی کا ترجمہ کرتے وقت "نے " کا لفظ آئیں گا ۔

قمتُ (فعل لازم ہے، میں کھڑا ہوا ۔ فَرَّ زیدٌ، زید بھاگا۔ جبکہ فعل متعدی: ضرب زیدٌ عمراً۔ زید نے عمرو کو مارا۔اسی طرح شَربتُ الماءَ: میں نے پانی پیا۔

فعل کے اندر فاعل: فعل کا فاعل اسم ظاہر اور ضمیر دونوں آ سکتا ہے۔ مفعول منصوب ہوتا ہے ۔ مثلاً ضرب میں مستتر ضمیر ہے اور ضربتُ میں ضمیر بارز اور ضرب زید یہ اسم ظاہر ہے ۔

ماضی کی گردان میں فاعل کی ضمیریں۔

ضرب میں ھو، ضربا میں الف، ضربوا میں واو،

ضَرَبَتْ (تاء تانیث اس کا فاعل مؤنث) میں ھی، ضربتا میں الف، ضربن میں نون (نون جمع مؤنث غائب کی ضمیر ہے۔)

ضربتَ میں تا یا تاءٌ واحد مذکر مخاطب کی ضمیر ہے، ضربتما میں تما، ضربتم میں تُم،

ضربتِ میں تا یا تِیٌّ، ضربتما میں تما، ضربتن میں تُنَّ،

ضربتُ میں تا یا تُـوٌّ، ضربنا میں نا

مضارع بھی اسی طرح- یضرب میں ھو، یضربُ کے شروع میں یہ "یا" ضمیر کی علامت نہیں بلکہ یہ مضارع کی علامت ہے ۔ یضربان میں الف اور "نون" نون اعرابی ہے ، یضربون میں واو تضرب میں ھی،

تضرب میں انت، تضربان میں الف اور نون اعرابی ہے ، یضربن میں نون،

تضرب میں انت، تضربان میں الف، تضربون میں واو

تضربین میں یا اور نون اعرابی، تضربان میں الف تضربن میں نون، تضربن میں نون،

اَضربُ میں آنا اور نَضربُ میں نحن تضرب میں ھی،

نوٹ: فاعل کبھی بھی فعل پر مقدم نہیں ہوتا۔

فعل کے آنے کے بعد فوراً فاعل کو تلاش کرنا ہے ۔ 14 صیغوں میں سے 2 صیغے ایسے ہیں جسکا فاعل اسم ظاہر آسکتا ہے۔ باقی 12) صیغوں کا فاعل ضمیر آئیں گا۔

ضابطہ :- پہلے اور چوتھے صیغوں میں کبھی فاعل اسم ظاہر آئیں گا اور کبھی مستتر ۔ جیسے ضرب کے لئے زید اور ضربت کے لئے ھند آ سکتا ہے۔

ھذا ھو المرام واللہ اعلم بحقیقت الکلام

سنت۔ وضو کے بعد کھڑے ہو کر مسکرانا یہ بھی سنت ہے۔ حضرت عثمان رض

رسم الخط کا ضابطہ: جب بھی جمع کا صیغہ لکھیں اسکے ساتھ "واو" جمع کی آ رہی ہو ساتھ الف ضرور لکھیں جیسا ضربوا، فَرُّوا - تاکہ واو عطف اور اس واو میں فرق ہو۔

درس 4۔

قام زید کی ترکیب- قامَ فعل ماضی معلوم صیغه واحد مذکر غائب، زید مرفوع لفظًا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا ۔ زید کھڑا ہے ، یا زید کھڑا ہوا۔

ضرب زید عمرًا کی ترکیب- ضرب فعل زیدٌ مرفوع لفظ فاعل عمرواً منصوب لفظ مفعول . فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔ پٹھائی کی زید نے عمرو کی۔ (فعل متعدی)

ضابطه- فعل کے آنے کے بعد صرف فاعل مرفوع آ سکتا ہے۔

ضرب زید عمروا یوم الجمعة کی ترکیب- ضرب فعل زیدٌ مرفوع لفظًا فاعل عمرًوا منصوب لفظ مفعول به، یومَ منصوب لفظ مضاف (جو چیز زمانه یا جگه کا معنی دیں وہ ظرف ہوتا ہے اور ظرف منصوب ہوتا ہے ۔ ظرف مفعول فیه بنتا ہے۔) الجمعةِ مجرور لفظ مضاف الیه ، مضاف مضاف الیه ملکر مفعول فیه فعل اپنے فاعل ، مفعول به اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ مارا زید نے عمرو کو جمعه کے دن۔

ضربا الزیدان کی ترکیب- ضربا فعل بافاعل الف مرفوع محلاً فاعل، (ضمیر مبنیات میں سے ہیں) الزیدان منصوب لفظ مفعول به - (تثنیه : الزیدان به حالت رفعی میں ہے ، الزیدین یه حالت نصبی اور جری میں ہے ۔ الزیدان آ ہی نہیں سکتا کیونکه فاعل ایک ہوتا ہے اور وہ الف ہے ۔ پس معلوم ہوا که یه کتابت کی غلطی ہے صحیح الزیدین ہے۔) فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه-

تلفظ – ضَرَبَـزَیْدَیْنِ ترجمه - پٹھائی کی ان دو آدمیوں نے دو زیدوں کی۔

سمعتُ صوت کی ترکیب- سمعتُ فعل بافاعل تا (تُوٌّ) ضمیر مرفوع محلاً صوتَ منصوب لفظا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔ میں نے آواز سنا۔

جاءَ زید العالم کی ترکیب- جاءَ فعل زیدٌ مرفوع لفظًا موصوف العالمُ مرفوع لفظًا اسکی صفت ، موصوف صفت ملکر فاعل . فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

تلفظ - جاءَ زیدُنِ لعالمُ - آیا وہ زید جو که عالم ہے ۔ یا ۔ عالم زید آیا۔

درس 5۔

اشتریتُ هذا البیتکی ترکیب- اشتریتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، هذا منصوب محلاً موصوف البیت منصوب لفظاً صفت - موصوف صفت ملکر مفعول به ، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔ ترجمه۔ میں نے یه گھر خریدا۔

رَأَیتُ القاضي الیومکی ترکیب- رأیتُ فعل بافاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، القاضيَ منصوب لفظاً مفعول به (قاضی اسم منقوص ہے ۔ حالت رفعی تقدیری ضمه کے ساتھ، حالت جری تقدیری کسره کے ساتھ او ر حالت نصبی فتحه لفظی کے ساتھ ہوگا۔) الیومَ منصوب لفظاً مفعول فیه (ظرف) فعل اپنے

فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (یوم :دن، الیوم: آج، الیوم قاضی کی صفت نہیں بن سکتا) میں نے آج اس قاضی کو دیکھا، یا میں نے وہ قاضی دیکھا۔

باعَ زید غلامی کی ترکیب- باعَ فعل زیدٌ فاعل مرفوع لفظا، غلام منصوب تقدیراً مضاف یا ضمیر متکلم مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ . فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ بیچا زید نے میرا غلام۔

خلق اللہ الرحمان الرحیم المخلوقاتِ کی ترکیب- خَلَقَ فعل، لفظِ اللہ مرفوع لفظ موصوف، الرحمانُ مرفوع لفظ صفت اول، الرحیمُ مرفوع لفظ صفت دوم، موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر فاعل، المخلوقاتِ منصوب لفظاً مفعول بہ (مخلوقات جمع مؤنث سالم ہے ۔ رفعہ ضمہ لفظی کے ساتھ اور نصب اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ ہوگی۔) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا - ترجمہ - پیدا فرمایا اللہ نے جو رحمان رحیم ہے تمام مخلوقات کو۔

نوٹ: (اعرفُ المعارف لفظ اللہ ہے۔) امام سیبویہؒ

اور لفظ اللہ ذات باری تعالیٰ کے لئے علم ہے، مشتق نہیں۔ امام اشعریؒ

ضابطہ- جمع بتاویل جمعۃٌ واحد مؤنث کے حکم میں ہوتی ہے ۔ اس لئے اسکی طرف عموماً واحد مؤنث کی ضمیر راجع کی جاتی ہے۔

کتابٌ مفرد کتابان تثنیہ کُتُبٌ جمع

ضابطہ- فاعل جب بھی آئے گا فعل کے بعد آئے گا۔

ضابطہ۔ مبتدا کی خبر کبھی کبھار جملہ ہوا کرتی ہے ۔ تو اس میں عائد کا ہونا ضروری ہے ۔ عائد خبر کو مبتدا سے جوڑتا ہے۔

عام طور پر عائد ضمیر ہوتا ہے۔ ایسا ضمیر جو مبتدا کو لوٹ رہی ہو ۔ جملہ کبھی حال بنتا ہے ۔ اور حال کو ذو الحال سے جوڑ نے کے لئے عائد چاہیے۔ اسی طرح جملہ کبھی صفت بنتا ہے موصوف کے لئے ۔ تو صفت کو موصوف سے جوڑ نے کے لئے بھی عائد چاہیے۔ اور اسی طرح جملہ کبھی صلہ بھی بنتا ہے ۔ موصول کا صلہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے ۔ تو صلہ میں بھی عائد چاہیے ۔ اگر عائد نہیں تو جملہ صحیح نہیں۔

درس 6۔

ضابطہ۔ جیسے فعل معروف کے لئے فاعل کا ہونا ضروری اسی طرح اسم فاعل، صفت مشبہ اور اسم تفضیل اور مبالغ کے صیغوں کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہے ۔ جیسے فعل مجھول کے لئے نائب فاعل کا ہونا ضروری اس طرح اسم مفعول کے لئے نائب فاعل ہونا ضروری ہے ۔ اور یہ صفت کے صیغے اپنے فاعل یا نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ کہلاتا ہے۔ شبہ جملہ کو جوڑنے کے لئے بھی عائد یا ربط بھی

ضروری ہے ۔ عائد عام طور پر غائب کا ضمیر ہوتا ہے ۔ شبہ جملہ کا مطلب یہ جملہ کا مشابہ ہے ۔ شبہ جملہ کو جب کسی چیز سے جوڑا جائے تو وہاں بھی عائد کی ضرورت ہوتی ہے۔

زید ضارب کی ترکیب- زیدٌ موفوع لفظا مبتدا، ضاربٌ (مرفوع لفظ خبر) صیغہ اسم فاعل ھو ضمیر (عائد) اسکا فاعل موفوع محلاً جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، ضارب صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

زید قائم کی ترکیب- زیدٌ مرفوع لفظا مبتدا، قائمٌ مرفوع لفظ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے زید مبتدا کو ۔ قائمٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ترجمہ ۔ زید کھڑا ہے۔

عمرو زاھد کی ترکیب- عمرٌو مرفوع لفظا مبتدا، زاھدٌ مرفوع لفظ صیغہ اسم فاعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، زاھدٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - ترجمہ – عمرو زاہد ہے ۔

بکر عاقل کی ترکیب- بکرٌ مرفوع لفظا مبتدا، عاقلٌ مرفوع لفظ صیغہ اسم فاعل ھو ضمیر (عائد) اسکا فاعل مرفوع محلاً جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو. عاقل صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا - ترجمہ – بکر عاقل ہے۔

ضابطہ: اگر اسم فاعل فعل متعدی سے بنے تو وہ بھی مفعول کا تقاضا کرے گا اور اس کو نصب دے گا۔

زید ضارب عمرا کی ترکیب- زیدٌ مرفوع لفظاً مبتدا ضارب مرفوع لفظًا صیغہ اسم فاعل ، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کو ، عمرا منصوب لفظًا مفعول بہ، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا جملہ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ترجمہ : زید پٹھائی کر رہا ہے عمرو کی۔

زید ضارب عمرًوا الیوم کی ترکیب- زید مرفوع لفظ مبتدا، ضارب مرفوع لفظ صیغہ اسم فاعل ھو ضمیر اس کا فاعل جو زید کی طرف لوٹ رہی ہے مرفوع محلاً، عمروا اس کا مفعول بہ ضارب کے لئے منصوب لفظا، الیوم منصوب لفظا ظرف (مفعول فیہ)، اسم فاعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

-ترجمہ: زید پٹھائی کرنے والا ہے عمرو کی آج کے دن۔

نوٹ: صفت مشبہ صرف فاعل کا تقاضا کرتا ہے۔ اسم تفضیل فاعل کا تقاضا کرتا ہے ۔ اسم مفعول نائب فاعل کا تقاضا کرتا ہے ۔ اسم فاعل، صفت مشبہ اسم تفضیل انکے فاعل اور اسم مفعول کا نائب فاعل کبھی کبھار اسم ظاہر آ سکتا ہے اکثر طور پر ضمیر آئیں گا۔

درس 7۔

زید قام کی ترکیب- زیدٌ مرفوع لفظا مبتدا، قامَ فعل ھو ضمیر اس کا فاعل مرفوع محلاً یہ زید کو راجع ہے۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کے لئے خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ زید کھڑا ہوا۔

عمرو ضرب بکر کی ترکیب- عمرٌو مرفوع لفظا مبتدا، ضرب فعل ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کی طرف، بکرًا منصوب لفظ اس کا مفعول به ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کے لئے خبر،مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

نوٹ: (ضمیر اور مرجع میں مطابقت ضروی ہے ۔ عمرو بھی مفرد ہے اور ھو ضمیر بھی مفرد ہے۔

طعاماً اکل خالد کی ترکیب- طعاماً منصوب لفظًا مفعول به، اَکلَ فعل، خالدٌ اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ ترجمہ: طعام ہی کھایا خالد نے۔

نوٹ: جب مفعول مقدم ہو جائے تو حصر کا فائدہ دیتا ہے۔

خالد اخوک کی ترکیب- خالدٌ مرفوع لفظ مبتدا، اَخُوْ مرفوع لفظا مضاف (اسمائے ستہ مکبرہ حالت رفعی میں واو کے ساتھ ، حالت نصبی میں الف کے ساتھ اور حالت جری میں یا کے ساتھ) کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر ہوئي مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ خالد آپکا بھائی ہے۔

نوٹ: اسم کے ساتھ جب بھی متصل ضمیر آئے تو مضاف اور مضاف الیہ کا ترکیب ہوتا ہے۔

الرجلان قائم (قائمان) کی ترکیب- (قائم) کے اندر ھو ضمیر ہے جو واحد ہے اور الرجلان تثنیہ ہے واحد ضمیر تثنیہ کی طرف نہیں لوٹتی اس لئے قائم کتابت کی غلطی ہے قائمان صحیح ہے۔

الرجلان مرفوع لفظا مبتدا، قائمان مرفوع لفظًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھما ضمیر اسکا فاعل مرفوع محلاً جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو ، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔

نوٹ: (تثنیہ کا اعراب حالت رفعی میں الف کے ساتھ اور حالت نصبی اور جری میں یا ما قبل فتح کے ساتھ ہوتا ہے) ترجمہ: وہ دو آدمی کھڑے ہیں۔

الزیدان ضربَا عمروا کی ترکیب-الزیدان مرفوع لفظا مبتدا، ضرب فعل الف ضمیر اسکا فاعل مرفوع محلاً، عمرو منصوب لفظا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کے لئے خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ (الف ضمیر عائد ہے۔)

ترجمہ لفظ به لفظ : الف لام وہ زیدان دو زید ضرب پٹھائی کی "الف ضمیر تثنیہ" ان دونوں نے عمرًوا عمرو کی۔ نوٹ: (الف لام کے ذریعے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے ۔ یہاں اشارہ کے لئے "وہ" کا لفظ استعمال ہوا)۔

غلامی کتب هذاکی ترکیب- غلام مبتدا مرفوع تقدیرا مضاف، یا ضمیر متکلم مجرور محلاً مضاف الیه، مضاف مضاف الیه سے ملکر مبتدا، کَتَبَ فعل هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که مبتدا کے طرف لوٹتی ہے ۔ هذا منصوب محلاً مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر مبتدا کے لئے خبر- مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا ۔ میرے غلام نے یه لکھا۔
(جمع مذکر سالم کے علاوہ جو اسم "یا" ضمیر کی طرف مضاف ہو جائے تو تینوں حالت میں اس کا اعراب تقدیرا آئیں گا)

درس 8۔

قَرأتُ کُتُبا جیدًا کی ترکیب- قرأتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، کُتُبًا منصوب لفظ موصوف جیدًا منصوب لفظًا صفت مشبه اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلًا اس کا فاعل جو که لوٹ رہی ہے موصوف کو، صفت مشبه اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر صفت بنا۔
(یہاں هو ضمیر کتب کی طرف لوٹ رہی ہے لیکن ضمیر اور مرجع میں مطابقت نہیں کیونکه ضمیر واحد کی ہے اور مرجع جمع کی ہے ۔ نیز جمع بتاویل جماعت مؤنث کی ضمیر چاہتی ہے ۔ تو یہاں جیدا کو جیدةً بنائیں گے ہو سکتا ہے کتابت کی غلطی ہو۔ اب جیدةً صفت مشبه تو اب یہاں هی ضمیر مرفوع محلاً کُتُب کی طرف لوٹے گی ۔ صفت مشبه اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر صفت بنا۔ موصوف صفت ملکر مفعول ہوئے قرات فعل کے لئے ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا)۔

نوٹ: وہ مصدر جو ماقبل فعل کے معنی میں مفعول مطلق کہلاتا ہے ضربت ضربًا ، جلست جلستًا:
مفعول له: جو ماقبل فعل کی علت بیان کریں۔ ضربته تادیباً میں نے اس کی پٹھائی کی ادب کے لئے (یہاں ادب علت ہے)۔

ترجمه۔ میں نے اچھی کتابیں پڑھی۔

عرف زید رجلین کی ترکیب- عَرَّفَ فعل، زیدٌ مرفوع لفظا اس کا فاعل، رجلین منصوب لفظ (تثنیه کا اعراب حالت نصبی اور جری میں یا ما قبل فتح کے ساتھ ہوتا ہے) مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔ (رجلین میں را حروف یرملون میں سے ہے ۔ اس لئے ماقبل کا نون ساکن را میں مدغم کیا جائے گا۔ ترجمه: زید نے دو آدمیوں کو پہچانا۔

تلفظ: عرف زیدٌ رجلین - عَرَّفَ زیدُ رَّجُلینِ۔

عیسی رجل شریف کی ترکیب- عیسیٰ (اسم مقصور : اس میں الف مقصوره آتا ہے ۔ اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ اور اسم منقوص جس کے آخر میں الف، واو ، یا آئے گا۔ یه ناقص سے بنتا ہے ۔) مبتدا مرفوع تقدیرًا، رجلٌ مرفوع لفظا موصوف، شریفٌ صفت مشبه مرفوع لفظا، هو ضمیر اس

کا فاعل مرفوع محلًا فاعل جو کہ رجلٌ کی طرف لوٹتی ہے ۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر صفت ہوئی موصوف کے لئے، موصوف صفت ملکر خبر- مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

عیسی معزز آدمی ہے ۔

(فَعِیلٌ سب سے مشہور وزن ہے صفت مشبہ کا ۔ صفت جب شبہ جملہ بن جائے تو ضمیر موصوف کی طرف لوٹتی ہے)

نوٹ: عربی میں جب بھی تائے تانیث آئے تو اس کا ماقبل مفتوح ہوا کرتا ہے۔

زید ضارب ابوہ عمروا کی ترکیب- زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، ضاربٌ مرفوع لفظًا صیغہ اسم فاعل ، ابو مرفوع لفظًا مضاف ، با ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو ، مضاف اور مضاف الیہ ملکر فاعل ہوا ضارب کے لئے ، عمرًوا منصوب لفظا مفعول بہ، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوا مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ترجمہ زید کہ اسکا باپ عمرو کی پٹھائی کر رہا ہے ۔

نوٹ: اسم فاعل کا ترجمہ موقع کے مطابق کرنا ہے۔ اگر ترجمہ حال کے مطابق ہو تو یہ حقیقت ہے۔ اور اگر ترجمہ ماضی یا مستقبل کے مطابق ہو تو پھر یہ مجاز ہے۔

زید ضرب ابوہ عمرًا کی ترکیب- زیدٌ مبتدا مرفوع لفظا، ضربَ فعل ابو مرفوع تقدیراً مضاف با ضمیر مضاف الیہ مجرور محلاً، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ضرب کے لئے فاعل، عمروا منصوب لفظا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کے لئے خبر- مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ابوہ کی ہا ضمیر زید کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ عائد بنا۔ ترجمہ: زید مارا اس کے ابو نے عمرو کو۔

الرجال قاموا کی ترکیب- الرجالُ مبتدا مرفوع لفظا، قاموا فعل بافاعل اسکے اندر "واو" ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملیہ فعلیہ ہو کر الرجال کے لئے خبر۔مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الرجال کاتبون کی ترکیب- الرجالُ مبتدا مرفوع لفظا، کاتبون صیغہ اسم فاعل اسکے اندر "ھم" ضمیر مرفوع محلاً جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو ۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر الرجال کے لئے خبر ۔ وہ مرد کاتب ہیں۔

الرجال کاتبة کی ترکیب- الرجالُ مبتدا مرفوع لفظا، کاتبةٌ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر "هي" ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو- اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوا الرجال کے لئے۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ: وہ مرد کاتب ہیں۔

نوٹ: اگر وہ جمع، جمع مذکر سالم کا صیغه ہو تو پھر "ھی" ضمیر نہیں لوٹا سکتے ۔ یہاں المسلمون کاتبة نہیں کہہ سکتے بلکه المسلمون کاتبون ہوگا۔ کیونکه المسلمون میں جمع مذکر کی علامت موجود ہے۔ اگر یه علامت نہیں ہوتا تو پھر واحد مؤنث کی ضمیر لوٹا سکتے تھے۔

نوٹ: جمله نکره کے حکم میں ہوتا ہے۔ اگر اسکے اندر معرفه بھی ہو پھر بھی نکره کے حکم میں ہوگا۔ اگر صفت بھی بنے تب بھی نکره کے حکم میں ہوتا ہے ۔ نیز جمله مبنی ہوتا ہے۔ اس کا اعراب بھی مبنی کی طرح ہوگا۔ اگر وہ جمله خبر بنتی ہے، اور خبر مرفوع ہوتا ہے تو یه جمله مرفوع محلاً ہوگا ۔ اگر جمله صفت بنتا ہے تو صفت کا اعراب وہی ہوتا ہے جو موصوف کا ہوتا ہے ۔ تو اگر موصوف مرفوع ہوگا تو یه جمله مرفوع محلاً ہوگا۔ اور اگر موصوف منصوب ہو تو یه جمله بھی منصوب محلاً ہوگا۔ اگر جمله حال ہوگا تو حال کا اعراب منصوب ہوتا ہے تو یہاں منصوب محلاً ہوگا ۔ صله کا کوئی اعراب نہیں اور اور موصول کا تو کوئی بھی اعراب آ سکتا ہے۔ موصول کا اعراب محلاً ہوتا ہے کیونکه یه مبنیات میں سے ہیں۔

ضابطه- نکره کے بعد فعل آ جائے تو وہ عموماً اس کے لئے صفت بنتا ہے ۔

درس 9۔

جاء نی رجل ضربک کی ترکیب- جاء فعل نون وقایه یا ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول به، رجلٌ مرفوع لفظا موصوف، ضرب فعل (مرفوع محلاً کیونکه یه صفت ہے اور موصوف صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے) ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو که لوٹ رہی ہے موصوف کو، کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صفت ہوئی رجلٌ(موصوف کے لئے۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر جاء کے لئے فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا ۔ ترجمه - آیا میرے پاس ایسا آدمی که پٹھائی کی اس نے تیری۔

نوٹ: یه نون، نونِ وقایه کہلاتا ہے ۔ اسکو نون وقایه اس لئے کہتے ہیں که اس نے اپنے ماقبل کو کسره سے بچایا۔ وقایه کے معنی ہے بچانا۔ اگر نون نہیں ہوتا تو جاءَ کے بعد یا ہے اور یا اپنے سے ما قبل کسره چاہتا ہے تو یه جاءِیْ بن جاتا اور جاءَ مبنی بر فتح ہے۔ اور مبنی کا اعراب ہمیشه ایک جیسا ہوتا ہے۔ تو جاءَ اور یا کے درمیان نون وقایه لایا گیا۔ جس نے ماقبل میں فعل جاءَ کی حرکت کو بھی بچایا اور مابعد میں یا جو که اپنے سے ماقبل کسره چاہتا تھا اُس کو بھی بچایا، تو جاءَنِی ہوا۔

نوٹ: مرجع صرف غائب کی ضمیر کا تلاش کرو۔

نوٹ: فاعل فعل کے بعد آئیں گا لیکن ضروری نہیں که فوراً آئے۔

جاءنی اصل میں تھا جاءَ الی پھر الیٰ کو خذف کیا ۔ یہاں خذف اور ایصا ل ہوا۔

زید ضربک کی ترکیب- زیدٌ مرفوع لفظا مبتدا، ضرب فعل ھو ضمیر اس کے اندر مرفوع محلاً فاعل، کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر مبتدا کے لئے خبر اور ھو ضمیر عائد ہوا مبتدا کے لئے ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه ۔ زید که پٹھائی کی اس نے تیری ۔ یعنی زید نے آپ کی پٹھائی کی۔

بکر اکل طعامك الیوم کی ترکیب- بکرٌ مبتدا مرفوع لفظا، اکل فعل ھو ضمیر اس کے اندر عائد مرفوع محلاً اس کا فاعل جو بکر کی طرف لوٹ رہی ہے اور ضمیر اور مرجع میں مطابقت بھی ہے ۔ طعامُ مضاف منصوب لفظا، کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه، مضاف مضاف الیه ملکر مفعول به، الیومَ منصوب لفظا ظرف مفعول فیه، فعل اپنے فاعل مفعول به اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر مبتدا کے لئے خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه - بکر نے کھایا تمہارا کھانا آج کے دن۔

مسلمی مجتهدونَ کی ترکیب- مُسْلِمِیَّ اسکے اندر مسلمون مرفوع تقدیراً مضاف ، یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه، مضاف مضاف الیه ملکر مبتدا، مجتهدون مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھم ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر ہوئی مبتدا کے لئے ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ۔ (فعل کے اندر جو الف اور واو آتی ہیں جیسا که ضربا اور ضربوا تو وہ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اور صفت کے صیغوں میں جو الف اور واو آتی ہیں یه تثنیه اور جمع کی علامتیں ہوتی ہیں۔ اسکے اندر ھو ھما اور ھم ضمیریں ہونگی)۔

میرے فرمانبردار لوگ جو ہیں وہ محنتی ہیں۔

نوٹ: یہاں مسلمونَ جمع مذکر سالم کا صیغه ہے۔ اس لئے اس کو ھم ضمیر لوٹایا۔ اگر جمع مذکر سالم کا صیغه نه ہوتا تو جمع بتاویل جمعة کے واحد مؤنث کا ضمیر لوٹا دیتے۔

النساء قائمات کی ترکیب- النساءُ مرفوع لفظا مبتدا، قائماتٌ صیغه اسم فاعل مرفوع لفظًا اسکے اندر هُنَّ ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی النساء کو ۔ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر ہوئی مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا ۔ وہ عورتیں کھڑی ہیں۔

النساء قائمة کی ترکیب- النساء مرفوع لفظاً مبتدا، قائمةٌ صیغه اسم فاعل مرفوع لفظا اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی النساء کو - (جمع بتاویل جماعةٌ واحد مؤنث کے حکم میں ہے۔ اس لئے جمع مؤنث اور واحد مؤنث دونوں کی ضمیر لوٹا سکتے ہیں) صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه: وہ عورتیں کھڑی ہیں۔

درس 10۔

جار مجرور کی ترکیب۔ جار مجرور جب بھی کلام کے اندرآئے تو وہ کسی نہ کسی چیز سے متعلق ہونگے ضرور ۔ جار مجرور ہمیشہ کسی مُتَعَلَّق(عامل) کو چاہتے ہیں۔ جار مجرور آٹھ چیزوں سے متعلق ہو سکتے ہے۔ اور وہ 8 چیزیں یہ ہیں۔ فعل ، مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول ، صفت مشبہ ، اسم تفضیل، مبالغے کے صیغے ، اور اسم فعل (وہ اسم جو معنی فعل والا ادا کرے) اگر ان میں سے کوئی موجود ہیں جملے میں تو اس کے ساتھ متعلق کر دینگے۔ اور ان میں سے کوئی جملے میں موجود نہ تو پھر مخذوف نکالتے ہیں۔ جار مجرور کو ظرف کہتے ہیں مجازا۔

اگر جار مجرور کا متعلَّق موجود ہو تو اسے ظرف لغو کہتے ہے۔ اور اگر متعلَّق مخذوف ہو تو اسے ظرف مستقر کہتے ہے۔

ظرف اور جار مجرور کی ایک دوسرے کے ساتھ بڑی مناسبت ہیں۔ تو جار مجرور کی ظرف کے ساتھ یہ مناسبت ہے کہ جیسے ظرف کے لئے عامل چاہیے ان کے لئے بھی عامل (متعلَّق) چاہیے۔ اور ظرف کی جار مجرور کے ساتھ یہ مناسبت ہے کہ ظرف بھی دراصل جار مجرور کی تاویل میں ہوتا ہے یا تقدیرًا جار مجرور ہے۔

مثلاً میں نے کہا ضربتُ زیدًا الیومَ ۔ یہاں الیوم آیا جار مجرور کی تاویل میں ہے اصل میں ضربتُ زیدا في الیومِ - اگر اسکا متعلق عبارت میں مذکور ہو تو اسے ظرف لغو کہتے ہیں۔ اور اگر ان کا متعلق مخذوف ہو تو ظرف مستقر کہتے ہیں۔

اگر ان کا متعلق مخذوف ہو تو اسے افعال عامہ سے نکالنا بھی جائز اور افعال خاصہ سے بھی جائز۔ افعال عامہ مشہور چار ہے۔ کان کا مصدر کون، ثبوت، وجود اور حصول یہ تمام مصادر ہیں ۔ لغت میں مصدر کو فعل کہتے ہیں۔ مثلاً کوئی آپ سے پوچھے کہ آپ کیا کیا افعال سر انجام دیتے ہیں اور آپ کا جواب ہوگا کہ کھانا، پینا، سونا، لکھنا، پڑھنا وغیرہ تو یہ سارے آپ نے مصادر گنوائے اور سوال تھا افعال کے بارے میں تو اس سے ثابت ہوا کہ مصدر کو لغت میں فعل کہتے ہیں۔

انہیں افعال عامہ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر فعل میں ان کا معنی پایا جاتا ہے ۔ مثلاً دیکھیے ضربَ ہے ۔ ضرب زیدٌ عمرا۔ زید نے عمر کی پٹھائی کی۔ تو یہاں ضرب کے اندر یہ چاروں افعال پائے جاتے ہیں۔ کون کا معنی ہے ہونا تو ضرب میں ضرب کا ہونا پایا جاتا ہے۔ دوسرے نمبر پر ثبوت ہے تو ضرب کی ثبوت پائی جاتی ہے۔ وجود بھی ضرب کا پایا جاتا اور حصول بھی پایا جاتا ہے ۔ ان افعال عامہ سے فعل کو بھی مخذوف نکال سکتے ہیں اور صفت کے صیغے بھی۔ اور فعل کو جب نکالنا ہو تو فعل معروف نکالنا ہوگا۔ اور اگر صفت نکالنا ہو تو اسم فاعل نکالینگے ۔ سوائے وجود کے، کہ وجود سے فعل مجہول نکالینگے اور اگر صفت نکالنی ہو تو اسم مفعول نکالینگے۔

ان کے علاوہ جو افعال ہیں اس کو افعال خاصه کہتے ہیں که وہاں ایک فعل کا معنی دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ مثلاً . ضرب میں اکل کا معنیٰ نہیں پایا جاتا اور اکل میں ضرب کا معنیٰ نہیں پایا جاتا۔

مخذوف فعل بھی نکال سکتے ہیں اور اسم بھی نکال سکتے ہیں۔ اسم، اسم فاعل ہوگا ۔ مثلاً ضرب کے لئے فعل بھی نکال سکتے ہیں اور اسم فاعل ضارب بھی۔ کان کے لئے اسم فاعل کائن ، ثبوت کے لئے فعل ثبت اور اسم فاعل ثابت، حصول سے فعل حصل اور اسم فاعل حاصل۔ ان تینوں سے فعل معروف اور اسم فاعل نکالیں گے ۔ اور اسم فاعل وجود کے لئے فعل مجہول نکالے گے، وُجِدَ ، یُوجَدُ فعل اور اسم مفعول نکالیں گے موجود۔

جار مجرور کو مُتَعَلِّق کہتے ہیں۔ اور اگر اسکا مُتَعَلَّقُ(یعنی وہ آٹھ چیزیں) عبارت میں ذکر ہو تو اسے ظرف لغو کہتے ہیں۔ اور اگر اسکا مُتَعَلَّقْ عبارت میں ذکر نہ ہو تو اسے ظرف مستقر کہتے ہیں۔ ظرف مُسْتَقَر یہ مستقر اسم ظرف کا صیغه ہے ۔ ثلاثی مزید فیه کے اندر جو اسم مفعول کا وزن ہوتا ہے اُسی وزن پر یہ اسم ظرف بھی آتا ہے ۔ جیسے اِسْتَقَرَّ یَسْتَقِرُّ استقرارًا فھو مُسْتَقِرٌّ و اُسْتُقِرَّ یُسْتَقَرُّ استقرارًا فذاك مُسْتَقَرٌّ- مُسْتَقَرٌّ اسم مفعول ہے ۔ اور والظرفُ منه مُسْتَقَرٌّ، مُسْتَقَرَانِ

مستقر کا معنی ہے قرار پکڑنے کی جگه ۔ مضرب کا معنی تھا مارنے کی جگه ۔ اسکو مُسْتَقَرْ اس لئے کہتے ہیں کیونکه یه اپنی عامل کی جگه پر آ جاتا ہے اور جو جو عمل وہ عامل کرتا ہے وہی عمل یه ظرف مستقر کرتا ہے ۔

مثلاً زيد في الدار، یہاں جار مجرور کو ثابت سے جوڑا ۔ ثابت مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل اسکے اندر ہو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو زید کو راجع صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

یاد رکھو یہ طلباء کو سمجھانے کے لئے بتایا جاتا ہے که زید فی الدار میں فی الدار ثابت سے متعلق ہے ۔ اور ثابت کے اندر ہو ضمیر۔ یاد رکھو یہاں کوئی ثابت نہیں ہے ۔ ثابت جا چکا ہے ۔ اسکی کی جگه فی الدار نے پکڑی ہے۔ اور یہ فی الدار وہ سارے عمل کریگا جو ثابت کر رہا تھا ۔ ثابت ہو ضمیر کو رفع دے رہا تھا۔ اور وہ ضمیر فی الدار ظرف کے اندر آ کر چھپ گئی۔ اور اس ضمیر کو اب یه في الدار رفع دے رہا ہے۔ اور اسی لئے اسکو ظرف مستقر کہتے ہیں۔ یعنی یه اُس ضمیر کی قرار پکڑنے کی جگه ہے ۔ ثابت یه تو چلا گیا لیکن ضمیر نے فی الدار میں جگه پکڑ لی۔ تو فی الدار ظرف مستقر ہوا۔

زید فی الدار بالعصی کی ترکیب- زید مرفوع لفظًا مبتدا، فی جارہ الدار مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتٌ سے ۔ ثابت مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل اسکے اندر ہو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو زید کو راجع ہے، با جارہ العصی مجرور تقدیرًا جار مجرور ملکر اُسی ثابت سے متعلق۔

نوٹ: یہ تو طلباء کو سمجھانے کے لئے بتایا گیا ۔ ثابت تو جا چکا اب جو جو عمل ثابت کر رہا تھا اب وہی عمل فی الدار کریگا۔ اب في الدار میں ضمیر چھپ گیا اور اسکو رفع فی الدار دینگا۔

یاد رکھو یہ جار مجرور جس سے متعلق ہوتے ہیں وہ انکے اندر عامل ہوتا ہے ۔ فی الدار ثابت سے متعلق تھا۔ تو ثابت اس میں عامل تھا۔ اور بالعصیٰ بھی اُسی ثابت سے متعلق تھا اور وہ ثابت بھی اس بالعصی کے اندار عامل تھا۔ لیکن وہ ثابت چلا گیا اور اس کی جگہ فی الدار نے پکڑی تو یہ فی الدار ظرف مستقر بن گیا۔ اور ثابتٌ والا سارا عمل کریگا ۔ اب بالعصی في الدار سے متعلق ہوا۔ چونکہ فی الدار کا متعلق ذکر نہیں تھا اسی لئے وہ ظرف مستقر تھا۔ اور چونکہ با لعصیٰ کا متعلق ذکر ہے اس لئے یہ ظرف لغو ہے۔

ترکیب یوں ہونگی ۔ فی الدار ظرف مستقر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اب جملہ یا شبہ جملہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

یاد رکھنا کلام عرب میں ظرف مستقر چار جگہ آتا ہے بس۔ آپ کو جب بھی جار مجرور کا متعلق مخذوف نکالنا پڑے تو غور کر لینا کہ یہ چار جگہوں میں سے ہیں یا نہیں ۔ اگر یہ چار جگہیں ہوئی تو مخذوف نکال کر ظرف مستقر بنا لینا۔

1۔ خبر کی جگہ میں ، زید فی الدار میں یہ فی الدار خبر کی جگہ میں آیا۔

2- صفت کی جگہ میں۔ جیسے اکرمتُ رجلًا من قریش

3۔ حال کی جگہ میں۔ یعنی ظرف مستقر حال کی جگہ آئینگا اور ذوالحال سے جڑے گا۔

4۔ اور اسی طرح ظرف مستقر کبھی آئینگا صلے کے مقام میں، اور موصول سے جڑے گا۔ الذی فی الدار۔ یہاں فی الدار صلہ کی جگہ آیا ہے ۔ تو ثبت مخذوف نکالنا ہوگا۔ کیونکہ صلہ جملہ ہے ۔ اور اگر ثابت نکالنا ہوگا تو پھر ھو ثابت نکالنا پڑے گا۔ اور یہ پسندیدہ نہیں کیونکہ مخذوف زیادہ ہیں۔

جار مجرور کو مجازا ظرف کہتے ہیں۔ اور جس میں جگہ یہ زمانہ کا معنی ہو تو اسکو ظرفِ حقیقی کہتے ہیں۔

زید عندی کی ترکیب- زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا ، عند منصوب تقدیرا مضاف، یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ۔ (مفعول فیہ بھی ان آٹھ چیزوں سے متعلق ہوتا ہے جس سے جار مجرور متعلق ہوتے تھے)۔ مفعول فیہ متعلق ہوا ثبت سے ۔ ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کو، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ (اب متعلق نہیں کہنا) سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یہاں ثبت مخذوف ہے ۔ اور عندی ظرف ہے۔ اور ظرف مستقر ہے ۔ یہاں کوئی ثبت یا ثابت نہیں بلکہ یہ تو طلباء کو سمجھانے کے لئے بتایا جاتا ہے ۔ اور یہ عندی وہی عمل کرتا ہے جو ثبت یا ثابت کرتے

تھے۔ اور وہ ضمیر عندی کے اندر چھپا ہوا ہے ۔ اس لئے اسکو ظرف مستقر کہینگے ۔ یه قرار پکڑنے کی جگه ہے اس ضمیر کے لئے ۔

پس مختصر ترکیب اس طرح کرینگے۔ زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، عندی مضاف، مضاف الیه ملکر ظرف مستقر ، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو، ظرف مستقر اپنے فاعل سے ملکر خبر مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ظرف لغو اور ظرف مستقر صرف جار مجرور میں نہیں بلکه ظرف حقیقی میں بھی کبھی ظرف لغو ہوگا کبھی ظرف مستقر۔

مثلاً - زید موجود عندی - اب یه عندی ظرف لغو ہے ۔ کیونکه یه موجود کے لئے ظرف ہے۔ اسکے اندر عامل موجود ہے۔ ترکیب۔ زید مرفوع لفظًا مبتدا موجود مرفوع لفظًا صیغه اسم مفعول اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا نائب فاعل جو زید کو لوٹ رہی ہے ۔ یه ھو ضمیر مخذوف نہیں نکالا بلکه جمله میں پہلے سے موجود ہے ۔ عند منصوب تقدیرا مضاف یا مجرور محلاً مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مفعول فیه ہوا موجود کے لئے ، موجود صیغه اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور مفعول فیه سے ملکر شبه جمله ہو کر یه خبر ہوا، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا ۔

ترجمه: زید موجود ہے میرے پاس۔

الحمدُ للّٰہِ کی ترکیب- الحمدُ مبتدا مرفوع لفظا، لام جارہ لفظ اللّٰه مجرور لفظا، جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا ثابت صیغه اسم فاعل سے، ثابتٌ مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل، اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو راجع ہے الحمدُ کو، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر ہوئی مبتد ا کے لئے ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا-

ترجمه - تمام تعریفیں جو ثابت ہیں وہ اللّٰه کے لئے ہیں۔

یا ثبت فعل کے ساتھ: للّٰہِ جار مجرور متعلق ہوئے ثبت فعل کے ساتھ، ثبتَ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو که راجع ہے الحمد مبتدا کو ۔ فعل اپن فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر مبتدا کے لئے خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

نوٹ: ثبت للّٰہِ یه جمله ہے۔ اور اس جملے کا اعراب مرفوع محلاً ہے، کیونکه یه خبر بنا۔ اور خبر کا اعراف مرفوع ہوتا ہے۔

نوٹ: (دو "لام" لکھنے کے لئے قاعدے کے مطابق لام مشدد لکھتے ہیں، لیکن لفظ اللّٰه کا خاصه ہے که لام مشدد بھی ہوگا اور دو "لام" بھی ہوں گے۔) یه الف لام استغراقی ہے۔

زید فی الدارکی ترکیب- زیدٌ مبتدا مرفوع لفظًا، فی جارہ الدار مجرور لفظ جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا ثبت فعل کے ساتھ ۔ ثبت فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کی

طرف۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا کے لئے خبر ہوئی۔ اس جملے کا اعراب مرفوع محلاً ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

زید ثابت ہے وہ گھر میں۔ زید ثبت في الدار ،

موجود کے لئے۔ ای زیدٌ موجود فی الدار - - زیدٌ مبتدا مرفوع لفظا، فی جارہ الدارِ مجرور لفظ جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوا موجودٌ اسم مفعول کے لئے ۔ موجود صیغہ اسم مفعول اس کا نائب فاعل ھو ضمیر مبتدا کو لوٹ رہی ہے۔ اسم مفعول اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مبتدا کے لئے خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ای زیدٌ وُجد في الدار

کتابی فی الخزانۃ کی ترکیب۔(الماری) - کتاب مرفوع تقدیراً مضاف یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، في جارہ الخزانۃ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابت سے، ثابت صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے کتاب کو (ضمیر مضاف کی طرف لوٹائی جاتی ہے جب وہ مبتدا بن رہا ہو)، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الزیدانِ العالمان یمشیان فی السُّوْقِکی ترکیب- الزیدان مرفوع لفظا موصوف، العالمان مرفوع لفظ صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا، یمشیان فعل با فاعل "الف" ضمیر تثنیہ اس کا فاعل مرفوع محلاً جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو، في جارہ السوق مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا یمشیان فعل کے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملک جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ دو زید جو کہ عالم ہیں چل رہے ہے وہ دونوں بازار میں۔

(الزیدان تثنیہ ہے حالت رفعی میں الف کے ساتھ آتا ہے۔)

درس 11۔

ختم اللہ علی قلوبھم کی ترکیب۔ ختمَ فعل، لفظِ اللّٰہُ مرفوع لفظا فاعل، علیٰ جارہ قلوبِ مجرور لفظ مضاف ھم ضمیر محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ختم فعل کے ساتھ، ختم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ مہر لگائی اللہ نے ان کے دلوں پر۔ (یہاں جملے میں فعل ختمَ موجود ہے۔ تو یہ فعل "خَتَمَ" مُتَعَلَّقْ ہوا مُتَعَلِّقْ "علیٰ قلوبھم" کے ۔ اب متعلَق اور متعلِق کے علاوہ جتنے بھی الفاظ ہیں اس جملے میں اُس کو ختم کرو اور جملے کو دیکھو اگر ترجمہ صحیح بنتا ہے تو یہ متعلق صحیح ہے اگر صحیح نہیں بنتا تو مخذوف نکالو - ترجمہ - ختم علی قلوبھم ۔ مہر لگائي ان کے دلوں پر ۔ یہاں ترجمہ صحیح ہے تو یہ متعلق بھی صحیح ہے۔)

نوٹ: اگر نکرۃ کے بعد جار مجرور آ جائے اور وہ کسی سے نہ جڑ رہا ہو تو وہ صفت بنے گا۔

الماء یجری علی الارض کی ترکیب۔ الماءُ مرفوع لفظا مبتدا، یجری فعل ھو ضمیر اس کے اندر مرفوع محلاً فاعل جو لوٹ رہی ہے الماءُ کی طرف، علی جارہ، الارضِ مجرور لفظ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یجری فعل کے ، یجری فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(یجری علی الارض - بہتا ہے زمین پر ۔ ترجمہ صحیح ہے تو متعلق بھی صحیح)-

ترجمہ - پانی کہ بہتا ہے وہ زمین پر ۔ یعنی پانی زمین پر بہتا ہے۔

جعلَ اللّٰہُ الانسان فی الارض خلیفۃ کی ترکیب۔ جعلَ فعل لفظِ اللّٰہُ مرفوع لفظا فاعل، الانسانَ منصوب لفظا مفعول بہ، في جارہ، الارضِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا جعل فعل کے،(جعل فی الارض کا ترجمہ: بنایا زمین میں، ترجمہ صحیح ہے جعل کا متعلق ہونا صحیح ہے) خلیفۃً منصوب لفظا مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل، دونوں مفعولوں اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: بنایا اللہ نے انسان کو زمین میں نائب۔ اللہ نے انسان کو زمین میں نائب بنایا۔

غسل زید وجہُہُ المجروحَ بالماء البارد کی ترکیب۔ غَسَلَ فعل، زیدٌ مرفوع لفظ فاعل، وجہُہُ (کتابت کی غلطی ہے وجہَہُ صحیح ہے کیونکہ مرفوع ایک گزرا ہے) وجہَ منصوب لفظا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر موصوف، المجروحَ منصوب لفظا صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ ہوئے غسلَ فعل کے لئے، با جارہ الماءِ مجرور لفظًا موصوف، البارِدِ مجرور لفظاً صفت موصوف صفت ملکر مجرور ہوا - جار مجرور ملکر متعلق ہوا غسل فعل کے ۔ (المجروح کے لئے نائب فاعل اور البارد کے لئے فاعل تلاش کرنا ہوگا۔ المجروح پر جو الف لام ہے اسے الف لام اسمی کہتے ہیں اور یہ اسم موصول ہے۔ اور حرف کی صورت میں آیا ہے ۔ اور مجروح اس کا صلہ ہے ۔ موصول کا صلہ ہمیشہ جملہ ہوا کرتا ہے ۔ تو جب یہ الف لام کی صورت میں آیا یعنی مفرد کی صورت میں آیا، تو اس کا صلہ بھی مفرد ہوگا ۔ اس لئے کہ اسم موصول حرف کی صورت میں آیا ہے اور الف لام مفرد پر داخل ہوتا ہے یا کسی اسم پر داخل ہوتا ہے جبکہ جملہ پر داخل نہیں ہوتا۔ تو اس صلہ کو ہم نے مفرد والی صورت دی ۔ المجروح الذی جُرِحَ کے معنی میں ہوا۔ الف لام سے الذی بنا اور مفعول مجروح کے لئے فعل مجہول جُرِحَ نکالیں ۔ اسم مفعول کے لئے نائب فاعل چاہیے ۔ اور المجروح کے اندر ھو ضمیر اسکا نائب فاعل ہے۔ اور یہ ضمیر الذی کی طرف راجع ہے ۔ اور البارد بمعنی الذي بَرَدَ -) غسلَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: دھویا زید نے اپنے چہرے کو جو زخمی تھا ٹھنڈے پانی کے ساتھ

(یہاں غسل، المجروح اور البارد تین چیزیں ہیں متعلق کے لئے ۔ البارد نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ لفظ جارہ با کے بعد ہے۔ اگر المجروح لیں گے تو ترجمہ صحیح نہیں ہوتا۔ غسل کے ساتھ ترجمہ صحیح آتا ہے۔)

(وجہٌ: چہرہ، یہ نکرہ ہے لیکن اس کی اضافت ھا ضمیر معرفہ کی طرف ہو رہی ہے تو وجہَہُ معرفہ ہوا اور موصوف اس لئے بنا کہ اس کے بعد ایک اور معرفہ آتا ہے اور وہ المجروح ہے۔ چونکہ وجہَہ میں وجہ پر نصب ہے اور موصوف صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے اس لئے المجروح پر بھی نصب آیا)

فِي جَيْبِی مالٌ کی ترکیب۔ فِي جارہ، جیب مجرور تقدیراً مضاف، یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہو ا فی کے لئے، جار اپنے مجرور سے ملکر خبر مقدم ہوا۔ مالٌ مرفوع لفظًا مبتدا مؤخر- جار مجرور متعلق ہوا ثبت فعل کے۔ ھو ضمیر مرفوع محلًا اس کا فاعل جو مالٌ مبتدا مؤخر کو لوٹ رہی ہے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر متقدم ہوئی۔ مبتدا اپنے خبر متقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: اضمار قبل الذکر ۔ یہاں ضمیر پہلے آیا اور مرجع بعد میں آیا۔ اور اضمار قبل الذکر جائز نہیں۔ جواب۔ مال مبتدا ہے اور رتبہ جملہ میں پہلے آتا ہے لیکن یہاں بعد میں آیا۔ اصل اس کا مبتدا تھا اس لئے اضمار قبل الذکر نہیں)

(کوئی بھی اسم جب مضاف ہو یائے متکلم کی طرف تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیراً ہوگا۔ یہاں جیب پر فی جارہ داخل ہے لیکن جیب کا کسرہ فی جارہ نے نہیں دیا بلکہ کسرہ یا نے دیا ہے، کیونکہ یا اپنے ماقبل پر کسرہ چاہتا ہے۔

نوٹ: جار مجرور مبتدا نہیں بن سکتے۔ لہٰذا جب بھی جملہ میں جار مجرور پہلے آتے ہیں تو وہ خبر مقدم بنتے ہیں۔

ترجمہ - ثبت فی جیبی مالٌ: ثابت ہے میرے جیب میں مال۔

ضابطہ- اسم فاعل اور اسم مفعول پر جو الف لام داخل ہو وہ اسم موصول ہوتا ہے۔ جو بصورت الف لام آیا ہے۔ تو اسے الف اسمی کہتے ہیں۔

درس 12۔

نصرتُ زیدا یوم ذھبت الی الامیر فیہ کی ترکیب۔ نصرتُ فعل بافاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، زیدًا منصوب لفظ مفعول بہ، یومَ ظرف مفعول فیہ منصوب لفظا، ذھبتُ فعل با فاعل اس کے اندر تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل الی جارہ، الامیرِ مجرور لفظا، جار مجرور متعلق ہوا ذھبتُ فعل کے (یہاں نصرت بھی فعل ہے لیکن اس کا معنی ٹھیک نہیں جیسے نصرتُ الی الامیر میں نے مدد کی امیر کی طرف اور ذھبتُ الی الامیر کا معنیٰ صحیح ہے ۔ میں چلا امیر کی طرف) فی جارہ، ھا ضمیر مجرور محلاً جو کہ لوٹ رہی ہے موصوف "یومَ" کو، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ذھبتُ فعل کے ۔ ذھبتُ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت ہوئی یومَ کے لئے اور یومَ منصوب ہے تو یہ جملہ بھی

منصوب ہوگا محلاً - موصوف صفت ملکر مفعول فیه بنا۔ نصرتُ فعل اپنے فاعل، مفعول به اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا ۔

نوٹ: نکرہ کے بعد فعل جائے تو اُس فعل کو نکرہ کا صفت بنائیں گے کیونکه اس فعل نے جمله بننا ہے اور جمله نکرہ کی حکم میں ہوتا ہے۔

ترجمه ۔ میں نے مدد کی زید کی ایسے دن میں که گیا تھا میں امیر کی طرف اس دن میں۔ یا جس دن میں امیر کے پاس گیا میں نے زید کی مدد کی۔

زینب فی الدار کی ترکیب۔ زینبُ مرفوع لفظا مبتدا، فی جارہ الدارِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبتت فعل کے ساتھ ۔ ثبتَتْ فعل ھی ضمیر اس کا فاعل مرفوع محلاً جو زینب کی طرف لوٹ رہی ہے اور ضمیر اور مرجع میں مطابقت بھی ہے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے اس جملے کا اعراب مرفوع محلاً۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

زینب میں تانیث معنوی اور علمیت ہے اس لئے یه غیر منصرف بنا اور غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آ سکتا۔ فی الدار یه ظرف مُسْتَقَر ہے ۔

نوٹ: ثبت میں ھو ضمیر ہے اور زینب ھی ضمیر چاہتی ہے ۔ تو ہمیں ثبت کی بجائے ثبتت نکالنا چاہیے ۔

ترجمه- زینب که ثابت ہے وہ گھر میں۔ یعنی زینب گھر میں ہے ۔

اشتدَّ البردُ الیومَ مِن الساعة الثالثة کی ترکیب۔ اشتدَّ فعل، اِشتدَّ بمعنی شدید ہونا، البردُ مرفوع لفظا فاعل الیوم منصوب لفظا ظرف مفعول فیه، من جارہ، الساعةِ مجرور لفظا موصوف، الثالثةِ اس کا صفت مجرور لفظا، موصوف اپنی صفت سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتدَّ فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول فیه اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ زیادہ ہوئی سردی آج کے دن تیسرے گھنٹے سے ۔ یعنی تین بجے سے ۔

درس 13۔

عدلتَ فی حُکمِكَ کی ترکیب۔ عدلتُ فعل بافاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، فی جارہ حکمِ مجرور لفظا مضاف، کاف ضمیر محلاً مضاف الیه، مضاف مضاف الیه مجرور ہوا فی جارہ کے لئے، جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہو اپنے فعل عدل سے ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا-

ترجمه۔ تو نے عدل کیا اپنے فیصله میں۔

الشمس فی السماء کی ترکیب۔ الشمسُ مرفوع لفظا مبتدا، فی جارہ السماءِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئی ثبتَتْ فعل کے ۔ ثبتت فعل ھی ضمیر مرفوع محلاً اس کے اندر اس کا فاعل جو الشمس کی

طرف لوٹ رہی ہے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ- سورج آسمان میں ہے ۔ ترکیب کے مطابق ترجمہ: سورج کہ ثابت ہے وہ آسمان میں ۔

نوٹ: (الشمس مؤنث سماعی ہے ۔ تو ثبت فعل صحیح نہیں اسی لئے ثبتت کا فعل ہی ضمیر کے استعمال کریں گے۔ اگر ثبتت کی بجائے ثابتت فاعل لیا جائے اور یہاں ھی ضمیر اس کا فاعل ہوگا جو الشمس مؤنث سماعی کی طرف لوٹ رہی ہے ۔ ثابت اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مبتدا کے لئے خبر ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

الیومَ طَبَقْتُ طعاما لذیذاً کی ترکیب۔ الیومَ منصوب لفظا ظرف مفعول فیہ مقدم، طبقتُ فعل بفاعل تا ضمیر اس کا فاعل مرفوع محلاً، طعامًا منصوب لفظ موصوف لذیذًا منصوب لفظ صفت مشبہ اس کے اندر ھو ضمیر اس کا فاعل مرفوع محلاً، جو طعام کو لوٹ رہی ہے۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ بو کر صفت ہوئی طعام کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر مفعول بہ ہوا فعل کے لئے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (کبھی کبھار ظرف،مفعول فیہ اور مفعول بہ بھی فعل پر مقدم ہوتے ہیں۔

نوٹ: اگر مضاف کے آگے مضاف الیہ آئے تو تنوین گر جاتی ہے۔ غیر منصرف پر بھی تنوین نہیں آتی۔ اور الف لام شروع میں آئے تو پھر بھی تنوین نہیں۔ جیسا کہ یومًا پر الف لام آیا تو الیومَ ہوا۔

ترجمہ - آج میں نے پکایا ایسا کھانا جو لذیذ تھا۔ طبق یطبق اسی سے مطبق ہے۔

ضابطہ۔ اگر نکرہ کے بعد جار مجرور آ جائے تو وہ بھی عموماً اس نکرہ کے لئے صفت بن جاتے ہیں۔ اگر یہ جار مجرور معرفہ کے بعد آ جائے تو یہ عموماً اس کے لئے حال بنیں گے۔

جاءني رجل من مكَّةَ کی ترکیب۔ جاء فعل، نون وقایہ یا ضمیر متکلم منصوب محلاً مفعول بہ، رجلٌ مرفوع لفظا اس کا فاعل، من جارہ مکَّةً مجرور لفظاَ۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے جاءنی فعل کے ۔ فعل اپنے فاعل ، مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(مكة) یہ غیر منصرف ہے کیونکہ ایک اس میں تائے تانیث ہے اور دوسرا یہ علم ہے۔ اور غیر منصرف میں رفع ضمہ کے ساتھ اور نصب اور جر فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے مكةَ مجرور لفظا ہوا۔

رجل نکرہ ہے اور جار مجرور عموماً صفت بنتا ہے نکرہ کے لئے۔ اگر جاءنی سے ملا دیں تو اسکا ترجمہ بنے گا آیا میرے پاس مکہ سے یہ ترجمہ بھی ٹھیک ہے۔)

تلفظ۔ جاء رجلُمْ مِم مكةَ ۔ ترجمہ - آیا میرے پاس ایک آدمی مکہ سے۔

اکرمتُ رجلا من قریش کی ترکیب۔ اکرمتُ فعل بافاعل تا ضمیر اس کا فاعل مرفوع لفظا، رجلًا منصوب لفظا موصوف، من جارہ قریش مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبت فعل کے ساتھ، ثبت فعل

هو ضمیر مرفوع محلاً اس کے اندر فاعل جو راجع ہے موصوف کو ۔ ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت ہوا موصوف کے لئے ۔ اس جملے (ثبت من قریش) کا اعراب منصوب محلاً - موصوف صفت ملکر مفعول ہوا فعل کے لئے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمہ: میں نے اکرام کی ایسے آدمی کا جو قریشی ہے۔ یعنی قریش سے ثابت ہے۔ (یہاں فعل اکرم بھی موجود تھا۔ لیکن اس کا ترجمہ صحیح نہیں ہوتا جیسے ۔ اکرمتُ من قریش ۔ میں نے اکرام کیا قریش سے ۔ تو یہ معنیٰ صحیح نہیں بنتا)

اکرمت رجلین من قریش کی ترکیب۔ اکرمتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، رجلین منصوب لفظا موصوف، من جارہ قریش مجرور لفظا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابتین سے۔ (اکرمت سے متعلق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ترجمہ صحیح نہیں بنتا) ثابتین صیغہ اسم فاعل اسکے اندر هما ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے موصوف کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول به ہوا اکرمت فعل کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمہ: میں نے اکرام کیا ایسے دو مردوں کا جو قریش سے ہیں۔

اکرمت رجالاً من قریش کی ترکیب۔ اکرمتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، رجالاً منصوب لفظا موصوف، من جارہ قریش مجرور لفظًا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابتینَ سے ۔ ثابتین صیغہ اسم فاعل اسکے اندر هم ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے موصوف کو ، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول به ہوا اکرمت فعل کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمہ: میں نے اکرام کیا ایسے آدمیوں کا جو قبیلہ قریش سے ہیں۔ اگر فعل نکالتے تو ثبتوا نکالتے ۔ ثابتةً بھی درست ہے جماعة کی تاویل میں، ثبتت فعل بھی درست ہے۔ جماعة کی تاویل میں)

درس 14۔

انا اکرمت رجلان (کتابت کی غلطی رَجُلَیْنِ صحیح ہے) یبنیان (بنیٰ یَبْنِی بمعنی تعمیر کرنا) مسجدًا في بلدتي کی ترکیب۔ انا مرفوع محلاً مبتدا، اکرمتُ فعل با فاعل تا ضمیر اس کا فاعل مرفوع محلاً، رجلین منصوب لفظا مفعول به، یبنیان فعل "الف" ضمیر تثنیه فاعل مرفوع محلاً جو لوٹ رہی ہے رجلین کی طرف۔ مسجدًا منصوب لفظا مفعول به، في جارہ بلدة مجرور تقدیراً مضاف، یا ضمیر متکلم مجرور محلًا مضاف الیه، مضاف مضاف الیه ملکر مجرور ہوا فی جارہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوا یبنیان فعل کے ساتھ ۔ یبنیان فعل اپنے فاعل ، مفعول به اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیه خبریه ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمہ۔ میں نے دو ایسے آدمیوں کا اکرام کیا جو میرے شہر میں مسجد تعمیر کر رہے ہیں۔

نوٹ: تثنیہ میں رفع الف ماقبل فتحہ سے ہوتا ہے اور نصب اور جر یا ما قبل فتح کے ساتھ ہوتا ہیں۔ یہاں پر رجلان نہیں آ سکتا کیونکہ رجلان مرفوع ہے، اور اکرمتُ میں تا ضمیر مرفوع آ چکا ہے۔ اس لئے رجلین آیا جو کہ منصوب ہے۔

فاعل کبھی فعل پر مقدم نہیں ہو سکتا اس لئے انا کو فاعل نہیں بنائیں گے بلکہ یہ مبتدا ہوگا۔

نوٹ: نکرہ کے بعد فعل آئے تو وہ عمومًا صفت بنتا ہے نکرہ کے لئے اور نکرہ موصوف بنتا ہے ۔ یہ فعل نکرہ کے لئے صفت اس لئے بنتا ہے کیونکہ فعل فاعل چاہتا ہے اور دونوں ملکر جملہ بنیں گا اور جملہ نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے ۔ اور نکرہ کے بعد نکرہ آئے تو موصوف صفت ہوتا ہے۔ یبنیان کا نون اعرابی ہے ، حالت رفعی میں آتا ہے اور نصبی اور جری میں گرتا ہے۔

جار مجرور اور متعلق کا ترجمہ صحیح بنتا ہے۔ "تعمیر کر رہے ہے میرے شہر میں")

اليوم سمعت صوتك عن بعيد کی ترکیب۔ الیومَ منصوب لفظًا مفعول فیہ ہوا، سمعتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل صوتَ منصوب لفظا مضاف، کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ ، مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا۔ عن جارہ بعیدٍ مجرور لفظ. صفت مشبہ، اسکے اندر ھو ضمیر جو لوٹ رہی ہے مکان کی طرف (عن بعید اصل میں عن مکانٍ بعید ہے)۔ بعید صفت مشبہ اپنے فاعل. سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوئی مکان کے لئے۔مکانٍ مجرور لفظًا موصوف، موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور ہوئے عن جارہ کے لئے ۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے سمعتُ فعل سے ۔ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ آج کے دن سنی میں نے آپکی آواز دور سے ۔

ضرب زید کی ترکیب۔ ضرب فعل زیدٌ مرفوع لفظا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

زید ضرب کی ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظا مبتدا، ضرب فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کے۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ بوکر خبر ہوئی مبتدا کے لئے۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

زیدا ضربت کی ترکیب۔ زیدًا منصوب لفظا مفعول بہ مقدم، ضربتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اگر ہم زیدٌ ضربتُ کو دیکھے تو یہ جملہ صحیح نہیں بنتا کیونکہ ضربتُ کے اندر غائب کی ضمیر نہیں ہے، جو زید کو لوٹے۔ اس لئے ضربتُ کو خبر نہیں بنا سکتے۔ اگر مخذوف عائد نکالیں تو پھر صحیح ہو سکتا ہے ۔ تو پھر زیدٌ ضربتُه ہوگا - ترجمہ - زید کی پٹھائی کی تم نے اسکی۔ پھر زیدٌ مبتدا، ضربتُهُ خبر بنے گا اور ضربتُهُ کی ھا ضمیر زید کی طرف لوٹے گا۔ پھر یہ جملہ اسمیہ خبریہ بنے گا۔

درس 15۔

نزل المطرُ الیوم کی ترکیب۔ نزلَ فعل، المطرُ مرفوع لفظًا فاعل، الیومَ منصوب لفظا مفعول فیه۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ برسی بارش آج کے دن۔ یعنی آج بارش ہوئی۔

الرجال سافروا کی ترکیب۔ الرجالُ مرفوع لفظا مبتدا، سافروا فعل با فاعل، اسکے اندر واو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے الرجال کی طرف۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر خبر مبتدا کے لئے ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه هوا۔

ترجمه۔ اُن مردوں نے سفر کیا۔

الرجلان یضحکان کی ترکیب۔ الرجلانِ مرفوع لفظا مبتدا، یَضْحَکان فعل با فاعل، الف ضمیر اس کے اندر مرفوع محلاً اس کا فاعل، جو راجع ہے مبتدا کی طرف۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ وہ دو آدمی ہنستے ہیں۔ (جمع بتاویل جمعٌ کبھی کبھار ھو ضمیر بھی لوٹاتے ہیں۔)

الکلمة لفظ وضع لمعنیً مُفرَدٍ کی ترکیب۔ الکلمةُ مرفوع لفظا مبتدا، لفظٌ مرفوع لفظا موصوف، وُضِعَ فعل مجہول لام جاره معنی مجرور تقدیرًا موصوف، مُفْرَدٍ مجرور لفظ صیغه اسم مفعول،اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً نائب الفاعل جو لوٹ رہی ہے معنی کی طرف،(کیونکه معنیٰ موصوف ہے۔ اور مفرد صیغه اسم مفعول نے یہاں صفت بننا ہے۔ لہٰذا اسکے اندر کا ضمیر موصوف کی طرف لوٹے گا) اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر صفت۔ (اَفْرَدَ یُفرِدُ اِفرادًا فھو مُفْرِدٌ سے اسم مفعول مُفْرَدٍ ہے۔) موصوف صفت ملکر مجرور ہوئے لام جاره کے لئے ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے وُضع فعل مجہول کے۔

وضع فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا نائب فاعل جو لوٹ رہی لفظٌ موصوف کو ۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صفت ہوا موصوف لفظٌ کے لئے ۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

(معنٰی اسم مقصور ہے ۔ اسکا الف التقائے ساکنین کی وجه گر جاتا ہے۔ اصل میں معنَیٌ یعنی مَعْنَیُنْ تھا۔ یا متحرک ماقبل فتح ہو تو یا کو الف سے بدلتے ہے، تو معنان ہوا۔ الف بھی ساکن اور نون بھی ساکن، اجتماع ساکنین علی غیر حده آیا۔ جب اجتماع ساکنین ہو اور پہلا حرف مده ہو تو حرف مده کو گرا دیتے ہیں۔ تو مَعْنَنْ یعنی معنًی ہوا ۔ اسی طرح فَتًی کا لفظ ہے۔ اسم مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ جب الف لام داخل ہو تو پھر المعنیٰ پڑھے گے (ترجمه کلمه ایسا لفظ ہو جو وضع کیا گیا ہو مفرد معنی کے لئے۔

اسی کے اندر مفردٌ بھی پڑھ سکتے ہیں اور مفردًا بھی۔ اگر مفردٌ پڑھے تو یہ مرفوع لفظا صفت ہوگا ۔ اور یہ لفظٌ کے لئے صفت ثانی بنے گا۔

الکلمۃُ لفظٌ وضع لمعنی مُفرَدٌ کی ترکیب۔ الکلمۃُ مرفوع لفظا مبتدا، لفظٌ مرفوع لفظ موصوف، وُضع فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً نائب فاعل جو لوٹ رہی ہے لفظٌ کو، لام جارہ معنی مجرور تقدیرًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے وضع فعل کے ، وضع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت اول ہوئی لفظٌ کے لئے ۔ مفردٌ مرفوع لفظ صیغہ اسم مفعول اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً نائب فاعل جو لوٹ رہی ہے لفظٌ کو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی بنا لفظٌ کے لئے ، موصوف اپنے دونوں صفتوں سے ملکر خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ کلمہ ایسا مفرد لفظ ہے جس کو وضع کیا گیا ہو کسی معنی کے لئے۔

تیسرا طریقہ- مفردًا والا ۔ تو اس صورت میں یہ حال بنے گا۔ اس کے اندر دو احتمالات ہیں۔ یہ وضع کے اندر جو ھو ضمیر تھی اس سے بھی حال بن سکتا ہے (نوٹ ۔ یہ ھو ضمیر لوٹ رہی تھی لفظ کو تو آپ لفظ سے براہ راست بھی حال بنا سکتے ہو۔ اور معنی سے بھی حال بن سکتا ہے ۔ صاحب کافیہ کے نزدیک حال یا فاعل کی حالت بیان کرتا ہے یا مفعول کی یا دونوں کی۔ ان کے علاوہ کسی اور کی حالت بیان کرنے کے لئے حال نہیں آتا۔ ھو ضمیر یہاں نائب فاعل ہے اور وہ بھی فاعل کے درجے میں ہے اسی لئے اس سے حال بنایا۔ اور معنی مجرور ہے ۔ اور یاد رکھو یہ جو مجرور ہوتا ہے یہ بھی دراصل مفعول ہوتا ہے ۔ اسکو مفعول بہ غیر صریح کہتے ہیں۔ جب فعل براہ راست نصب نہیں دے سکتا تو پھر حرف جر لے آتا ہے۔)

الکلمۃ لفظ وضع لمعنیً مُفرَدًا کی ترکیب۔ پہلے اسے وُضِعَ کی ھو ضمیر سے حال بناتے ہیں ۔ الکلمۃ مرفوع لفظا مبتدا، لفظٌ مرفوع لفظا موصوف، وُضِعَ فعل، ھو ضمیر اس کے اندر نائب فاعل مرفوع محلاً ذوالحال، لام جارہ معنی مجرور تقدیرًا ، جار مجرور متعلق ہوئے وُضع فعل سے۔ مُفْرَدًا منصوف لفظا صیغہ اسم مفعول، اسکے اندر ھو ضمیر نائب فاعل جو لوٹ رہی ذوالحال کو۔(کیونکہ حال کو ذوالحال کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔) مفرد اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر نائب فاعل ہوا فعل کے لئے، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہوئی موصوف کے لئے، موصوف صفت ملکر خبر ہوئی مبتدا کے لئے، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ کلمۃ ایسا لفظ ہے کہ جسے وضع کیا گیا ہو کسی معنی کے لئے اس حال میں کہ وہ لفظ مفرد ہو۔

چوتھی صورت یہ ہے کہ مفرد کو معنی سے حال بناؤ- الکلمۃُ مرفوع لفظًا مبتدا، لفظٌ موصوف، وُضع فعل مجہول ھو ضمیر اس کے اندر نائب فاعل جولوٹ رہی لفظٌ کو، لام جارہ معنیً مجرور تقدیرًا

ذوالحال، مفردًا منصوب لفظاً صیغہ اسم مفعول اس کے اندر ھو ضمیر نائب فاعل جو لوٹ رہی ذوالحال (معنی) کو۔ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے وُضع فعل کے۔ فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوئی موصوف کے لئے، موصوف صفت ملکر خبر ہوئی مبتدا کے لئے۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ - کلمۃ ایسا لفظ ہو کہ اس کو وضع کیا گیا ہو کسی معنی کے لئے اس حال میں کہ وہ معنی مفرد ہو۔

ابن مالک نحویؒ کے نزدیک حال کسی بھی چیز کی ھیئت بیان کرنے کے لئے آ سکتا ہے ۔ ان کے نزدیک لفظٌ سے بھی حال بن سکتا ہے۔

ضابطہ - ظرف مستقر چار جگہ آتا ہے ۔ 1۔ خبر -2 صفت 3 ۔ حال اور 4 . صلہ

درس 16۔

اشتریت ھذہ الدار من زید کی ترکیب۔ اشتریتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، ھٰذِہٖ منصوب محلاً موصوف الدارَ منصوب لفظًا صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر مفعول بہ، من جارہ زیدٍ مجرور لفظا ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتریت سے، اشتریتُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ خریدا میں نے یہ گھر زید سے۔ الدار مؤنث سماعی ہے۔ اشتریٰ کا صلہ من ہے۔ اور جس پر بیچا گیا اُس پر مِن داخل ہوگا۔

بعْتُ ھذہ الدار من زید کی ترکیب۔ بعْتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، ھذہ منصوب محلاً موصوف، الدارَ منصوب لفظ صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر مفعول بہ ہوئے فعل کے لئے ، من جارہ زیدٍ مجرور لفظ ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے بعْتُ سے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ ۔ بیچا میں نے یہ گھر زید پر۔ باع کا صلہ من ہے اور جس پر بیچا گیا اس پر مِن داخل ہوگا۔

جاءنی قاضیان من لاھورَ کی ترکیب۔جاء فعل، نون وقایہ یا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، قاضیان مرفوع لفظا فاعل، من جارہ، لاہورَ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے جاءنی فعل سے۔ (لاہور علمیت اور عجمہ کی وجہ سے غیر منصوف ہے) فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ آئیں میرے پاس دو قاضی لاہور سے۔

بعثُ هذه الدار من زید کی ترکیب۔ بعثُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، هذه منصوب محلاً موصوف ، الدارَ منصوب لفظًا صفت، موصوف صفت ملکر مفعول به، من جاره زیدٍ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے بعثُ سے (بعتُ مِن زید: میں نے زید کے ہاتھ بیچا، اشتریت مِن زید: میں نے زید سے خریدا، یعنی جس شخص کے ساتھ آپ معامله کررہے ہے اس پر مِن کو داخل کرو) فعل اپنے فاعل مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه: میں نے بیچا یه گھر زید پر، یا میں نے بیچا یه گھر زید کے ہاتھ۔

یه حرف جر جس چیز کے ساتھ جڑتا ہے یه اسکا صله کہلاتا ہے ۔ اوپر کے مثال میں مِن صله ہے بعثُ کا۔ یعنی اس سے یه بات سمجھنا ہوگا که یه حرف . مِن اس فعل بعت کے ساتھ جُڑے گا۔

جاءنی قاضیان من قریش کی ترکیب۔ جاء فعل نون وقایه، یا ضمیر منصوب محلاً مفعول به، قاضیان مرفوع لفظا فاعل، من جاره قریش مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے جاءنی فعل سے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ آئیں میرے پاس دو قاضی قریش سے ۔

نوٹ: جب نکرۃ کے بعد جار مجرور آئیں تو وہ عموماً اس نکرۃ کے لئے صفت بنتا ہے۔ تو اس صورت میں جمله یوں بنے گا۔ جاءنی قاضیان ثبتا من قریش۔

جاءنی قاضیان ثبتا من قریش کی ترکیب۔ جاءنی فعل با فاعل یا ضمیر منصوب محلاً مفعول به، قاضیان مرفوع لفظا موصوف، من جاره قریشٍ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثبتا فعل سے ، ثبتا فعل اسکے اندر الف ضمیر مرفوع محلاً فاعل جو لوٹ رہی قاضیان موصوف کی طرف ، ثبتا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه ہو کر صفت ہوئی موصوف کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه - آئیں میرے پاس ایسے دو قاضی جو قبیله قریش سے ہیں۔

(جاء فعل نون وقایه یا ضمیر منصوب محلاً مفعول به قاضیان موصوف من قریش ظرف مستقر اس کی صفت موصوف صفت ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا)۔

انت تجي من مَنْزِلِكَ کی ترکیب۔ انت ضمیر مرفوع محلاً مبتدا، تَجِیَ فعل اسکے اندر انت ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ (یه ربط کی دوسری صورت ہے۔ اس میں ضمیر کا اعاده ضروری ہے ۔ ہم نے ان کے ساتھ جوڑنا ہے اور تجی فعل میں انت ضمیر کا اعاده ہوا۔) مِن جاره منزلِ مجرور لفظا مضاف، کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے تَجِیَ فعل سے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے۔ مبتدا خبر مل کر جمله اسمیه خبریه ہوا۔ ترجمه۔ آپ آتے ہیں اپنے گھر سے ۔ یا آپ آئیں گے اپنے گھر ۔

نوٹ: (اگر جار مجرور کا متعلق عبارت میں ذکر ہو تو یہ ظرف لغو کہلاتا ہے اور اگر مخذوف نکالنا ہو تو ظرف مستقر کہلاتا ہے۔

نوٹ: ظرف مستقر کلام عرب میں چار جگہ آتا ہے ۔ 1 خبر، 2۔ صفت ، 3 ۔ حال اور 4۔ صلہ

نوٹ: اگر معرفة کے بعد جار مجرور یا فعل آئیں تو وہ عموماً حال بنتا ہے۔ اگر نکرۃ کی اضافت معرفة کی طرف ہو جائے تو وہ نکرۃ معرفة بن جاتا ہے۔ اگر نکرۃ کی اضافت نکرۃ کی طرف ہو تووہ نکرہ رہ جاتا ہے۔

درس 17۔

غابت الشمس المنیرت في الافق کی ترکیب۔ غابتْ فعل، الشمسُ مرفوع لفظا موصوف، المُنِیرَتُ مرفوع لفظا صیغہ اسم فاعل، ھي ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے الشمس کو ، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر فاعل، فی جارہ الافقِ مجرور لفظا ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے غابت فعل کے ساتھ ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

غابت الشمسُ المنیرتُ فی الافقِ: چھپ گیا روشن سورج افق میں۔

(الشمس مؤنث سماعی ہے۔ اور یہ مؤنث غیر حقیق ہے اسکے لئے مؤنث فعل اور مذکر فعل دونوں جائز ہے۔ آنارَ یُنیرُ اِنارةً فھو مُنیرٌ۔ اسی منیر سے مؤنث منیرتٌ ہے۔ اسم فاعل اور اسم مفعول پر جو الف لام داخل ہوتا ہے وہ الف لام اسمی کہلاتا ہے ۔ اور الذی یا التی اسم موصول کے معنی میں ہوتا ہے۔ اور اسم موصول کا صلہ ہمیشہ جملہ ہوا کرتی ہے ۔ یہاں منیرت اسم فاعل ہے ۔ اور یہ ترکیب میں شبہ جملہ بن جاتا ہے۔ تو اس کے لئے فعل نکالتے ہیں۔ چونکہ یہ مؤنث ہے اس لئے اسکے لئے مؤنث فعل نکالیں گے ۔ جیسے التي انارت - چونکہ ابھی تک ہم نے موصول صلہ والی ترکیب شروع نہیں کی ہے ۔ اس لئے یہ ترکیب بعد میں کریں گے ۔ ان شاء اللہ)

قرأتُ مقدمة تُنَوِّرُ القلوب الیوم کی ترکیب۔ قرأتُ فعل بفاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، مُقدِّمةً منصوب لفظًا موصوف (چونکہ نکرۃ کے بعد فعل آتا ہے۔ تو موصوف صفت کی ترکیب ہوگی) تُنَوِّرُ فعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو راجع ہے مقدمة کو ، (مقدمة یہ مؤنث ہے) القلوبَ منصوب لفظ مفعول بہ ہوا تنور فعل کے لئے ، الیوم منصوب لفظ مفعول فیہ قرأتُ فعل سے ، تنور فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت ہوئی مقدمہ کے لئے ، اور یہ پورا جملہ منصوب محلاً ہے کیونکہ موصوف بھی منصوب ہے۔ موصوف صفت ملکر مفعول بہ ہوا قرأتُ فعل کے لئے ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قرأتُ مقدمةً تنورُ القلوبَ الیوم کی ترجمہ: پڑھا میں نے آج ایسا مقدمہ جو دلوں کو منورکرتا ہے۔

قرأتُ مقدمةً ھي تنور القلوبکی ترکیب۔ قرأتُ فعل بفاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، مقدمةً منصوب لفظا موصوف، ھي مرفوع محلاً مبتدا، تُنَوّرُ فعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً جو لوٹ رہی ہے مبتدا

کو، القلوبَ منصوب لفظ مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہو کر یه صفت ہوئی موصوف کے لئے۔ یه پورا جمله منصوب محلاً ہے ۔ موصوف صفت ملکر مفعول به ہوا قرأتُ فعل کے لئے ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو۔

ترجمه۔ پڑھا میں نے ایسا مقدمه جو منور کرتا ہے دلوں کو۔

(مقدمة کے بعد "هي تنور القلوب" یه پورا جمله ہے۔ اور جمله نکرة کے حکم میں ہوتا ہے ۔ اور نکره کے بعد نکرة اکثر موصوف صفت ہوتا ہے ۔ تو یه پورا جمله صفت بنے گا۔ اوپر کی مثال میں جمله فعلیه صفت بنا اور اس مثال میں جمله اسمیه صفت بنا۔)

مررت برجل من قریش کی ترکیب۔ مررتُ فعل بفاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، با جاره رجلٍ مجرور لفظ موصوف،(نکرة کے بعد جار مجرور کی ترکیب عموماً موصوف صفت والا ہوتا ہے۔) مِن جاره قریش مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبت فعل سے ، ثبت فعل اسکے اندر ہو ضمیر جو لوٹ رہی رجل کو ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صفت ، موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے مررتُ فعل سے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ میں گزرا ایک ایسے آدمی پر جو قریش میں سے ہے۔

اگر ثبت کی بجائے اسم فاعل کا صیغه نکالتے تو ثابتٍ نکالتے ۔ کیونکه موصوف مجرور ہے تو ثابتٍ بھی مجرور ہونا چاہیے۔

اکلتُ طعاما تحبُّهُ فی اللیل کی ترکیب۔ اکلتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، طعامًا منصوب لفظ موصوف، تحبُّ فعل اسکے اندر انت ضمیر مرفوع محلاً فاعل، با ضمیر منصوب محلاً جو لوٹ رہی ہے طعام کو ۔ فی جاره اللیل مجرور لفظ، جار مجرور ملکر متعلق ہوا تُحِبُّ فعل سے، فعل اپنے فاعل مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صفت ہوئی موصوف کے لئے۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر مفعول به ہوا اکلت فعل کے لئے ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه - کھایا میں نے ایسا کھانا که پسند کرتے ہو آپ اس کھانے کو رات میں۔

ضربت زیدا بعصی اشتریته من عمروٍ بدرهمین کی ترکیب۔ ضربتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، زیدًا منصوب محلاً مفعول به، با جاره عصیٰ مجرور تقدیرًا موصوف (اسم مقصور جس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے اور نکرة کے بعد فعل نے اسے موصوف بنایا۔) اشتریتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل با ضمیر منصوب محلاً مفعول به جو راجع ہے عصیٰ کو، من جاره عمروٍ

مجرور لفظ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتریتُ فعل کے، با جارہ درھمین مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتریتُ فعل سے، اشتریتُ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور اپنے متعلقین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صفت ہوئی موصوف کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور ہوا با جارہ کیلئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ضربتُ فعل سے، ضربت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اشتری یہ باب افتعال سے ہے ۔ اور اس باب کا ہمزہ وصلی ہوتا اور درج عبارت میں گر جاتا ہے ۔ بِعَصَنِ شتَرَیتُه۔ کیونکہ عصیٰ اصل میں عَصَوٌ تھا۔ جس کا الف التقائے ساکنین کی وجہ سے گر چکا ہے۔ تلفظ یوں ہوگا۔ ضربت زیدَمْ بِعَصَنِ شتریتُهُ من عمرم بدرهمین

ترجمہ۔ پٹھائی کی میں نے زید کی ایسی لاٹھی کے ساتھ کہ خریدا تھا میں نے اس لاٹھی کو عمرو سے دو درھموں کے بدلے میں۔

الزیدان العالمان یمشیان فی السوق کی ترکیب۔ الزیدانِ مرفوع لفظًا موصوف، العالمان یہ الذان یعلمان کے معنی میں ہوا۔ الذانِ مرفوع محلاً اسم موصول، یَعْلَمَانِ (یہ صلہ کی وجہ سے مرفوع نہیں ۔ یہ مضارع ہے اور جب مضارع پر کوئی عامل یعنی ناصب اور جازم نہیں تو یہ مرفوع ہوتا ہے۔) فعل اسکے اندر الف ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے الزیدان کو۔ یعلمان فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر یہ صلہ ہوا الف لام اسم موصول کے لئے ۔ اور یہ جو صلہ ہے اسکا محلا اعراب نہیں ۔ اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مبتدا،

(کیونکہ صفت کے صیغے پر جب الف لام داخل ہو جائے تو یہ الف لام اسمی ہوتا ہو جو دراصل اسم موصول ہے۔ جیسے الضارب ، الذي یضرِبُ کے معنی میں ہے۔ اور المضروب ، الذي یُضْرَبُ کے معنی میں ہے۔ یہاں العالمان بھی صفت کا صیغہ ہے اور اس پر الف لام آیا تو یہ الف لام بھی اسم موصول ہے۔ اور یہ العالمانِ صفت ہے الزیدان کی۔ اور الزیدان مرفوع ہے تو یہ الف لام اسم موصول بھی مرفوع ہوگا اور محلاً مرفوع ہوگا، کیونکہ موصوف صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے ۔ اور چونکہ یہ حرف کی صورت میں ہے تو اس کا رفع آگے عالمان پر ظاہر ہوا جو الف لام کا صلہ ہے ۔ نیز صلہ کا کوئی محل اعراب نہیں ہوتا۔)

الزیدان العالمان کی دوسری ترکیب۔ الزیدان مرفوع لفظا موصوف، الف لام اسم موصول مرفوع محلاً عالمان مرفوع لفظًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھما ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی الف لام کو ، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صلہ ہوا، موصول صلہ ملکر صفت ہوا الزیدان کے لئے ، موصوف صفت ملکر مبتدا۔

ایک اور تفصیل علماء محققیق فرماتے ہیں اسم فاعل اور اسم مفعول پر جو الف لام آتا ہے وہ اسمی ہوتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اسم فاعل اور اسم مفعول حدوث اور تجدد کے معنی میں ہونا چاہیے، ثبوت کے معنی میں وہ صفت نہ ہو۔ اگر حدوث اور تجدد والا معنی ہے تو الف لام اسمی ہے ۔

اور اگر ثبوت کے معنی میں ہے تو یہ الف لام حرفی ہے ۔ دیکھو ایک صفت ایسا ہوتا ہے جو پہلے موجود نہیں تھا، پھر موجود ہوا اور پھر گزر گیا۔ جیسے ضرب ، پہلے ضرب نہیں تھا، پھر ضرب واقع ہوا اور ضرب گزر بھی گیا۔ اور ایک صفت ثبوت کے معنی میں ہوتا ہے ۔ جیسے عَلِمَ زیدٌ، زید نے جان لیا۔ معلوم ہوا یہ علم اب اسکے لئے ثابت ہے ۔ پہلے علم نہیں تھا۔

جیسا کہ ضارب اسے کہتے ہیں جو پٹھائی کر رہا ہے ۔ اگر وہ پٹھائی بند کرے تو ضارب نہیں کہلائے گا، کیونکہ وہ صفت اُس سے جدا ہوئی۔ جبکہ عالم اگر پڑھائی بند بھی کرے تب بھی وہ عالم ہے ۔ یہ صفت اُس یہ سے جدا نہیں ہوتا۔ پس ضرب حدوث اور تجدد پر دلالت کرتی ہے جب کہ علم ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔

پس اوپر الزیدان العالمان میں یہ العالمانِ ثبوت کے معنی میں ہوا۔ اور ثبوت کے معنی میں صفت ہو تو الف لام حرفی ہی ہے۔ تو لہذا دوسرا ترکیب کرینگے جو علماء محققین نے کیا ہے ۔ الزیدانِ مرفوع لفظاً موصوف، العالمان مرفوع لفظاً صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھما ضمیر مرفوع محلاً اسکا فعل جو لوٹ رہی ہے موصوف کو ، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوا، موصوف اپنے صفت سے ملکر مبتدا،

یمشیان فعل با فاعل ، الف مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو، في جارہ السوق مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یمشیان سے،(یمشیان فی السوق وہ دونوں چل رہے ہیں بازار میں۔ ترجمہ صحیح ہے تو جار مجرور کا متعلق بھی صحیح ہے۔ اگر ہم العالمان فی السوق کرتے تو ترجمہ بنتا وہ دو عالم بازار میں ہیں۔ یعنی بازار میں عالم ہیں اور باہر نہیں۔ پس یہ ترجمہ صحیح نہیں بنتا۔) فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ دونوں عالم زید کہ چل رہے ہیں بازار میں۔

درس 18 وعظ و نصیحت - - - - - -

درس 19 : اسم موصول کی ترکیب۔

الف لام اسمی اور حرفی کی بحث اوپر گزر چکی ہے ۔ الف لام کی ایک قسم یہ کہ علم پر داخل کرتے ہے اس میں حُسن پیدا کرنے کے لئے ۔ جیسے العلی یا الزبیر وغیرہ یہ تو نام ہیں، اور اس پر جو الف لام آیا ہے یہ تحسین لفظ کے لئے ہیں۔ اور بعض اسم ایسے ہوتے ہیں جس پر عرب الف لام داخل نہیں کرتا جیسے مکۃ شہر کا نام ہے اور اس پر عرب الف لام داخل نہیں کرتے ۔ مکۃ المکرمۃ یہاں صفت پر الف لام ہے ۔ اسی طرح عُمَرُ حضرت عمرؓ کا نام ہے اس پر عرب الف لام داخل نہیں کرتے ۔ ہر اسم موصول کے لئے صلہ کا ہونا ضروری ہے۔ تو جب بھی جملہ کے اندر اسم موصول آ جائے تو صلہ بھی ساتھ آتا ہے۔ اسم موصول کا صلہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے ۔ صلہ کے اندر ضرور ایسا ضمیر ہونا چاہیے کہ اسم موصول کی طرف لوٹے۔ دراصل اسم موصول کے اندر ابہام ہوتا ہے۔ اور اتنا زیادہ ابہام ہوتا ہے کہ وہ

جمله کے بے بغیر دور نہیں ہوتا۔ جب بھی اسم موصول آئے تو سب سے پہلے صله کو تلاش کریں۔ خبر، صفت، حال اور صله کے مقام پر ظرف مستقر آ سکتا ہے۔ اسم موصول کے بعد جب جار مجرور آ جائے صله کے اندر تو پھر اس کا متعلق ہمیشه فعل نکالیں گے۔ اور یه آسان ہے۔ ایک موصول کے کئی صلے آ سکتے ہیں۔ اور اسم موصول کا ترجمه عموماً وہ جو که" کے ساتھ کرتے ہیں۔ موصول مبتدا، خبر، فاعل، مفعول، موصوف، صفت سب بن سکتا ہے لیکن یه سب سے پہلے صله چاہتا ہے۔ اور صله کے لئے کوئی محل اعراب نہیں ہوتا۔

جاء الذي ضربك فی السوق کی ترکیب۔ جاء فعل، الذی مرفوع محلاً اسم موصول، ضربَ فعل، ھو ضمیر اسکے اندر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی اسم موصول کو، کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول به، في جاره السوق مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ضربَ سے، فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه ہو کر صله ہوا اسم موصول کا، اسم موصول اپنے صلے سے ملکر جاء کے لئے فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه: آیا وہ شخص که پٹھائی کی اس نے تیری بازار میں۔

اشتریتُ الدار التي رأیتها في یوم لقیت زیدا فیه کی ترکیب۔ اشتریتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، الدارَ منصوب لفظ موصوف (دار مؤنث سماعی ہے)، التي منصوب محلاً اسم موصول، رأیتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، ها ضمیر منصوب محلاً مفعول به جو لوٹ رہی ہے اسم موصول کو، فی جاره یومٍ مجرور لفظ موصوف (نکرۃ کے بعد فعل آیا۔ تو موصوف صفت کی ترکیب ہوگی۔) لقیتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، زیدًا منصوب لفظا مفعول به، فی جاره ها ضمیر مجرور محلاً جو لوٹ رہی ہے یوم کی طرف، (کیونکه یومَ موصوف ہے، اور صفت کو موصوف کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔) جار مجرور ملکر متعلق ہوئے لقیتُ فعل سے، فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صفت ہوئی یومٍ موصوف کے لئے، (یه جمله مجرور محلاً ہے) موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور ہوا فی جاره کے لئے ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے رأیتُ فعل سے ، رأیتُ فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صله ہوا التی اسم موصول کے لئے ۔ اسم موصول اپنے صله سے ملکر صفت ہوا موصوف "الدار" کے لئے۔موصوف اپنی صفت سے ملکر یه مفعول به ہوا اشتریتُ فعل کا ، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه: خریدا میں نے وہ گھر جو که دیکھا تھا تو نے اس گھر کو ایسے دن کے اندر که ملاقات کی تھی تو نے زید کے ساتھ اس گھر میں۔

ماتت الفار التي ضربتها الیوم بالعصی کی ترکیب۔ ماتتْ فعل، الفارُ مرفوع لفظا موصوف، التي مرفوع محلاً اسم موصول، (التی اسم موصول مرفوع اس لئے کیونکه موصوف الفارُ مرفوع ہے۔) ضربتُ فعل با فاعل تا ضمیر

مرفوع محلاً اس کا فاعل، ھا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، جو لوٹ رہی التی اسم موصول کو، الیومَ منصوب لفظا مفعول فیہ ہوا ضربت کے لئے، با جارہ العصیٰ مجرور تقدیرًا ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ضربت فعل کے ساتھ ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوئی التی اسم موصول کے لئے، موصول صلہ ملکر صفت ہوئی موصوف الفار کے لئے، موصوف صفت ملکر فاعل ہوا ماتت کے لئے، فعل اپنے فاعل ہے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

(مات فعل لازم ہے ، صرف فاعل چاہتا ہے)

درس 20 :

ضربنی الذي ضربك کی ترکیب۔ ضربَ فعل، نون وقایہ یا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، الذی مرفوع محلاً اسم موصول، ضرب فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے الذی کو، کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا اسم موصول کے لئے ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر یہ فاعل ہوا ضرب کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضربنِ لَّذِی ضربک کی ترجمہ۔ پٹھائی کی اس نے میری کہ جس نے تمہاری پٹھائی کی۔

نجح في الامتحان الطلاب الذين اجتحدوا کی ترکیب۔ نَجَحَ فعل، في جارہ، الامتحانِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے نجحَ فعل سے ، الطلابُ مرفوع لفظا موصوف، الذین مرفوع محلاً اسم موصول، اِجتحدوا فعل واو ضمیر مرفوع محلاً فاعل جو لوٹ رہی ہے الذین کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بوکر صلہ بوا اسم موصول کے لئے ، موصول صلہ ملکر صفت ہوا موصوف کے لئے ، موصوف اپنے صفت سے ملکر فاعل ہوا نجح فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ کامیاب ہوئے امتحان میں وہ طلباء کہ جنہوں نے محنت کی۔

کتابی في الخِزانة کی ترکیب۔کتاب مرفوع تقدیراً مضاف یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مبتدا ہوا، في جارہ الخزانةِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبتَ فعل سے، اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ میری کتاب الماری میں ہے۔

ضرب الرجُلُ الذي ضربك عمرا کی ترکیب۔ ضرب فعل، الرجلُ مرفوع لفظا موصوف، الذی مرفوع محلاً اسم موصول، ضرب فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے الذی کو، کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ ہوا ضرب ثانی کے لئے، ضرب ثانی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر

یہ صلہ ہوا موصول الذی کے لئے ، موصول اپنے صلہ سے ملکر یہ صفت ہوئی الرجل موصوف کے لئے ، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ فاعل ہوا ضرب اول فعل کے لئے،عمرًوا منصوب لفظ مفعول بہ ضرب اول کے لئے ، ضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ پٹھائی کی اس آدمی نے جس نے کہ تمہاری پٹھائی کی تھی عمرو کی۔ یعنی وہ آدمی جس نے تمہاری پٹھائی کی تھی اس نے عمرو کی پٹھائی کی۔

ضربك عمروا میں عمرواً کی ترکیب۔ اِس ضرب ثانی کے لئے مفعول نہیں بن سکتا کیونکہ ضرب ایک مفعول چاہتا ہے اور وہ کاف ضمیر ہے۔ نیز یہ عمرًوا کاف ضمیر کے لئے صفت بھی نہیں بن سکتا کیونکہ ضمیر نہ موصوف بن سکتا ہے اور نہ صفت - "الضمیر لا یوصف و لا یوصف بہ"- نیز عمروا نام ہے اور نام صفت نہیں بن سکتا۔ کیونکہ صفت ایسے معنی پر دلالت کرے جو کسی ذات میں پایا جائے ۔ پس اس جملہ میں ایک اور فعل بھی ہے جو ضرب اول ہے ۔ یہ عمراً اُس ضرب اول کے مفعول بہ بنے گا۔

اکرمتُ الرجل الذي یکرم العلماء کی ترکیب۔ اکرمتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، الرجل منصوب لفظًا موصوف، الذي منصوب محلا اسم موصول، یُکْرِمُ فعل با فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے الذي کو، العلماءَ منصوب لفظًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کے لئے ، موصول اپنے صلہ سے ملکر یہ صفت ھو الرجل موصوف کے لئے، موصوف صفت ملکر مفعول بہ ہوا اکرمت فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے اکرام کیا اس آدمی کا جو کہ اکرام کرتا ہے علماء کا۔

النکرۃُ اسمٌ یدلُّ علی شئ غیرِ معیَّن کی ترکیب۔ النکرۃُ مرفوع لفظا مبتدا، اسمٌ مرفوع لفظا موصوف (اسمٌ نکرہ ہے اور اس کے بعد یدلُّ فعل آ رہا ہے۔ اس لئے موصوف صفت کی ترکیب ہوگی۔) یَدُلُّ فعل، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے موصوف اسمٌ کو، علیٰ جارہ شیئٍ مجرور لفظا موصوف، غیرِ مجرور لفظ مضاف، معینٍ مجرور لفظا صیغہ اسم مفعول اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا نائب الفاعل جو لوٹ رہی موصوف کو، اسم مفعول اپنے مفعول سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مضافٌ الیہ ہوا، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر یہ صفت ہوئی موصوف شئ کے لئے، موصوف صفت ملکر یہ مجرور ہوا علیٰ جارہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوا یَدُلُّ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ صفت ہوئی موصوف اسمٌ کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ خبر ہوا مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ نکرۃ ایسا اسم ہے جو دلالت کرتا ہے ایسی چیز پر جو معین نہ ہو۔ (اسم) کا ہمزہ وصلی ہے ،

تلفظ: النکرۃُ سمُ یَّدُلُّ علی شي غیر معیَّنٍ۔

غلبت الذي غلبني کی ترکیب۔ غلبتَ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، الذي منصوب محلاً اسم موصول، غَلَبَ فعل اسکے اندر هو ضمیر جو لوٹ رہی اسم موصول کو، نون وقایه یا ضمیر منصوب محلاً مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر یه صله ہوا موصول کا ، موصول اپنے صلے سے ملکر یه مفعول به ہوا فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا ۔ الذی کا ہمزه وصلی ہے

ترجمه ۔ میں غالب ہوا اس شخص پر جو مجھ پر غالب ہوا تھا۔

درس 21۔

أُحِبُّ الذين علموني کی ترکیب۔ أحبُّ فعل اسکے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً فاعل، الذين منصوب محلاً اسم موصول، علَّموا فعل واو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے الذين کو، نون وقایه یا ضمیر منصوب محلاً مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه صله ہوا موصول کا ، موصول اپنے صله سے ملکر مفعول به فعل احب کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا ۔

ترجمه: میں محبت کرتا ہو ان سے جنہوں نے مجھے تعلیم دی۔

المعرفة اسم يدلُّ على شي معيَّن کی ترکیب۔ المعرفةُ مرفوع لفظا مبتدا، اسمٌ مرفوع لفظا موصوف، يدلُّ فعل اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے اسم کو - على جاره شي مجرور لفظا مضاف، معيَّن مجرور لفظا صیغه اسم مفعول اسکے اندر هو ضمیر منصوب محلاً نائب الفاعل جو لوٹ رہی ہے موصوف کو ، اسم مفعول اپنے نائب الفاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر یه مضاف الیه ہوا مضاف کے لئے ، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مجرور ہوا جار کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل سے۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه صفت ہوا موصوف کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یه خبر ہوا مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔ يدلُّ على شئ معين یه پورا جمله صفت بنتا ہے اور موصوف چونکه مرفوع تھا تو یه بھی مرفوع محلاً ہے۔

ترجمه۔ معرفة ایسا اسم ہے جو دلالت کرتا ہے ایک معین چیز پر ۔

احسن إلى مَنْ احسن اليك کی ترکیب۔ اَحْسِنْ صیغه امر بروزن اَکْرِمْ (باب اِفعال) فعل با فاعل، اسکے اندر انت ضمیر مرفوع محلاً فاعل، الیٰ جاره مَنْ مجرور محلاً اسم موصول اَحْسَنَ فعل با فاعل اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلاً فاعل جو لوٹ رہی ہے مَنْ کی طرف، الی حرف جاره کاف ضمیر مجرور محلاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے احسن فعل کے ساتھ ، احسن فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه صله ہو اسم موصول کے لئے ، اسم موصول اپنے صله سے ملکر یه مجرور ہوا الی جاره کے

لئے ، جار مجرور ملکر متعلق ہوا احسنْ فعل کا، اَحْسِنْ فعل امر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(اَحْسَنَ یُحْسِنُ اِحْسَانًا اس کا صلہ الیٰ آتا ہے۔)

ترجمہ۔ احسان کر تو اس شخص کے ساتھ جس نے احسان کیا تیرے ساتھ۔

ربط کی قسمیں:

پہلی قسم: ربط کی پہلی قسم میں کوئی غائب کی ضمیر جس چیز سے جڑتے ہیں اسی کی طرف لوٹانا بھی پڑتا ہے ۔ یعنی خبر کو مبتدا سے جڑتے تھے ۔ تو خبر میں غائب کی ضمیر کو مبتدا کی طرف لوٹاتے تھے ۔ اسی طرح صفت کو موصوف سے جڑتے تھے تو کوئی غائب کی ضمیر صفت میں ہونا چاہیے جو موصوف کو لوٹے۔

زید قائم کی ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظا مبتدا، قائمٌ مرفوع لفظا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کی طرف۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ ترجمہ: زید کھڑا ہے۔

ھو قائم کی ترکیب۔ ھو مرفوع محلاً مبتدا ، قائم مرفوع لفظًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو۔ (یہ کہنا ٹھیک نہیں کہ ھو ضمیر لوٹ رہی ہے ھو کو)۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ وہ کھڑا ہے۔

ربط کی دوسری قسم: ربط کی دوسری قسم میں جس چیز کے ساتھ آپ جملہ یا شبہ جملہ کو جوڑ رہے ہیں وہ خود ہی اُس جملہ یا شبہ جملہ کے اندر آ جائیں۔

انا قائم کی ترکیب۔ انا مرفوع محلاً مبتدا، قائم مرفوع لفظًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل۔ (چونکہ مرجع صرف غائب کی ضمیر کی تلاش کرنا پڑتا ہے اس لئے یہاں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ انا ضمیر لوٹ رہی ہے مبتدا کی طرف) - اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ترجمہ۔ میں کھڑا ہوں۔

قائمٌ کو میں انا سے جوڑ رہا ہوں تو قائم میں انا آ گئی تو ربط آگئی۔ اب یہ نہ کہنا کہ یہ "انا" اُس "انا" کو لوٹ رہی ہے ۔ یہ عائد / ربط کی دوسری قسم ہے۔ یعنی جس ضمیر سے ہم جڑتے ہیں وہ خود اسکے اندر موجود ہو ۔ صفت کے صیغے کو جب متکلم کی ضمیر سے جڑیں تو اُس میں وہی ضمیر نکالے ۔ اور مخاطب کی ضمیر سے جوڑیں تو اس میں مخاطب کی ضمیر نکالے۔

انت قائم کی ترکیب۔ انت مرفوع محلاً مبتدا قائم مرفوع لفظًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر انت ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل۔ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

جیسے قرآن میں ہے الحاقۃُ مالحاقۃُ - الحاقۃ ہے مبتدا اور مالحاقۃ یہ پورا جملہ خبر ہے۔ اور جملہ کو. جب بھی کسی چیز سے جڑتے ہے تو ربط ضروری ہے۔ اور یہاں مالحاقۃ میں غائب کی کوئی ضمیر نہیں جو الحاقۃ سے جڑیں۔ تو اسکے جواب یہ ہے کہ مالحاقۃ کو جڑتے ہیں الحاقۃ سے اور وہی الحاقۃ پورا یہاں مالحاقۃ میں موجود ہے ۔ تو ربط آگیا۔

ضابطہ۔ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل میں اگر یہ غائب کے لئے خبر بنے تو ان میں غائب کی ضمیر ہوگی، اگر متکلم کے لئے خبر بنے تو اسمیں متکلم کی ضمیر ہوگی، اگر مخاطب کے لئے خبر بنے تو ان میں مخاطب کی ضمیر ہوگی۔ اسم ظاہر بھی غائب کے درجے میں شامل ہے۔

انا ضربت عمروا کی ترکیب۔ انا مرفوع محلاً مبتدا، ضربتُ فعل با فاعل اسکے اندر تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، (ضربتُ کی تا ضمیر بھی واحد متکلم کی ضمیر ہی ہے ۔ اور انا بھی واحد متکلم کی ضمیر ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ انا مرفوع منفصل ہے اور تا ضمیر مرفوع متصل ہے ۔ تو جس ضمیر یعنی انا سے ہم ضربت کو جوڑ رہ ہے تو وہ خود ان کے اندر آ گیا۔) عمرًوا منصوب لفظا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے عمرو کی پٹھائی کی۔ یا میں نے ہی عمرو کی پٹھائی کی۔ یعنی تخصیص آیا۔

انت شربت الماء کی ترکیب۔ انت مرفوع محلاً مبتدا ، شربت فعل با فاعل اسکے اندر تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل(یہ مخاطب کی ضمیر ہے ۔ انت مرفوع منفصل ہے اور شربتَ کی تا ضمیر مرفوع متصل ہے۔) الماءَ منصوب لفظا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر یہ خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

انت کریم کی ترکیب۔ انت مرفوع محلاً مبتدا ، کریمٌ مرفوع لفظا صیغہ صفت مشبہ، اسکے اندر انت ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ اسکا عائد ہے، صیغہ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر یہ خبر ہوا مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا

ترجمہ۔ آپ معزز ہے۔ یا آپ سخی ہے۔

انت رجل کریم کی ترکیب۔ انت مرفوع محلاً مبتدا، رجلٌ مرفوع لفظا موصوف، کریمٌ مرفوع لفظا صیغہ صفت مشبہ، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے رجلٌ کو ، صیغہ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر یہ صفت ہوا موصوف کے لئے ، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ آپ معزز آدمی ہیں۔

جملة کا محل اعراب: جملے پر کبھی کبھار کسی قسم کا اعراب نہیں آتا۔ جیسا کہ "ضرب زید" یہ نہ مرفوع ہے، نہ منصوب اور نہ مجرور۔ کیونکہ اعراب کے لئے عامل ضروری ہوتا ہے اور یہاں کوئی عامل نہیں۔ اسی طرح صلہ بھی جملہ ہے لیکن اس پر اعراب نہیں آتا۔

اور کبھی کبھار جملے پر اعراب آتا ہے۔ لیکن جملہ مبنی ہوتا ہے اور وہ اعراب اس پر ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسا کہ جاء رجلٌ ضربَکَ میں ضربک پورا جملہ ہے اور رجل کی صفت ہے۔ چونکہ رجل خبر بن رہا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ پس یہ جملہ ضربک یہ بھی مرفوع ہے لیکن محلاً۔

ترجمہ آیا ایسا شخص جس نے تیری پٹھائی کی تھی۔

اور یہ پورا جملة "جاء رجل ضربک" اس کا کوئی محل اعراب نہیں کیونکہ اس پر کوئی عامل داخل نہیں ہوتا۔

ضربت رجلا اخذ کتابک - ضربتُ فعل با فاعل اس کے اندر تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، رجلاً منصوب لفظًا موصوف، اخذَ فعل با فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے رجل کو ، کتابَ منصوب لفظًا مضاف، کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہوا، موصوف اپنے صفت سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے پٹھائی کی ایسے آدمی کی جس نے آپ کی کتاب لی تھی۔

یہاں اخذ کتابک کا محل اعراب منصوبہ محلاً . ہے کیونکہ یہ رجل کی صفت ہے اور رجل یہاں منصوب ہے ۔

مررت برجل حَفِظَ القرآن کی ترکیب۔ مررتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، با جارہ رجلٍ مجرور لفظا موصوف، حَفِظَ فعل با فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے رجل کو، القرآنَ منصوب لفظًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر یہ صفت ہوا موصوف رجل کے لئے، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے مررتُ سے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں گزرا ایسے آدمی کے پاس سے جس نے قرآن حفظ کیا ہے۔ یہاں "حفظ القرآن" یہ" پورا جملہ مجرور محلاً ہے۔

انتما فارَّانِ فی المیدانِ امسِ کی ترکیب۔ (فرَّ یفِرُّ بھاگنا، امسِ مبنی علی الکسرۃ ہے بمعنی گذشتہ کل)

انتما مرفوع محلًا مبتدا، فارَّانِ مرفوع لفظا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر انتما ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، فِي جارہ المیدانِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فارَّانِ سے، امسِ منصوب محلاً (مبنی

علی الکسرة) مفعول فیه، فارّان صیغه اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول فیه اور متعلق سے ملکر به خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه: تم دونوں بھاگنے والے تھے میدان میں کل۔

درس 22۔ (ضابطوں کی تکرار)۔ صفت کے صیغوں کا ایک مشابہت فعل کے ساتھ ہیں اور دوسرا مشابہت اسم جامد کے ساتھ ہیں۔ جس طرح رجل میں کوئی تبدیلی نہیں آتی اسی طرح صفت کا صیغه جیسے قائم اس میں بھی کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ جیسے انا رجل، انت رجل، ھو رجل اسی طرح انا قائم، انتَ قائم ھو قائمٌ ۔ لیکن فعل کے صیغوں میں تبدیلی آتی ہیں جیسے انا ضربتُ، انت ضربت، ھو ضرب ۔

درس 23۔ جار مجرور کو (مُتَعَلِّق) اور جس سے جُڑتے ہیں، فعل وغیرہ سے اسے مُتَعَلَّق کہتے ہیں۔ جار مجرور کو ظرف مجازی بھی کہتے ہیں۔ اسکی وجوہات یه ہیں۔ نمبر ایک ظرف حقیقی کے لئے عامل ضروری ہے اسی طرح جار مجرور کے لئے بھی عامل(متعلَّق) ضروری ہے ۔ جار مجرور کی مناسبت ظرف حقیقی سے یه ہے ہر ظرف جار مجرور کی تقدیر میں ہوتا ہے۔ جیسے ضربت زید الیوم - الیوم ظرف ہے اور فی الیوم کی تقدیر میں ہے ۔ اور اسکو اسطرح بھی کہه سکتے ہیں ضربتُ زیدًا في الیوم - ظرف مستقر صرف چار جگہوں پر آ سکتا ہیں۔ خبر ، صله ، صفت اور حال۔

زید قائم فی الدار کی ترکیب۔زیدٌ مرفوع لفظا مبتدا، قائم مرفوع لفظا صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو زیدٌ کو راجع ہے۔ فی جاره الدار مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے قائمٌ سے۔ قائمٌ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر ہوئی مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

نوٹ۔ اسم موصول کے بعد اگر صرف جار مجرور آجائیں تو اس صورت میں صرف اور صرف فعل مخذوف نکالیں۔ صفت کا صیغه مخذوف مت نکالیں کیونکه صله جمله ہوتا ہے ۔ اور جمله فعل کی صورت میں ہوتا ہے اور صفت کا صیغه تو مفرد ہوتا ہے۔

جاءَ الذي ضربك فی السوق کی ترکیب۔ جاءَ فعل الّذی مرفوع محلاً اسم موصول ضربک فعل با فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، جو لوٹ رہی ہے اسم موصول "الذی" کو ، کاف منصوب محلاً مفعول به، فی جاره السوق مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل ضرب سے، ضرب فعل اپنے فاعل مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر یه صله ہوئی موصول کے لئے، موصول اپنے صله سے ملکر فاعل ہوا جاءَ فعل کے لئے، جاءَ فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ آیا وہ شخص که پٹھائی کی اس نے آپ کی بازار میں۔

زید ضارب ابوه عمروا في الدار اليوم بالعصى کی ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظا مبتدا، ضاربٌ مرفوع لفظا صیغه اسم فاعل، ابو مرفوع لفظا مضاف، ھا مجرور محلاً مضاف الیه جو که لوٹ رہی زیدٌ کو۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه فاعل ہوا ضارب کے لئے، عمرًوا منصوب لفظا مفعول به ضارب کے لئے، فی جاره الدارِ مجرور لفظا، جار مجرور متعلق ہوئے ضارب اسم فاعل سے ، الیوم منصوب لفظا مفعول فیه ہوا ضارب کے لئے ، با جاره العصی مجرور تقدیرًا ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ضارب سے۔ ضارب صیغه اسم فاعل اپنے فاعل، مفعول به، مفعول فیه اور متعلقین سے ملکر شبه جمله ہو کر ہوئی مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر اپنے سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ زید که مارنے والا ہے اسکا باپ عمرو کی گھر میں آج کے دن لاٹھی سے۔

نوٹ۔ ضارب لفظوں کے اعتبار سے زید کی صفت ہے لیکن معنی کے لحاظ سے زید کے والد کے لئے ہیں۔ اسکو صفت بحال متعلقه کہتے ہیں۔

صفت بحاله اور صفت بحال متعلقه

زید رجل عالم کی ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، رجلٌ مرفوع لفظا موصوف، عالم مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل، اسکے کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے رجل کو ، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت ہوا ، موصوف صفت ملکر خبر مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

زید رجل عالم ابوه کی ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، رجلٌ مرفوع لفظًا موصوف، عالمٌ مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل، ابو مرفوع لفظًا مضاف ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه جو لوٹ رہی ہے رجل کو، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر فاعل ہوا عالم کے لئے۔ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت ہوا، موصوف صفت ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه: زید ایسا آدمی ہے که عالم ہے اسکا باپ۔

زیدٌ رجلٌ عالمٌ میں یه عالمٌ، رجلٌ کی صفت ہے، اور اس رجل سے مراد زید ہے۔ تو یه عالمٌ صفت بحاله ہے۔ اور زید رجل عالم ابوه میں یه عالمٌ، رجلٌ کی صفت ہے اور رجل سے مراد زید ہے۔ لیکن یه عالم زید کی صفت نہیں بلکه اسکی متعلّق ابوه کی ہے۔ تو یه صفت بحال متعلقه ہے۔

پس صفت بحاله وہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف میں پایا جائے۔ اور صفت بحال متعلقه وہ ہے جو ایسے معنی پر دلالت کر جو موصوف کے متعلق میں پایا جائے۔

صفت بحاله میں مبتدا اور خبر میں مطابقت ضروری ہے ۔ جیسے زید رجل عالم جبکه صفت بحال متعلقه میں مبتدا خبر میں مطابقت ضروری نہیں۔ جیسے زیدٌ قائمةٌ اُمُّهُ۔ یہاں اُمُّهُ فاعل ہے اور مؤنث فاعل کے لئے فعل یا صفت کا صیغه بھی مؤنث لانا ہوگا۔ جیسا که ضرب زید میں زید مذکر ہے تو فعل مذکر لایا۔ اور ضربت ھند میں ھند مؤنث ہے تو فعل بھی مؤنث لایا۔

مبتدا خبر میں مطابقت کی شرطیں : مبتدا خبر میں مطابقت کے لئے چار شرطیں ہیں۔

1۔ خبر صفت کا صیغہ ہو ۔ لہذا الکلمۃُ لفظٌ کا اعتراض ختم ہوا۔ الکلمۃُ مؤنث ہے اور اس کی خبر لفظ مذکر ہے۔ پس مبتدا اور خبر میں مطابقت نہیں آیا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ لفظ مصدر کا صیغہ ہے صفت نہیں۔ اگر صفت ہوتا تو پھر مبتدا خبر نہیں بن سکتا۔

2۔ اس صفت میں کوئی ضمیر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹے ۔ لہذا زیدٌ قائمۃٌ اُمُّہُ کا اعتراض ختم ہوا ۔ یہاں زید مذکر ہے اور قائمۃ مؤنث کا صیغہ ہے ۔ لیکن دیکھے قائمۃ کے اندر کوئی ضمیر نہیں جو زید کو لوٹے ۔ کیونکہ قائمۃ کی فاعل آگے آ رہی ہے۔ اگر یہ فاعل نہ ہوتا تو پھر زید کی طرف مؤنث کی ضمیر لوٹانا صحیح نہیں ہوتا۔

3۔ وہ صفت مؤنث کے ساتھ خاص نہ ہو ۔ لہذا الامرأۃُ طالقٌ کا اعتراض ختم ہوا۔ یہاں پر الامرأۃ مؤنث ہے اور مبتدا ہے، جبکہ طالقٌ مؤنث ہے اور اسکی خبر ہے۔(طالقٌ مؤنث ہے لیکن اس کے آخر میں تائے تانیث نہیں) اور مبتدا اور خبر میں مطابقت نہیں آیا۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہاں تیسرا شرط پورا نہیں، پہلا شرط صفت کا صیغہ ہو وہ پورا ہے۔ دوسرا شرط بھی پورا ہے کیونکہ اسکے اندر ایک ضمیر ہونا چاہیے جو مبتدا کو لوٹے ۔ جبکہ تیسری شرط پوری نہیں کیونکہ طلاق والی صرف عورت ہوتی ہے مرد نہیں۔ تو یہاں یہ طالقٌ صفت کا صیغہ مؤنث کے ساتھ خاص ہے ۔ جیسا کہ زیدٌ قائمٌ اور زینبُ قائمۃٌ تو یہ قیام کی صفت مذکر اور مؤنث دونوں میں موجود ہیں، اس لئے مذکر کے لئے مذکر کا صیغہ اور مؤنث کے لئے مؤنث کا صیغہ لایا ۔ مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لئے تائے تانیث لایا۔ جبکہ طالق میں ایسا نہیں۔ طالق یہ صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہے۔ اگر یہ مؤنث کے ساتھ خاص نہ ہوتی تو پھر یہ مبتدا خبر نہیں بن سکتے تھے۔

الامرأۃُ طالقٌ کی ترکیب۔ الامرأۃ مبتدا، طالقٌ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو ۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح الامرأۃ حامل یعنی حاملہ عورت۔ یہ صفت بھی مؤنث کے ساتھ خاص ہے۔ اگرچہ لفظوں میں مطابقت نہیں۔ حامل عربی زبان میں بوجھ اٹھانے والے کو بھی کہتے ہیں۔ تو پھر عورت کے لئے حاملہ اور مرد کے لئے حامل استعمال ہوگا۔ یہ گول تا یہاں فرق کے لئے لایا جائے گا۔ اسی طرح الامرأۃ مرضع ۔ یعنی دودھ پلانے والی۔ تو یہ بھی صرف عورت کی صفت ہے یہاں بھی گول تا لانے کی ضرورت نہیں۔

4۔ خبر کوئی ایسا صفت کا صیغہ نہ ہو جو مُشْتَرَك ہو بین المذکر والمؤنث ۔اور وہ چار صیغے ہیں۔

الف۔ وہ فَعِیل جو بمعنی مفعول کے ہو ۔ جیسے جریحٌ بمعنی مجروح (زخمی) الامرأۃ جریحٌ اور الرجل جریحٌ۔ چونکہ یہ صفت مشترک ہے اس لئے گول تا لانے کی ضرورت نہیں۔ یہاں تین شرطیں پوری ہیں۔ یعنی صفت کا صیغہ ہے، اس میں ضمیر بھی ہے جو مبتدا کو لوٹتا ہے، اور یہ صفت مؤنث کے ساتھ خاص

نہیں۔ تو پہلے تینوں شرطیں موجود ہیں۔ جبکہ چوتھی شرط موجود نہیں یعنی وہ صفت مشترک نہ ہو بین المذکر والمؤنث۔

ب۔ وہ فَعُول جو بمعنی فاعل کے ہو۔ جیسے صَبُور بمعنی صابر- الرجل صَبُورٌ، اور الامرأة صَبُورٌ

ج - مبالغے کے صیغے ۔ مبالغے کے صیغے بھی مرد و عورت کے لئے یکساں رہتے ہیں۔ جیسے الرجل ضَرَّاب اور الامرأة ضَرَّاب ۔ بہت زیادہ پٹھائی کرنے والا، ضرب سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔

د۔ وہ اسم تفضیل جو مِن کے ساتھ استعمال ہو۔ لہذا الصلوة خیر من النوم کا اعتراض ختم ہوا ۔ الصلوة مبتدا ہے جس کے آخر میں گول تا ہے جبکہ خیر میں گول تا نہیں۔ تو اسکا جواب ہے کہ چوتھی شرط پوری نہیں۔ خیر صفت کا صیغہ ہے اور اسم تفضیل ہے۔ اصل میں تھا اَخیر جیسا اَضْرَبُ چونکہ یہ کثیر الاستعمال ہے اور کثرت استعمال خفت کا تقاضا کرتی ہے۔ تو اسکو خیر بنا دیا ۔ اسی طرح شر یہ بھی اسم تفضیل ہے ۔ اصل میں اَشرر تھا۔ را کا را میں ادغام کیا تو اشر بن گیا اور پھر شر بن گیا۔

اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں۔ ایک الف لام کے ساتھ ، ایک اضافت کے ساتھ اور ایک مِن کے ساتھ ۔ اور یہ مِن اصل طریقہ ہے۔ او مِن کے ساتھ جب اسم تفضیل آئے تو پھر یاد رکھو وہ مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں استعمال ہوگا۔ بلکہ مفرد، تثنیه اور جمع سب کے لئے یکساں رہتا ہے۔ لیکن مذکر کے لئے مذکر ضمیر مؤنث کے لئے مؤنث اور مفرد کے لئے مفرد ، تثنیه کے لئے تثنیه اور جمع کے لئے جمع ضمیر نکالنا ہوگا ۔

مثلاً زیدٌ خیر من هذا الرجل کی ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا ، خیرٌ مرفوع لفظًا اسم تفضیل اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کو، من جارہ هذا مجرور محلاً موصوف، الرجل مجرور لفظا صفت، موصوف صفت ملکر مجرور من کے لئے ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خیر اسم تفضیل کے ساتھ ، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا زینبُ خیرٌ من هذا الرجل میں زینبُ مؤنث ہے لیکن خیر اسم تفضیل مِن کے ساتھ آیا اس لئے مذکر اور مؤنث کے لئے یکساں رہا۔

اسم تفعیل بھی فاعل چاہتا ہے ۔ لیکن مذکر کے لئے مذکر ضمیر مؤنث کے لئے مؤنث اور مفرد کے لئے مفرد ، تثنیه کے لئے تثنیه اور جمع کے لئے جمع ضمیر نکالنا ہوگا۔

الصلوة خیر من النوم میں خیر اسم تفضیل مِن کے ساتھ آیا ہے اور یہ جائز ہے ۔ یہاں خیر میں هی ضمیر نکالینگے، کیونکہ الصلوٰة مؤنث کا صیغہ ہے۔

درس 24۔

حروف مشبہ بالفعل کی ترکیب۔ اور یہ چھ حروف ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکنَّ اور لعلَّ۔ یہ اپنے اسم کو نصب دیتے ہیں اور خبرکو رفع دیتے ہیں۔ مثلاً زیدٌ قائمٌ پر جب اِنَّ کو داخل کرنے کے بعد اِنَّ زیدًا قائمٌ بن جائینگا ۔ زیدٌ جو مبتدا تھا وہ اِنَّ کا اسم بن جائے گا اور قائمٌ جو کہ خبر تھی وہ اِنَّ کا خبر بن جائے گا۔ اِنَّ کے اسم کے لئے اصل یہ ہے کہ وہ مبتدا ہو۔

جار مجرور اور ظرف مبتدا نہیں بنتے بلکہ خبر بنتے ہیں کلام میں۔ اگر اِنَّ وغیرہ کے بعد جار مجرور آئے تو یہ ان کے لئے خبر مُقَدَّمْ بنے گا۔ جیسے اِنَّ فی الدارِ رَجُلًا۔ یہ فی الدارِ خبر مقدم ہے اِنَّ کا۔

اگر اِنَّ کا اسم معرفہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا جائز ہے، اور اگر اِنَّ کا اسم نکرہ ہو تو خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔ جیسے اِنَّ فی الدارِ رجلًا صحیح ہے اور اِنَّ رجلًا فی الدارِ جائز نہیں۔

حروف مشبہ بالفعل جملہ اسمیہ پر داخل ہو سکتے ہیں اور جملہ فعلیہ پر داخل نہیں ہو سکتے۔

اِنَّ اور اَنَّ میں فرق۔ اِنَّ کے داخل ہونے کے بعد وہ جملہ، جملہ ہی رہتا ہے۔ اور اَنَّ کے داخل ہونے کے بعد وہ جملہ پھر مفرد بن جاتا ہے۔ یعنی اس پر سکوت صحیح نہیں۔ مثلاً زیدٌ قائمٌ کا ترجمہ زید کھڑا ہے۔ اور اِنَّ زیدًا قائمٌ کا ترجمہ بے شک زید کھڑا ہے۔ اور اَنَّ زیدًا قائمٌ کا ترجمہ "زید کا قیام"۔

تو اَنَّ زیدًا قائمٌ یہ مفرد ہے۔ اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ مفرد ہے ایسا کریں کہ ان کی خبر کا مصدر نکالیں اور اس کی اضافت ان کی اسم کی طرف کریں ۔ تو یہ قِیام زیدٍ یعنی زید کا قیام بنا۔ اور یہ پورا جملہ نہیں تو یہ مفرد کے حکم میں ہوا ۔ لہذا خبریا جملہ کے جو مقامات ہیں وہاں اِنَّ پڑھیں گے اور جو مفرد کے مقامات ہیں وہاں اَنَّ پڑھیں گے ۔ مثلاً ابتدائے کلام میں آیا تو وہاں اِنَّ پڑھے گے۔ اسی طرح قال کے بعد اِنَّ پڑھیں گے کیونکہ قال کا جو مقولہ ہوتا ہے وہ جملہ ہوتا ہے ۔ لیکن اگر فاعل کے مقام میں آئیں گے تو وہاں اَنَّ پڑھیں گے۔ کیونکہ فاعل مفرد ہوتا ہے۔ مفعول ، مضاف، مضاف الیہ کے مقام میں آئیں تو پھر بھی اَنَّ پڑھیں گے۔

إنَّ زیدا قائم کی ترکیب۔ إنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل زیداً منصوب لفظًا إنَّ کا اسم، قائم مرفوع لفظ صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع لفظ اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کو ، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر اِنَّ کی خبر ، إنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بے شک زید کھڑا ہے ۔

اِنَّ في الدار عیسی کی ترکیب۔ اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل فی جارہ الدار مجرور لفظ جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثبت فعل سے۔ ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً جو لوٹ رہی عیسیٰ کو ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر یہ خبر مقدم ہوا ان کے لئے۔ عیسیٰ منصوب تقدیرًا اِنَّ کا اسم۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ بے شک عیسیٰ گھر میں ہے۔

إنَّ البیع ینعقد بالایجاب والقبول کی ترکیب۔ إنَّ حرف از حروف مشبه بالفعل، البیعَ منصوب لفظا إنَّ کا خبر، ینعقد فعل هو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے اِنَّ کے خبر کو، با جارہ الایجاب مجرور لفظا معطوف علیه واو حرف عطف القبولِ مجرور لفظا معطوف، معطوف علیه اپنے معطوف سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ینعقد فعل سے ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه خبر ہوا اِنَّ کے لئے جو مرفوع محلا ہے ۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا ۔ بے شک بیع منعقد ہوتا ہے ایجاب اور قبول سے۔

نوٹ: اسم کا عطف اسم پر ہوتا ہے ، فعل کا عطف فعل پر ہوتا ہے اور ظرف کا عطف ظرف پر ہوتا ہے۔ ظرف چاہے حقیقی ہو یا مجازا۔ حرف کا عطف حرف پر نہیں ہوتا۔ جو حرف عطف سے پہلے آتا ہے اسے معطوف علیه کہتے ہیں اور جو بعد میں آتا ہے اسے معطوف کہتے ہیں۔

ثبت إنَّكَ قائم کی ترکیب۔ ثبتَ فعل إنَّ حرف از حروف مشبه بالفعل کاف ضمیر منصوب محلاً إنَّ کا اسم، قائمٌ مرفوع لفظا صیغه اسم فاعل، اسکے اندر انت ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل اور یہی عائد ہے۔ یه عائد کی دوسری قسم ہے۔ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر یه اِنَّ کا خبر ہوا۔ اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوکر یه فاعل ہوا ثبت فعل کے لئے۔

نوٹ۔ فاعل جمله نہیں ہوتا بلکه مفرد ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا که اِنَّ صحیح نہیں بلکه اَنَّ صحیح ہے کیونکه أَنَّكَ قائم یه فاعل بنے گا۔ تو صحیح جمله یه ہوگا - ثبتَ اَنَّک قائمٌ۔ قائم کا مصدر قیام ہے تو جمله ثبت قیامک بن جائے گا۔ ترجمه۔ ثابت ہے آپکا قیام۔ ترکیب اوپر کی طرح ہے۔

ثبت قیامک کی ترکیب۔ ثبت فعل قیام مرفوع لفظا مضاف، کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر فاعل ہوا ثبت فعل کے لئے ، فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔ (حروف مصدر تین ہیں ،اَنَّ، اَنْ، ما یه اَنَّ اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔)

اَنَّ ما قبل هذ الفصل بحث جیّد کی ترکیب۔ (ابتدائے کلام میں اَنَّ نہیں پڑھتے بلکه اِنَّ پڑھتے ہیں۔ کتابت کی غلطی ہے، قبل اور بعد یه ظرف یعنی مفعول فیه ہوتے ہیں۔ اور مفعول فیه منصوبات میں سے ہیں۔)

اِنَّ حرف از حروف مشبه بالفعل، ما منصوب محلاً اسم موصول، قبلَ منصوب لفظا مضاف، هذا مجرور محلاً موصوف، الفصلِ مجرور لفظ صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیه ہوا قبل کے لئے، قبلَ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مفعول فیه ہوا، (جس طرح جار مجرور کے لئے مُتَعَلَّق نکالتے ہیں اسی طرح ظرف کے لئے بھی متعلق نکالیں گے تو یہاں ثبت نکالنا پڑے گا۔ صله چونکه جمله ہوتا ہے تو یہاں صرف فعل نکالیں گے۔) قبلَ ظرف ہوا ثبت فعل کے لئے۔ ثبتَ فعل اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلاً جو لوٹ رہی ہے اسم موصول کو ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه صله ہوا موصول کے لئے۔ ما موصوله اپنے صله سے ملکر یه إنَّ کا اسم ہوا۔

بحثٌ مرفوع لفظا موصوف، جَیّدٌ مرفوع لفظا صیغہ صفت مشبہ اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع لفظا اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے بحثٌ موصوف کو، صیغہ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت ہوا موصوف کے لئے ، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ خبر ہوا اِنَّ کے لئے ، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ - یقیناً وہ جو کہ ثابت ہے اس فصل سے پہلے وہ بحث اچھی ہے۔

درس 25۔

إنَّ في الدارِ رجلان کی ترکیب۔ إنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل في جارہ الدار مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثبتا فعل سے،(اِنَّ کے خبر کو اِنَّ کے اسم سے جوڑتے ہیں۔ یہاں اِنَّ کا اسم رجلان تثنیہ ہے۔ اس لئے فی الدار کے لئے ثبتا فعل مخذوف نکالا) ثبتا میں الف تثنیہ کی ضمیر جو راجع ہے رجلین کی طرف، رجلین منصوب لفظ اِنَّ کا اسم مؤخر - اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

یقیناً گھر میں دو آدمی ہیں۔ (رجلان کتابت کی غلطی ہے۔ اِنَّ کا اسم چونکہ منصوب ہوتا ہے۔ اور رجلان کی حالت نصبی رجلینِ ہے۔)

ان غلامی و غلامک حاضران کی ترکیب۔ اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، غلام منصوب تقدیرًا مضاف یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف علیہ، واو حرف عطف، غلام منصوب لفظا مضاف، کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ان کا اسم، حاضرانِ مرفوع لفظا صیغہ اسم فاعل، اسکے اندر ھما ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے ان کے اسم کو ، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی اِنَّ کی، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ بے شک میرا غلام اور تمہارا دونوں حاضر ہیں۔

إنَّ ھذا و ذاک اخوان کی ترکیب۔ اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، ھذا منصوب محلاً معطوف علیہ، واو حرف عطف، ذاك منصوب محلاً معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر ان کا اسم، اخوانِ مرفوع لفظ اِنَّ کی خبر ، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ بے شک یہ اور وہ بھائی ہیں۔

انکم مجتھدون کی ترکیب۔ اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، کُمْ ضمیر منصوب محلاً إنَّ کا اسم، مجتھدون مرفوع لفظا صیغہ اسم فاعل، اسکے اندر انتم ضمیر مرفوع محلاً جو اسکا عائد ہے یہ عائد کی دوسری قسم ہے، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر اِنَّ کی خبر ، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

إنَّ الذی رأیتَهُ رجل یبیعُ الاصواب کی ترکیب۔ اِنَّ حرف از حروف مشبه بالفعل، الذی منصوب محلاً اسم موصول، رأیتَ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، ھا ضمیر منصوب محلاً مفعول به جو لوٹ رہی ہے اسم موصول کو ، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صله ہوا موصول کے لئے، موصول اپنے صلے سے ملکر ان کا اسم ہوا،

رجلٌ مرفوع لفظا موصوف،(رجلٌ چونکه نکره ہے اور اس کے بعد جمله آیا۔ اس لئے موصوف صفت کی ترکیب کی) یبیعُ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے موصوف کو، الاصوابَ منصوب لفظا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر صفت ہوئی رجل موصوف کے لئے، موصوف صفت ملکر اِنَّ کی خبر،اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ بے شک وہ جو که دیکھا تھا تم نے اسے ایسا آدمی تھا جو کپڑے بیچتا ہے۔

زید افضل من عمرو کی ترکیب۔ زیدٌ مرفوع لفظ مبتدا، افضلُ مرفوع لفظا صیغه اسم تفضیل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے مبتدا کو، مِن جاره عمرٍو مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے صیغه اسم تفضیل افضلُ کے ساتھ، افضل صیغه اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر یه خبر ہوئی مبتدا کے لئے، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا ۔

ترجمه۔ زید افضل ہے عمرو سے۔ (اَفْضَلُ اسم تفضیل غیر منصرف ہے۔ اس لئے اس پر تنوین نہیں آیا)

درس 26۔

سلَّمتُ علی زید و عمرو و بکر کی ترکیب۔ سلمتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، علیٰ جاره، زیدٍ مجرور لفظًا، واو حرف عطف عمرٍو مجرور لفظا معطوف اول، واو حرف عطف بکرٍ مجرور لفظ معطوف ثانی، معطوف علیه اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے سلَّمتُ فعل سے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ میں نے سلام کیا زید اور عمرو اور بکر کو ۔

نوٹ: بکر کا عطف زید پر بھی ٹھیک ہے، جو سب سے پہلا ہے ۔ اور جو سب سے آخر میں ہو اُس پر بھی عطف ٹھیک ہوتا ہے، باقی درمیان والے پر عطف ٹھیک نہیں ہوتا۔

ذھب زید و الذی معه الی البستان کی ترکیب۔ ذھب فعل، زیدٌ مرفوع لفظا معطوف علیه، واو حرف عطف، الذي مرفوع محلاً اسم موصول، معَه میں معَ منصوب محلاً مضاف، ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه جو لوٹ رہی زید کو، (مع ظرف بنتا ہے جو مفعول فیه ہونے کی وجه سے منصوب محلاً ہوتا ہے ۔ نیز یه معه مفعول فیه یعنی ظرف ہونے کی وجه سے اس کے لئے متعلّق بھی چاہیے ہوتا ہے۔ اور چونکه یه صله کے مقام میں ہے اور صله جمله ہوتا ہے تو فعل ثبتَ مخذوف نکالیں گے۔) ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے الذی اسم موصول کو، ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیه سے ملکر جمله

فعلیه خبریه ہوکر یه صله ہوا الذی اسم موصول کے لئے ، موصول اپنے صلے سے ملکر یه معطوف ہوا معطوف علیه کے لئے، معطوف علیه اپنے معطوف سے ملکر فاعل ہوا ذهب فعل کے لئے، الی جاره البُستانِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ذهب فعل سے ، ذهب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ گیا زید اور وه شخص جو اسکے ساتھ تھا باغ کی طرف۔

قمتُ فمشیتُ ثمَّ مررتُ بك و بزید کی ترکیب۔ قمتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر یه معطوف علیه ہوا، فا عاطفه، مَشَیْتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر معطوف۔

ثمَّ حرف عطف مررتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، با جاره کاف ضمیر مجرور محلا ، جار مجرور ملکر معطوف علیه . واو حرف عطف، با جاره زید مجرور ، جار مجرور ملکر یه معطوف ہوا۔ معطوف علیه اپنے معطوف سے ملکر یه متعلق ہوا مررتُ فعل کے ساتھ۔ مررتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه معطوفه ہوا۔

ترجمه۔ میں کھڑا ہوا، پھر میں چلا، پھر میں آپ پر اور زید پر گزرا۔

عمرو والذین معه ذهبوا الی السوق کی ترکیب۔ عمرٌو مرفوع لفظا معطوف علیه، واو حرف عطف، الذین مرفوع لفظا اسم موصول، معَ منصوب محلاً مضاف، ها ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه جو راجع ہے عمرو کو، مضاف اپنے مضاف الیه ملکر یه مفعول فیه ہوا ثبتوا فعل کے لئے، ثبتوا فعل اسکے اندر هم ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے الذین اسم موصول کو، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر یه صله ہوا موصول کے لئے، موصول اپنے صله سے ملکر یه معطوف ہوا معطوف علیه کے لئے، معطوف علیه اپنے معطوف سے ملکر یه مبتدا ہوا۔

ذهبوا فعل با فاعل اسکے اندر واو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، جو راجع ہے مبتدا کو ، الی جاره السوق مجرور لفظا ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ذهبوا سے ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه خبر ہوئی مبتدا کے لئے۔

مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ عمرو اور وه لوگ جو اس کے ساتھ ہیں وه گئے ہیں بازار کی طرف۔

اخی الذي لقیته قبل أسبوع عالم کی ترکیب۔ اخی مرفوع تقدیرا مضاف یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه، مضاف مضاف الیه ملکر یه موصوف، الذی مرفوع محلاً اسم موصول لقیتَ فعل بفاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل ها ضمیر منصوب محلاً مفعول به جو لوٹ رہی ہے الذی کو، قبلَ منصوب لفظا مضاف (قبل، بعد ظرف بنتے ہیں اور یه متعلق بھی چاہتے ہیں) اُسبوعٍ مجرور لفظ مضاف الیه، مضاف اپنے

مضاف الیه سے ملکر یه ظرف ہوا لقیت فعل کے لئے ، لقیتَ فعل اپنے فاعل اور مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه صله ہوا موصول کے لئے، موصول اپنے صلے سے ملکر یه صفت ہوا موصوف کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یه مبتدا ہوا۔

عالمٌ مرفوع لفظا صیغه اسم فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے، ملکر شبه جمله ہو کر یه خبر ہوا مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

تلفظ: أخِلَّذِی - - -

ترجمه - میرا وہ بھائی جس سے آپ ملے تھے ایک ہفته قبل، وہ عالم ہے۔

قبل اور بعد کی تین صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یه ہے که قبل اور بعد یه مضاف الیه چاہتا ہے۔ تو اس صورت میں قبلَ اور بعدَ پڑھیں گے۔ دوسرا صورت یه ہے که اگر ہم مضاف الیه کو خذف کریں لیکن نیت میں پھر بھی ہو تو پھر قبل اور بعد کو مبنی علی الضمة بنا دیتے ہیں۔ اور اس صورت میں قبلُ اور بعدُ پڑھیں گے۔ تیسری صورت یه ہیں که مضاف الیه کو بھی خذف بھی کیا اور ذہن میں بھی نہیں تو اس صورت میں پھر قبل اور بعد معرب ہوگا۔ اور پھر اسکو قبلًا اور بعدًا پڑھیں گے۔

درس 27۔

الف لام کی قسمیں۔ الف لام دو قسم پر ہیں۔

الف لام اسمی اور الف لام حرفی۔

الف لام اسمی: الف لام اسمی وہ ہے جو اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوں۔ یه بمعنی الذی کے ہوتا ہے ۔ یعنی یه دراصل اسم موصول ہے جو بصورت الف لام آیا ہے۔ اس لئے اسے الف لام اسمی کہتے ہیں۔ جیسے الضارب یه بمعنی الذي یضربُ، اور المضروب بمعنی الذي یُضرب کے ہے۔

الف لام حرفی: الف لام حرفی کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آتا ہے۔ اس کے ذریعے یا تو اشارہ ہوگا جنس کی طرف قطع نظر افراد کے۔ اگر جنس کی طرف اشارہ ہو تو یه الف لام جنسی کہلاتا ہے۔ اور کبھی اشارہ ہوگا افراد کی طرف اور جب افراد کی طرف اشارہ ہو تو تمام افراد مراد ہونگے یا بعض افراد۔ اگر بعض افراد مراد ہیں تو وہ یا تو معین ہونگے یا غیر معین۔

اگر تمام افراد کی طرف اشارہ ہو تو یه الف لام استغراقی کہلاتا ہے۔ اگر بعض کی طرف اشارہ ہے اور وہ معین ہے تو یه الف لام عہد خارجی ہوا۔ اور اگر بعض کی طرف اشارہ ہے اور غیر معین ہے تو یه الف لام عہد ذہنی ہوا ۔ (الف لام جنسی، الف الام استغراقی، الف لام عہد خارجی، الف لام عہد ذہنی)

مثالیں۔

الف لام جنسی کی مثال۔ الرجل خيرٌ من المرأة - مرد عورت سے افضل ہے ۔ (یہاں جنس مرد افضل ہے جنس عورت سے ۔ افراد مراد نہیں۔ ورنہ بعض عورتیں مردوں سے افضل ہیں یہ لفظ اور معنی دونوں میں تعریف کا فائدہ دیتا ہے۔)

الف لام استغراقی کی مثال۔ انَّ الانسانَ لفي خسرٍ۔ یہاں پر جنس انسان مراد نہیں بلکہ افراد مراد ہیں اور تمام افراد مراد ہیں۔ یہ لفظ اور معنی دونوں میں تعریف کا فائدہ دیتا ہے۔

الف لام عہد خارجی کی مثال۔ فعصی فرعون الرسول نافرمانی کی فرعون نے اس رسول کی۔ معہود کا معنی ہے متعین۔ یہ لفظ اور معنی دونوں میں تعریف کا فائدہ دیتا ہے۔

الف لام عہد ذہنی کی مثال۔ اَخافُ اَنْ یَّأکُلَهُ الذئبُ۔ یہاں الذئب پر الف لام داخل ہے۔ نہ اس سے جنس بھیڑیا مراد ہے ، نہ تمام بھیڑیے مراد ہیں، نہ کوئي متعین بھیڑیا مراد ہے بلکہ ایک غیر متعین بھیڑیا جو حضرت یعقوبؑ کے ذہن میں آیا تھا وہ مراد ہے ۔ یہ صرف لفظ میں تعریف کا فائدہ دیتا ہے ۔ جبکہ معنی میں تعریف کا فائدہ نہیں دیتا۔ ذئب جو لفظ کے لحاظ سے نکرہ ہے اس کا معنی الذئب جو لفظ کے لحاظ سے معرفہ ہے معنی میں برابر ہے۔

ان چار قسموں کی الف لام جب کسی کلمہ پر داخل ہونگے تو اسے لفظوں کے اعتبار سے معرفہ بنا دیتا ہے ۔ اور یہ پہلی تین قسمیں الف لام حرف کی جب کسی کلمہ پر داخل ہوتے ہیں تو اسے معنی کے اعتبار سے بھی معرفة بنا دیتے ہیں۔

قرأتُ مقدّمة الکتاب و ما بعدھا کی ترکیب۔ قرأتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، مقدمةَ منصوب لفظا مضاف، الکتابِ مجرور لفظا مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف علیه سے ملکر یه معطوف علیه هوا۔

واو حرف عطف، ما منصوب محلاً اسم موصول، بعدَ منصوب لفظا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه، جو لوٹتی ہے مقدّمة کو۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مفعول فیه ہوئے ثبت فعل کے، ثبت فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے اسم موصول "ما" کو۔

ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر یه صله ہوا موصول کے لئے، موصول اپنے صلے سے ملکر یه معطوف ہوا معطوف علیه کے لئے ، معطوف علیه اپنے معطوف سے ملکر یه مفعول به ہوا قرأتُ فعل کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

ترجمه۔ میں نے پڑھا کتاب کا مقدمة اور وہ جو اس مقدمة کے بعد ہے۔

نظرتُ فی الفصل الاوّل و فی ما قبلہ کی ترکیب۔ نظرتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، فی جارہ الفصلِ مجرور لفظا موصوف، الاوَّلِ مجرور لفظًا صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ معطوف علیہ ہوا۔

واو حرف عطف،

فی جارہ، ما مجرور محلاً اسم موصول، قبلَ منصوب لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، جو راجع ہے الفصل کو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مفعول فیہ ہوا ثبت فعل کے لئے ۔ ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے اسم موصول کو ۔

ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا ما موصولہ کے لئے۔ موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور ہوا فی جارہ کے لئے۔ جار مجرور ملکر یہ معطوف ہوا معطوف علیہ کے لئے ، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور ہوا فی جارہ کے لئے ، جار مجرور ملکر یہ متعلق ہوا نظرتُ فعل کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ میں نے دیکھا پہلی فصل میں اور وہ جو اس سے پہلے ہے۔

اکرمت الرجل من قریش کی ترکیب۔ اکرمتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، الرجلَ منصوب لفظ ذوالحال،(الرجلَ معرفہ ہے، اور اس کے بعد جار مجرور آیا۔ تو ترکیب میں یہ ذوالحال اور حال بن جاتے ہیں عمومًا) من جارہ قریشٍ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبت فعل سے ۔ ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً جو لوٹ رہی ہے الرجل کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ حال ہوا بتقدیر قد ذوالحال کے لئے ۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر یہ مفعول بہ ہوا اکرمتُ فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ میں نے اکرام کیا اس آدمی کا اس حال میں کہ وہ قریش قبیلہ سے تھا۔

(ماضی کو جب حال بنانا چاہے تو وہاں قد یا لفظوں میں ہونا ضروری ہے یا تقدیرا ہونا ضروری ہے ۔ یہ قد زمانہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے۔ جیسے ضرب زید عمرو - یہ ضرب ماضی مطلق ہے یہ ہمیں نہیں بتاتا کہ یہ کام ماضی قریب میں ہوا یا ماضی بعید میں۔ اگر ضرب پر قد داخل کرے تو یہ حال کے قریب ہوگا۔ اور قریب الی الشئ فی حکم الشئ ہوتا ہے ۔ نیز جب معرفۃ کے بعد جار مجرور آئے تو عموما حال بنتا ہے اور یہ معرفۃ ذوالحال بنتا ہے ۔ ثبت سے یہ جملہ بنا اگر مفرد بنانا ہو تو ثابتًا نکالنا ہوگا۔ منصوب اس لئے کیونکہ حال منصوبات میں سے ہے۔)

درس 28۔

قال کی ترکیب یہ فعل متعدی ہے۔ جو فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کا بھی تقاضا کرتے ہیں۔ عموماً قال کا مقولہ جملہ ہوتا ہے، اور یہ جملہ مفعول ہوتا ہے۔ نیز یہ جملہ، جملہ اسمیہ، فعلیہ، انشائیہ اور خبریہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور اسکا صلہ عموماً لام آتا ہے۔ مثلاً قلتُ لَكَ. یہ لام، قالَ کا صلہ ہے یعنی قال سے متعلق ہوگا۔ اور یہ اُس پر داخل ہوتا ہے جس سے بات کی جاتی ہے۔ جیسے میں نے زید سے کہا۔ قلتُ لِزیدٍ : میں نے زید سے کہا، اور اگر مثلا زید نے مجھ سے کہاں" قال زیدٌ"۔

قال زید انا رجل کریم کی ترکیب۔قال فعل، زیدٌ مرفوع لفظا فاعل، انا ضمیر مرفوع محلاً مبتدا، رجلٌ مرفوع لفظا موصوف، کریمٌ مرفوع لفظ صیغہ صفت مشبہ، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ راجع ہے رجل کو، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر خبر مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر مفعول بہ ہوا۔ جس کا اعراب منصوب محلاً ہے ۔ یہ مقولہ ہوا قال کے لئے ، قال فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ زیدنے کہا میں معزز آدمی ہوں۔

قلتُ لك اضرب زیدا کی ترکیب۔ قلتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، لام جارہ کاف ضمیر مجرور محلاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے قلتُ فعل سے۔ (قالَ کا صلہ لام آتا ہے) اِضْرِبْ فعل اَمر انت ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، زیدًا منصوب لفظ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ ہوا قال کے لئے (منصوب محلا)۔ فعل اپنے فاعل ، متعلق اور مقولے سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ میں نے کہا تم سے تو مار زید۔ تلفظ ۔ قُلْتُ لَکَضْرِبِ زیدًا

قال الاستاد لتلامذتہ ھذا ذکر مبارك انزلہ اللہ تعالیٰ کی ترکیب۔ قال فعل، الاستادُ مرفوع لفظا اسکا فاعل، لام جارہ، تلامذةِ مجرور لفظا، ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ جو لوٹ رہی ہے الاستاد کو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مجرور ہوا لام جارہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے قال سے، ھذا مرفوع محلاً مبتدا، ذِکْرٌ مرفوع لفظا موصوف، مبارَكٌ مرفوع لفظا صیغہ اسم مفعول، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا نائب فاعل جو راجع ہے موصوف ذکر کی طرف، صیغہ اسم مفعول اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت اول ہوا موصوف ذکر کے لئے، انزل فعل ھا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ جو لوٹ رہی ہے موصوف ذکر کو ، لفظ اللہ مرفوع لفظا ذو الحال (معرفة کے بعد فعل عموماً حال ہوتا ہے ۔ اور ماضی کے لئے قد ضروری ہے۔ لفظوں میں یا تقدیرا۔) تعالیٰ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلا اسکا فاعل جو راجع ہے ذوالحال کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ بتقدیر قد

یہ حال ہوا ذوالحال کے لئے ، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا انزلہ فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ صفت ثانی ہوا موصوف ذکر کے لئے، موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر خبر ہوا مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر یہ مقولہ منصوب محلاً ہوا قال کے لئے ، قال فعل اپنے فاعل، متعلق اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ استاد نے اپنے شاگردوں سے کہا یہ ایسا مبارک ذکر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

نوٹ: عربی میں دعا عموماً ماضی کے صیغے سے دی جاتی ہے ۔ جیسے وہ بزرگ جو وفات پا چکے ہیں اور ہم انہیں دعاؤں میں یاد کرتے ہیں تو رحِمَہُ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں ۔ یہ رَحِمَ ماضی کا صیغہ ہے۔

جاء زید العالم الذي في الدار کی ترکیب۔ جاء فعل، زیدٌ مرفوع لفظا موصوف، العالمُ مرفوع لفظا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جولوٹ رہی زید کو ، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت اول ہوا زید کی۔

الذی مرفوع محلاً اسم موصول، فی جارہ الدارِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبت فعل سے ، ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے موصول الذی کو ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ صلہ ہوا موصول کے لئے، موصول اپنے صلے سے ملکر یہ صفت ثانی ہوا موصوف زید کے لئے۔

موصوف اپنے دونوں صفتوں سے ملکر یہ فاعل ہوا جاء فعل کے لئے، جاء فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (فی الدار کو ثبت سے جوڑوں کیونکہ یہ صلہ بنتا ہے اور صلہ جملہ ہوتا ہے)

ترجمہ۔ آیا میرے پاس وہ عالم زید جو گھر میں تھا۔

قال رجل یضرب زیدا انا ابوہ کی ترکیب۔ قال فعل، رجلٌ مرفوع لفظا موصوف، یضرب فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے رجل کی طرف، زیدًا منصوب لفظ مفعول بہ (ضمیر صفت بھی نہیں بنتا اور موصوف بھی نہیں بنتا) فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ صفت ہوئی موصوف رجل کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ فاعل ہوا قال کے لئے،

انا ضمیر مرفوع محلاً مبتدا، ابو مرفوع لفظا مضاف ھا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ جو لوٹ رہی ہے زید کی طرف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ منصوب محلاً ہو کر مقولہ ہوا قال کے لئے،

قال اپنے فاعل اور مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ کہا ایسے آدمی نے جو پٹھائی کر رہا ہے زید کا، میں اسکا باپ ہوں۔

درس 29۔

ضرب زید رجلا اکل طعامَہ کی ترکیب۔ ضرب فعل، زیدٌ مرفوع لفظا فاعل، رجلًا منصوب لفظا موصوف، اَکَلَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے رجل کو، طعامَ منصوب لفظا مضاف ما ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ جو لوٹ رہی ہے زید کو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ صفت ہوئی موصوف کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ مفعول بہ ہوا ضرب فعل کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

ترجمہ۔ پٹھائی کی زید نے ایسے آدمی کا جس نے کھایا اس کا طعام۔

جمعتُ المال فی الکیس کی ترکیب۔ جمعتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، المالَ منصوب لفظ مفعول بہ، فِي جارہ الکیسِ مجرور لفظ، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے جمعتُ فعل سے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا-

ترجمہ - جمع کیا مال کو میں نے تھیلے میں۔

لیت زیدًا حاضرٌ۔ لیت حرف از حروف مشبہ بالفعل (یہ حروف اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے) زیدًا منصوب لفظا لیت کا اسم، حاضرٌ مرفوع لفظا صیغہ اسم فاعل، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے زید کو، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ لیت کی خبر ہوئی، لیت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ کاش زید حاضر ہوتا۔

اشھدُ أنَّ محمدا رسولُ اللہِ کی ترکیب۔ اَشْھَدُ فعل اسکے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، اَنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، محمدًا منصوب لفظ اَنَّ کا اسم، رسولُ مرفوع لفظا مضاف، لفظ اللہ مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اَنَّ کی خبر ، انَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر یہ مفعول بہ ہوا اشھد فعل کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔ (رسول چونکہ مضاف ہے اور مضاف پر الف لام نہیں آتا)

ترجمہ ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہے۔

اِنَّ اللہ علی کل شئ قدیر کی ترکیب۔ اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ منصوب لفظ اسکا اسم، علی جارہ کُلِّ مجرور لفظًا مضاف، شئٍ مجرور لفظا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مجرور ہوئے، علی جارہ کے لئے، جار اپنے مجرور سے ملکر یہ متعلق ہوئے قدیرٌ صفت مشبہ سے (قدیر علی کل شئ ہر چیز پر قادر ہے ۔ ترجمہ صحیح بنتا ہے) قدیرٌ مرفوع لفظ صفت مشبہ، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے لفظ اللہ کو ، صفت مشبہ اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ

جملہ ہو کر یہ ان کا خبر ہوا۔ انَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ۔ (ان کی خبر کو ان کی اسم سے جوڑتے ہیں)

ترجمہ۔ بے شک اللہ قادر ہے ہر چیز پر۔

سمع علی کلام الرجل الذي في الدار کی ترکیب۔ سمعَ فعل، علیٌّ مرفوع لفظ فاعل، کلامَ منصوب لفظ مضاف، الرجلِ مجرور لفظا موصوف، الذي مجرور محلاً اسم موصول، فی جاره الدارِ مجرور لفظا ، جار مجرور ملکر یہ متعلق ہوئے ثبت فعل سے ،ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو راجع ہے الذي اسم موصول کو ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر یہ صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلے سے ملکر یہ صفت ہوا الرجل کا، موصوف صفت ملکر یہ مضاف الیہ ہوا کلام مضاف کے لئے، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہوا سمع کے لئے ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکرجملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ سُنا علی نے اس آدمی کا کلام جو گھر میں تھا۔

اتٰنی ابو زید من البلد البعید کی ترکیب۔ اتیٰ فعل، نون وقایہ یا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، ابو مرفوع لفظا مضاف، زیدٍ مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ فاعل ہوا فعل کے لئے ، من جاره البلدِ مجرور لفظا موصوف، البعید مجرور لفظ صفت مشبہ اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو راجع ہے البلد کو، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت ہوا، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ مجرور ہو من جاره کے لئے، جار مجرور ملکر یہ متعلق ہوئے اتیٰ فعل سے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ آیا میرے پاس زید کا باپ اس شہر سے جو کہ دور ہے۔

قتل اسدا اخو الرجل الذی لقیته کی ترکیب۔ قتلَ فعل، اسدًا منصوب لفظ مفعول بہ، اَخُو مرفوع تقدیرا مضاف (اخو کا اعراب یہاں تقدیری اس لئے ہے کہ ہم اس کے واو پر تلفظ نہیں کرتے کیونکہ یہ التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گیا۔ تلفظ ۔ اَخُرَّجُلِ) الرجلِ مجرور لفظ موصوف، الذی مجرور محلاً اسم موصول، لقیتَ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، ھا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ جو لوٹ رہی ہے اسم موصول کو ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ صلہ ہوا موصول کے لئے، موصول اپنے صلہ سے ملکر یہ صفت ہوا الرجل کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ مضاف الیہ ہوا اخو مضاف کے لئے، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ فاعل ہوا قتل فعل کے لئے ، قتل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

ترجمہ۔ قتل کیا شیر کو اس شخص کے بھائی نے جس سے آ آپن نے ملاقات کی تھی۔

هذالذي كنتم فيه تختلفون کی ترکیب۔ هذا مرفوع محلاً مبتدا، الذی مرفوع محلاً اسم موصول، کنتم فعل از افعال ناقصہ (یہ افعال اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب) تُمْ ضمیر مرفوع محلاً اسکا اسم، فی جارہ ھا ضمیر مجرور محلاً جو لوٹ رہی ہے اسم موصول کو، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے تختلفون فعل کے ساتھ ، تختلفون فعل اسکے اندر واو ضمیر جمع مذکر مخاطب مرفوع محلاً اسکا فاعل، اور یہی عائد ہے۔ فعل اپنے فاعل اور اپنے متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ کان کی خبر ہوئی جو منصوب محلاً ہے ۔ کان فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ صلہ ھوا موصول کے لئے ، موصول اپنے صلہ سے ملکر یہ خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ۔ یہ ہے وہ جس کے اندر تم اختلاف کیا کرتے تھے ۔

درس 30۔

لقی موسیٰ عیسیٰ کی ترکیب۔ لَقِیَ فعل موسیٰ مرفوع تقدیرًا فاعل، عیسیٰ منصوب تقدیرًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ۔

ترجمہ۔ موسیٰ ؑ نے عیسیٰ ؑ سے ملاقات کی۔

جب فاعل اور مفعول دونوں کا اعراب تقدیری ہو تو پھر فاعل کو مقدم کرنا واجب ہے۔

جملہ ندائیہ کی ترکیب۔

یا زیدُ اِضرِبْ عمرًوا کی ترکیب۔ یا حرف ندا، قائم مقام اَدْعُوْ فعل کے (ادعو: میں طلب کرتا ہوں) اس کے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل (اور یہ جو آگے منادی ہوتا ہے یہ مفعول ہوتا ہے فعل کے لئے) زیدُ مبنی علی الضم منصوب محلاً مفعول بہ ہوا ادعو فعل کے لئے، اَدْعُوْ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔

اگر منادیٰ مفرد معرفۃ ہو تو مبنی علی الضم ہوتا ہے۔ زید مبنی علی الضم ہے اگر مبنی علی الضم نہ ہوتا تو اس پر تنوین نے آنا تھا۔ ندا جملہ انشائیہ ہے اور جواب ندا جملہ انشائیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ خبریہ بھی ہو سکتا ہے۔

اِضْرِبْ فعل امر انت ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، عمرواً منصوب لفظ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔ ندا جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

یا ابراهیم خالد حافظ القرآن بفضل اللہ کی ترکیب۔ یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل اس کے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، ابراھیمُ مبنی علی الضم منصوب محلاً مفعول بہ ہوا ادعو فعل کے لئے ، ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔

آگے جواب ندا ہے جو کہ پورا جملہ ہے۔

خالدٌ مرفوع لفظا مبتدا، حافظُ مرفوع لفظاً صیغه اسم فاعل اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو، اسم فاعل اپنے فاعل سے ہم ملکر شبه جمله ہو کر مضاف، القرآنِ مجرور لفظا مضاف الیه، با جاره فضلِ مجرور لفظا مضاف، لفظِ الله مجرور لفظا مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مجرور ہوا با جاره کے لئے ، جار مجرور ملکر یه متعلق ہوئے حافظ صیغه اسم فاعل سے، حافظ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل، متعلق اور مضاف الیه سے ملکر شبه جمله ہو کر یه خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوکر جواب ندا۔

ندا اپنے جواب ندا سے ملکر جمله ندائیه ہوا۔

ترجمه۔ اے ابراهیم خالد قرآن کا حافظ ہے الله کی فضل سے۔

يا عبدَ الله كل الطعام الذى اشتريتُه لك فى يوم الجمعة من السوق بمأة روبيةكى ترکیب۔ یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل اس کے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل (منادی اگر مضاف ہو تو اس کا اعراب منصوب لفظًا ہوگا۔ اور اس پر تنوین نہیں آئے گا، کیونکه یه مضاف ہے۔ اور مضاف پر تنوین نہیں آتا۔) عبدَ منصوب لفظًا مضاف،لفظِ الله مجرور لفظا مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مفعول به ہوا ادعو فعل کے لئے، ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه انشائیه ہو کر ندا۔

كُلْ فعل امر اسکے اندر انتَ ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، الطعامَ منصوب لفظً موصوف، الذي منصوب محلاً اسم موصول، اشتريتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل ها ضمیر منصوب محلاً مفعول به جو لوٹ رہی ہے الذی کو، لام جاره کاف ضمیر مجرور محلاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتريتُ فعل سے، فی جاره یومِ مجرور لفظا مضاف، الجمعةِ مجرور لفظا مضاف الیه مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مجرور ہوا فی جاره کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتريتُ فعل سے، من جاره السوقِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتريت سے، با جاره مأةِ مجرور لفظا مبهم مُمَيَّز مضاف، روبيةٍ مجرور لفظا تمیز مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مجرور ہوا با جاره کے لئے، جار اپنے مجرور سے ملکر متعلق ہوئے اشتريتُ فعل سے۔ اشتريتُ فعل اپنے فاعل مفعول به اور تمام متعلقات سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر یه صله هوا موصول کے لئے، موصول اپنے صله سے ملکر صفت ہوا موصوف کے لئے، موصوف صفت ملکر یه مفعول به ہوا کل فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه انشائیه ہوکر یه جواب ندا۔

ندا اپنے جواب ندا سے ملکر جمله ندائیه ہوا۔

ترجمه - اے عبدالله آپ کھائے وہ کھانا جسے میں نے خریدا بازار سے آپ کے لئے سو روپے میں جمعه کے دن۔

یا رشید قد جئتَ بالتاخیر الیومکی ترکیب۔ یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل اس کے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل رشیدُ مبنی علی الضم منصوب محلاً مفعول بہ ہوا ادعو فعل کے لئے، ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔

قد حرف تحقیق جئتَ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، با جارہ التاخیرِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر یہ متعلق ہوئے جئتَ فعل سے، الیومَ منصوب لفظا مفعول فیہ جو متعلق ہے جئتَ فعل سے، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب ندا۔

ندا اپنے جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔

ترجمہ۔ اے رشید تحقیق تو آج تاخیر سے آیا ہے۔

یا رشید اسمع کلامي کی ترکیب۔ یا حرف ندا قائم مقام ادعو فعل اس کے اندر انا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، رشیدُ مبنی علی الضم منصوب محلاً مفعول بہ ہوا ادعو فعل کے لئے، ادعو فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر ندا۔

اِسْمَعْ فعل امر انتَ ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، کلامِ منصوب تقدیرًا مضاف، یا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جواب ندا۔

ندا اپنے جواب ندا سے ملکر جملہ ندائیہ ہوا۔ (اِسمع فعل امر کا ہمزہ وصلی ہے۔ اور یہ تَسْمَعُ واحد مذکر مخاطب کے صیغے سے بنا ہے۔)

ترجمہ۔ اے رشید سن لے آپ میرے کلام کو۔

درس 31۔

جملہ شرطیہ کی ترکیب ۔

حروف میں "اِنْ" اور "لو" شرط کے لئے آتے ہیں۔ اسی طرح اسماء میں "اذ" اور "اذا" وغیرہ بھی شرط کے لئے آتے ہیں ۔ جملہ شرطیہ دو جملوں سے مرکب ہوتا ہے۔ پہلے جز کو شرط اور دوسرے جز کو جزا کہتے ہیں۔ یاد رکھو شرط ہمیشہ جملہ فعلیہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ شرط تعلیق کے لئے آتا ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعے ایک چیز کو دوسرے سے معلق کرتا ہے۔ تعلیق آتا ہے زمانے کے اندر اور زمانہ آتا ہے فعل کے اندر، اور جزا جملہ فعلیہ بھی ہو سکتا ہے اور جملہ اسمیہ بھی ہو سکتا ہے۔ یاد رکھیے شرط اور جزا میں یہ شرط قید ہے اور اصل جملہ جزا ہے۔ اگر جزا جملہ انشائیہ ہو تو پورا جملہ شرطیہ انشائیہ ہوگا، اگر جزا جملہ خبریہ ہو تو پورا جملہ شرطیہ خبریہ ہوگا۔ شرط اور جزا کے درمیان ربط کے لئے فا لاتی ہے ۔ جزا پر عموماً "فا" داخل کی جاتی ہے۔ بعض اوقات "فا" لائی جاتی ہے اور بعض اوقات "فا" نہیں لایا جاتا۔

"فا" لانے اور نہ لانے کا ضابطہ: چونکہ "فا" ربط کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر "فا" کے بغیر ربط ہو سکتا ہے تو پھر "فا" لانے کی ضرورت نہیں۔ اگر "فا" کے بغیر پہلے ربط نہیں آیا تو پھر ربط کے لئے "فا" لائیں گے ۔ ہمیں غور کرنا ہوگا کہ حرف شرط نے جزا کے معنی میں تبدیلی پیدا کی ہے یا نہیں۔ اگر تبدیلی پیدا کی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ربط آ چکا ہے تو پھر "فا" لانے کی ضرورت نہیں۔

مثلاً " ان ضربتنی ضربتُک" ترجمہ - اگر تو میری پٹھائی کرو گے میں بھی آپ کی پٹھائی کروگا۔ یہاں ان ضربتنی شرط ہے اور ضربتُک جزا ہے ۔ یہاں ضربتُ چونکہ ماضی کا صیغہ ہے لیکن اس کا ترجمہ میں مستقبل کا صیغہ استعمال ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ حرف شرط "ان" نے عمل کیا۔ تو "فا" لانے کی ضرورت نہیں۔

دوسری مثال۔ اب ماضی پر "قد" لاؤ۔ قد ماضی کی تحقیق کے لئے آتا ہے یعنی ماضی کو پکا کرنے کے لئے آتا ہے ۔ یعنی تاکید کے لئے آتا ہے۔ مثلاً ان ضربتني فقد ضربتُک ۔ اگر تم میری پٹھائی کروگے تو تحقیق میں تمہاری پٹھائی کرچکا ہوں۔ اس مثال میں جزا کا ترجمہ ماضی کے صیغے سے ہوا۔ قد نے ماضی کو پختہ کیا۔ "اِن" حرف شرط اس میں تبدیلی لانا چاہتا تھا لیکن نہیں لا سکا ۔ جب حرف شرط نے جزا میں تبدیلی پیدا نہیں کی تو اسکا مطلب یہ ہے کہ ربط پیدا نہیں ہوا۔ تو ربط کے لئے "فا" لایا۔

جملہ انشائیہ سے مثال ان جئتَنی فجزاک اللہ خیرا ۔ اگر آپ میرے پاس آئے تو اللہ آپکو اچھا بدلہ دے ۔ (یہ جزا ماضی کا صیغہ ہے ۔ اور عربی میں دعا ماضی کے صیغے سے دی جاتی ہے ۔ لیکن اس کا معنیٰ امر یعنی مستقبل کا کیا جاتا ہے ۔ جزاک اللہ خیرا ۔ کا معنی اللہ آپکو اچھا بدلے دے ۔ اور حرف شرط "اِن" نے اس میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی تو اس کا مطلب ہے کہ ربط نہیں تو ربط کے لئے "فا" لائی۔

اسی طرح "ان جئتنی فضرب زیدا"۔ ترجمہ - اگر آپ میرے پاس آئے تو زید کی پٹھائی کیجیے ۔ اضرب زیدا یہ جزا ہے۔ جزا کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تو ربط کے لئے فا لایا۔

جملہ اسمیہ سے مثال ان جئتنی فلک درھم - ترجمہ - اگر آپ میرے پاس آئے تو آپ کے لئے ایک درھم ہے ۔ لک درہم کا معنیٰ ہے آپ کے لئے ایک درھم ہے۔ جزا کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں۔ اس لئے "فا" ربط کے لئے لایا۔

نوٹ ۔ ماضی اگر بغیر قد کے ہو تو فا نہیں لائے گے ۔ اگر ماضی قد کے ساتھ ہو تو پھر فا کا لانا واجب ہے ۔ اگر جزا جملہ انشائیہ ہو یا جملہ اسمیہ ہو تو پھر بھی "فا" کا لانا واجب ہے۔

فعل مضارع سے مثال۔ ان تضربنی اضربُک: ترجمہ - اگر آپ میرے پٹھائی کروگے میں بھی آپکی پٹھائی کروگا۔ اضربُک جزا ہے جس کا معنی "میں آپکا پٹھائی کروگا" ۔ یہاں دو صورتیں ہیں۔ پہلا صورت مضارع کے اندر حال اور مستقبل دونوں موجود ہوتے ہیں۔ اور یہاں جزا کا ترجمہ مستقبل کے ساتھ کیا گیا اور

مستقبل تو مضارع میں پہلے سے موجود ہے پس ان حرف شرط نے معنی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ۔ تو معلوم ہوا کہ ربط نہیں آیا تو "فا" ربط کے لئے لائے گے۔ تو جملہ بنے گا اِنْ تضربْنِی فَاضربْکَ۔

دوسری صورت۔ اور ایک صورت یہ ہے کہ مضارع کے اندر حال اور استقبال دونوں کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور یہاں صرف استقبال کا معنی موجود ہیں۔ مطلب یہ کہ تبدیلی آئی ہے معنی میں۔ تو ربط آیا۔ "فا" لانے کی ضرورت نہیں۔ پس فعل مضارع میں "فا" کا لانا بھی جائز ہے ۔ اور "فا" کا نہ لانا بھی جائز ہے۔

ان ضربتني ضربتُك کی ترکیب۔ اِنْ حرف شرط، ضربتَ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، نون وقایہ یا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ضربتُك فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔

ان تضربْنِی اَضربُك کی ترکیب۔ اِنْ حرف شرط، تضربْ فعل امر، انت ضمیر مرفوع محلاً اس کے اندر اسکا فاعل، نون وقایہ کا یا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اَضرب فعل با فاعل انا ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل کاف ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا ۔ (یہاں فا کا لانا بھی جائز ہے) (شرط کے اندر خبر یا انشاء کی قید مت لگاؤ)

ان قتلت العقرب فانتَ شجاعٌ کی ترکیب۔ اِنْ حرف شرط، قتلتَ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، العَقْرَبَ منصوب لفظا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔

فا جزائیہ انت مرفوع محلاً مبتدا، شجاعٌ مرفوع لفظا صیغہ صفت مشبہ، اسکے اندر انت ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل، اور یہی عائد ہے۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا۔

شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔

ان جاءني زيد فاضربه بالعصیٰ کی ترکیب۔ اِنْ حرف شرط جاء فعل نون وقایہ، یا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، زیدٌ مرفوع لفظا اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔

فا جزائیہ اِضْرِبْ فعل امر انت ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، ھا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ جو راجع ہے زید کی طرف، با جارہ العصیٰ مجرور تقدیرا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اضرب فعل سے، اضرب فعل امر اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا۔

شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ انشائیہ ہوا۔

درس 32۔

کبھی کبھی مبتدا بھی متضمن ہوتا ہے معنیٰ شرط کو، تو اسکے خبر پر بھی "فا" داخل کرتے ہیں۔ اور یہ دو ہیں۔

ایک صورت یہ ہے کہ مبتدا ایسا اسم موصول ہو جس کا صلہ جملہ فعلیہ ہو یا ظرف مستقر ہو۔ مثلاً الذي ياتيني فله درهم- ياتيني جملہ فعلیہ ہے۔ اور مبتدا الذی اسم موصول ہے۔ تو اس کے خبر پر فا داخل کرنا جائز ہے ۔

الذي ياتيني فله درهم کی ترکیب۔ الذی مرفوع محلاً اسم موصول جو متضمن ہے معنی شرط کو، یاتینی فعل با فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو راجع ہے الذی کو، نون وقایہ کا یا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا اسم موصول کے لئے، موصول صلہ ملکر یہ مبتدا ہوا۔

فا جزائیہ لام جارہ ھا ضمیر مجرور محلاً متعلق ہوئے ثابتٌ سے، ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی دِرهَمٌ کو، (لَهُ خبر مقدم ہے اور درھم مبتدا مؤخر ہے ۔ اور خبر کو مبتدا سے جوڑا جاتا ہے) ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر مقدم ہوا، درھمٌ مرفوع لفظا مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنے خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر یہ خبر ہوئی مبتدا اول کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مبتدا ایسا نکرہ ہو جسکی صفت فعل ہو یا ظرف مستقر ہو اسکی خبر پر بھی فا کا داخل کرنا جائز ہے۔ مثلاً كل رجل ياتيني فله درهم۔ (یہاں رجل نکرۃ ہے اور اسکی صفت یاتینی فعل ہے تو اسکے خبر پر فا داخل کرنا جائز ہے۔)

اور اسی طرح من تشبه بقوم فهو منه۔ اس مثال میں مبتدا ایسا اسم موصول ہے جسکا صلہ فعل آ رہا ہے تو اس صورت میں اسکے خبر پر فا داخل کرنا جائز ہے۔ مَنْ موصول تشبہ بقوم اس کا صلہ موصول صلہ ملکر مبتدا، فھو منہ اس کی خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

من تشبه بقوم فهو منه کی دوسری ترکیب مَنْ شرطیہ مرفوع محلاً مبتدا، تشبہ فعل ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کے اندر اس کا فاعل جو مبتدا کی طرف راجع ہے، با جارہ قومِ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا تشبہ فعل سے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

فا جزائیہ ھو مرفوع محلاً مبتدا مِن جارہ ھا ضمیر مجرور محلاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبت فعل سے، ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو لوٹ رہی ہے مبتدا کو ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر یہ خبر ہوئی ھو مبتدا کے لئے، هُوَ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر یہ جزا ہوا شرط کے لئے، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہو کر یہ خبر ہوئی مَنْ مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

من تواضع للہ رفعہ اللہ کی ترکیب۔ مَنْ شرطیہ مرفوع محلاً مبتدا، تواضَعَ فعل، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، لام جارہ لفظ اللہ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے تَوَاضَعَ فعل سے، تَوَاضَعَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

رَفَعَ فعل ھا ضمیر منصوب محلاً مفعول بہ، لفظ اللہ مرفوع لفظ اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ جزاء، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہو کر یہ خبر ہوئی من مبتدا کے لئے، من مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و ان یریدوا خیانتك فقد خانوا اللہ من قبل کی ترکیب۔ ان حرف شرط یریدوا فعل واو ضمیر اسکے اندر مرفوع محلاً اسکا فاعل، خیانتَ منصوب لفظا مضاف، کاف ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہوا فعل یریدوا کے لئے، یُرِیدُوا فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

فا جزائیہ، قد حرف تحقیق، خانوا فعل با فاعل واو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، لفظ اللہ منصوب لفظ مفعول بہ، مِن جارہ قبلِ مجرور محلاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے خانوا فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔

من بنا مسجدًا للہِ بنا اللہ لہ بیت فی الجنۃ کی ترکیب۔ مَنْ حرف شرط مرفوع محلاً مبتدا، بَنا فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس فاعل، مسجدًا منصوب لفظا مفعول بہ، لام جارہ لفظ اللہ مجرور لفظا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے بَنا فعل سے، بَنَا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

بَنَا فعل، لفظ اللہُ مرفوع لفظا اسکا فاعل، لام جارہ ھا ضمیر مجرور محلاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے بنا فعل سے، بیتَ منصوب لفظا موصوف، فی جارہ الجنۃِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثبت فعل سے، ثبت فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے بیتَ موصوف کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ صفت ہوا موصوف کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر مفعول بہ ہوا، بَنَا فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ جزا ہوا۔

شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہو کر یہ خبر ہوئی من مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَنْ رَئٰی هِلالَ الفِطْرِ وَحْدَهُ لَم یُفْطِرْ کی ترکیب۔ مَنْ مبتدا، رئیٰ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا ذوالحال جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، هِلالَ الفطْرِ مضاف مضاف الیه رئیٰ فعل کے لئے مفعول به، (وَحْدَهُ جو عبارتوں کے اندر آتا ہے، یہ حال بنتا ہے۔ حال چونکہ فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرتا ہے۔ تو یہاں رئیٰ کے اندر جو ھو ضمیر تھا یہ اُس سے حال بنے گا۔ اور وہ ضمیر ذوالحال بنے گا۔) وَحْدَهُ یہ حال بنا رئیٰ کی ھو ضمیر سے، ذوالحال اپنے حال سے ملکر یہ فاعل ہوا رئیٰ فعل کے لئے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔

لمْ یُفْطِرْ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ جزا ہوا شرط کے لئے، شرط جزا ملکر یہ جملہ شرطیہ خبریہ ہوکر خبر ہوئی مَن مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

انَّکم ظلمتُم انفُسَکم باتّخٰذِکُمُ الْعِجْلَ کی ترکیب۔ اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، کُمْ ضمیر منصوب محلاً اِنَّ کا اسم۔

ظَلَمْتُمْ فعل با فاعل، تم ضمیر مرفوع محلاً اس کا فاعل، اور یہی عائد ہے۔ اَنْفُسَ منصوب لفظا مضاف، کُمْ ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ ہوا ظلمتم فعل کے لئے، با جارہ اِتَّخٰذِ مجرور لفظا مصدر مضاف، کم ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ، العجل منصوب محلاً مفعول اوّل، اِلٰهً منصوب لفظا مفعول ثانی (مخذوف) اتخاذ مصدر کے لئے، (جیسے فعل کے لئے فاعل اور مفعول ہوتا ہے اسی طرح مصدر کے لئے فاعل اور مفعول ضروری تو نہیں لیکن آ سکتا ہے) اتخٰذ مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور دونوں مفعولوں سے ملکر یہ مجرور ہوا جار کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ظلمتم فعل سے ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر اِنَّ کی خبر ، انَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدة۔ لاہوریٌّ ، اسم منسوب بروزن مفعولٌ یہ اسم مفعول کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور یہ نائب فاعل چاہتا ہے۔

هذا رجلٌ لا ہوری کی ترکیب۔ هذا مرفوع محلاً مبتدا، رجلٌ مرفوع لفظا موصوف، لاہوریٌّ مرفوع لفظا اسم منسوب، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً نائب فاعل جو راجع ہے رجلٌ کو، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت ہوا موصوف رجل کے لئے ، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ خبر ہوا مبتدا کے لئے ، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هذہ حکایت عربیة کی ترکیب۔ هٰذِہِ مرفوع محلاً مبتدا، حکایتٌ مرفوع لفظا موصوف، عربیةٌ مرفوع لفظا اسم منسوب، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً نائب الفاعل جو راجع ہے حکایت کی طرف، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت ہوا موصوف حکایت کے لئے، موصوف اپنے صفت سے ملکر یہ خبر ہوا مبتدا کے لئے، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ضابطه۔ معرفة پر جب صفت مقدم ہو جائے تو پھر انہیں مبدل منه اور بدل بناتے ہیں۔ جیسے جاءني الشيخُ زيدٌ - الشيخ مبدل منه اور زيد بدل ہوگا۔

ابن لفظ کا ضابطه ۔ ابن، اثنان اور اثنتان وغیرہ کا ہمزہ وصلی ہے۔ اور ہمزہ وصلی درج عبارت میں گر جاتا ہے ۔ لیکن تلفظ سے گرتا ہے لکھائی میں نہیں گرتا۔ لیکن اگر اسم کا لفظ دو علمین متناسلین مذکرین کے درمیان آ جائے تو پھر ہمزہ نه صرف تلفظ سے گرتا ہے بلکه کتابت میں بھی نہیں لکھی جاتی۔ نیز پہلے علم سے تنوین بھی گرادیتے ہیں،کثرت استعمال کی وجه سے ۔ زيدٌ ابنُ بكرٍ اس طرح لکھتے ہیں زیدُ بنُ بکرٍ۔ اگر سطر کے شروع میں آ جائے تو پھر ہمزہ لکھیں گے جیسے ابن۔

ابن کا لفظ اپنے سے ماقبل کے لئے موصوف بنتا ہے، اور اپنے سے مابعد کے لئے مضاف بنتا ہے۔ لہذا زیدُ بنُ بکرٍ میں یه ابن زید کے لئے موصوف بنا اور بکر کے لئے مضاف بنا۔

(سؤال میں یه ؤ ہمزہ ہے لیکن واو کی صورت میں ہے ۔ مسئله، مسأله، شئ ان میں یه ہمزہ یا کی شکل میں ہے۔)

تـــمـــت بـــالـــخـــيـــر

منگل 22 رمضان المبارک 1445 هجری 02 اپریل 2024 عیسوی

درس 33

شرح مائةِ عاملٍ

بسم الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط کی ترکیب۔ با جارّہ اسم مضاف لفظ الله مجرور لفظًا موصوف الرَّحمٰن مجرور لفظًا صفت مشبہ، ھو ضمیر اسکا فاعل جو راجع ہے لفظ الله کو، الرحمٰن صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر لفظ الله کے لئے صفت اوّل، الرَّحیم صفت مشبہ ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے لفظ الله کو۔ صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ثانی ہوا لفظ الله کے لئے۔ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر یہ مضاف الیہ ہوا اسم مضاف کے لئے۔ اسم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا با جارّہ کے لئے، جار اپنے مجرور سے ملکر یہ ظرف مُسْتَقَر ہوا۔ "یہ عامل چاہتا ہے اور اسکا عامل مخذوف ہے۔ تو یہ متعلق ہوا اَبْتَدِأُ مؤخر کے ساتھ"۔ تو کلام یوں ہوگا، بسم الله الرحمٰن الرّحیم اَبْتَدِأُ۔ اَبْتَدِأُ فعل اسکے اندر انا ضمیر اسکا فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلِّق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا لفظًا اور اِنشائیہ ہوا معنًی۔ چونکہ "با" استعانت کے لئے ہے، جس کا معنیٰ ہے مدد طلب کرنا۔ تو یہاں خبر نہیں دی جاتی کہ الله کے نام کے ساتھ میں نے مدد طلب کی، بلکہ مدد کو طلب کیا جا رہا ہے۔ تو طلب ہے، تو یہ انشاء ہوا۔

نوٹ: اَبْتَدِأُ مؤخر نکالیں گے۔ اس لئے کہ ضابطہ ہے کہ "تَقْدِیْمُ مَا حَقُّهُ تَاخِیْر یُفِیْدُ الحَصْرَ والقَصْرَ والتَّخْصِیْصَ"۔ اگر شروع میں "ابتدأ" نکالے تو پھر تخصیص نہیں آتی۔ ترجمہ: میں الله کے نام سے شروع کرتا ہوں، اور اگر بعض میں نکالے تو ترجمہ: "میں الله ہی کے نام سے شروع کرتا ہوں"۔ تو اس میں باقی سب کی نفی ہو گئی۔

بطور تمہید کچھ باتیں:

نوٹ: ضمیر نہ کبھی موصوف بنتی ہے اور نہ کبھی صفت بنتی ہے۔

حُدوث: جس میں کسی چیز کا ہونا ہو۔ ثُبُوت: جس میں ایک چیز کا ثبوت ہو دوسرے چیز کے لئے۔ جیسا کہ سمیعٌ وہ ذات کہ جس کے لئے سننے کا ثبوت ہے۔ بالفعل وہ سن رہا ہے یا سن نہیں رہا۔ مثلًا ایک شخص سننے والا ہے۔ اور کوئی دوسرا شخص کلام کرنے والا نہیں۔ تو اس وقت وہ کوئی کلام نہیں سُن رہا، لیکن پھر بھی سننا اُس کے لئے ثابت ہے۔ لیکن اُس کو سامع نہیں کہہ سکتے۔ سامع اُس وقت ہوگا جب کوئی کلام کرے اور وہ اُس کو بالفعل سنے۔ پس سمیع ثبوت پر دلالت کرتا ہے اور سامع حدوث پر دلالت کرتا ہے۔

الف لام کی قسمیں: ابتدائی طور پر الف لام کی دو قسمیں ہیں۔ ایک الف لام اسمی اور دوسرا الف لام حرفی۔ الف لام اسمی وہ ہے جو اسم فاعل اور اسم مفعول کے صیغوں پر داخل ہو، بشرطیکہ وہ اسم فاعل اور اسم مفعول حُدوث کے معنیٰ میں ہو ثُبوت کے معنیٰ میں نہ ہو۔ اور اگر اسم فاعل اور اسم مفعول میں ثبوت کا معنیٰ پائے جائے تو پھر یہ الف لام حرفی ہے۔ الف لام اسمی کو اسمی اس لئے کہتے ہیں کیونکہ یہ اصل میں اسم موصول ہے جو بصورت الف لام کے آیا ہے۔ جیسا کہ الضَّاربُ میں یہ الف لام اسمی ہے، جو کہ اصل میں اسم موصول ہے۔ تو الضارب "الذی یَضربُ" کے معنیٰ میں ہوا۔ اور المَضْروبُ "الذی یُضْرَبُ" کے معنیٰ میں ہوا۔ اس پر اشکال ہوتا ہے کہ اسم موصول کا صلہ تو جملہ آتا ہے، اور الضارب یا المضروب میں الف لام اسم موصول کا صلہ شبہ جملہ آیا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ الذی اسم موصول کو ہم نے الف لام کی شکل میں لکھ دیا اور الف لام چونکہ مفرد پر

داخل ہوتا ہے، تو اس لئے یہاں بھی اس کے شکل کو مفرد کی صورت دے دی۔ یعنی یضرب کو ضارب کی شکل دے دی۔ اور یُضرب کو مضروب کی شکل دے دی۔

الف لام حرفی: کسی لفظ کو معرفہ بنانے کے لئے اُس پر الف لام کو داخل کرتے ہیں۔ اور اس کے ذریعے کسی چیز کی طرح اشارہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مؤمن: کوئی بھی ایمان والا، اور "اَلْمُؤْمِنْ : وہ مؤمن"۔ اور یہ جو الف لام کے ذریعے اشارہ کیا جاتا ہے، تو یہ اشارہ یا تو جنس اور حقیقت کی طرف ہوگا یا افراد کی طرف۔ اگر اشارہ جنس اور حقیقت کی طرف ہو تو پھر یہ الف لام جنسی کہلائے گا۔ مثلًا "الرَّجَلُ خَیرٌ من المَرْأۃ"۔ تو اسکا ترجمہ یوں کریں گے۔ کہ جنس رجُل یا حقیقت رجل افضل ہے عورت سے۔ اس سے رجل اور امرءۃ کے افراد نہیں مراد، ورنہ بعض عورتیں مردوں سے افضل ہیں۔

اگر الف لام حرفی کے ذریعے افراد کی طرف اشارہ ہو، تو پھر یہ دو حال سے خالی نہیں، یا تو تمام افراد کی طرف اشارہ ہوگا، یا بعض افراد کی طرف اشارہ ہوگا۔ اگر تمام افراد کی طرف اشارہ ہو تو یہ الف لام استغراقی کہلائے گا۔ جیسے قرآن مجید میں آتا ہے، "اِنَّ الانسانَ لفی خُسرٍ ط" یہاں "الانسان" پر جو الف لام داخل ہے یہ الف لام استغراقی ہے۔ اور اس کے ذریعے تمام افراد کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تمام افرادِ انسان خسارے میں ہیں۔

اور اگر الف لام حرفی کے ذریعے بعض افراد کی طرف اشارہ ہو، تو پھر یہ دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ بعض افراد متعین ہوں گے، یا متعین نہیں ہوں گے۔ اگر وہ بعض افراد متعین ہیں، تو یہ الف لام عہد خارجی ہے۔ اور اگر وہ بعض افراد متعین نہیں تو یہ الف لام عہد ذہنی ہے۔

الف لام عہد خارجی کی مثال: جاءنی غُلامٌ فضربتُ الغُلامَ۔ میرے پاس کوئی ایک غلام آیا، تو میں نے اُس غلام کی پٹھائی کی۔ یہاں پہلا غُلام نکرہ ذکر کیا۔ جب غلام کا ایک مرتبہ ذکر کیا گیا تو غلام متعین ہوگیا۔ اب اُسی غلام کی طرف میں اشارہ کر رہا ہوں کہ میں نے اُس کی پٹھائی کی، تو اس پر میں الف لام لاؤں گا۔ اسی طرح "جاءنی رجلٌ فاکرمتُ الرجلَ" میرے پاس ایک شخص آیا تو میں نے اُس شخص کا اکرام کیا۔

الف عہد ذہنی کی مثال: قرآن مجید میں ہے، "اَخافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِئْبُ" ذئبٌ: بھیڑیا، یہاں کوئی متعین بھیڑیا مراد نہیں۔ بلکہ حضرت یعقوبؑ نے بھیڑئے کے جنس کا کوئی ایک فرد تصور کر لیا۔ اور الف لام کے ذریعے ذہن میں اُس حاضر فرد کی طرف اشارہ کر دیا۔ یعنی بھیڑئیے کا تصور کیا اور الف لاَم حرفی کے ذریعے اُس کی طرف اشارہ کیا۔ تو یہ الف لام لفظوں کے اعتبار سے تو معرفہ ہے، لیکن معنیٰ کے لحاظ سے اب بھی نکرۃ ہے۔ تو یہاں پر الذِئْبُ کا ترجمہ "کوئی ایک بھیڑیا" ہوگا۔ "مجھے خوف ہے اُسے کوئی بھیڑیا کھا جائے گا"۔

عبارت کے اندر "للّٰہ" جار مجرور کو ظرف مستقَر کہتے ہے۔ اور "علیٰ نَعْمائِهٖ" جار مجرور کو ظرف لغو کہتے ہے۔ اسکی وضاحت نیچھے سطور میں درج ہے۔

ظرفِ مُسْتَقَر: وہ ظرف جسکا عامل عبارت کے اندر مخذوف ہو، اُسے ظرف مستقر کہتے ہیں۔

ظرف مسْتَقَر چار جگہوں میں آ سکتا ہے۔ خبر، حال، صلہ اور صفت۔ اور جب وہ عامل خذف کیا گیا تو اب اُس کی جگہ یہ ظرف عمل کریگا۔ یعنی اس ظرف نے اُس کی جگہ قرار پکڑا۔

ظرفِ لغو: وہ ظرف جسکا عامل عبارت کے اندر مذکور ہو، اُسے ظرف لغو کہتے ہے۔

جار مجرور یہ ہمیشہ کسی عامل سے مُتَعَلِّقْ ہوں گے۔ اور جس سے متعلق ہوں گے وہ اسی کے اندر عامل ہوگا۔ اور اُس عامل کو مُتَعَلَّقْ کہتے ہے۔

ظرف کے لئے بھی فاعل چاہیئے۔ثابتٌ صیغہ اسم فاعل عبارت میں مذکور نہیں، وہ چلا گیا، اور اس کا فاعل ھو ضمیر رہ گیا۔ اب اس فاعل کو رفع یہ لفظ "لِلّٰہ" دیتا ہے۔ اور لفظ "للّٰہ" نے چونکہ اپنے عامل کی جگہ پر قرار پکڑا تو اس لئے اس کو ظرف مستقر کہتے ہے۔ اور چونکہ اس جار مجرور "للّٰہ" نے اپنے عامل کی جگہ پر قرار پکڑا ہے، تو جو کام وہ عامل "ثابتٌ" کر رہا تھا، اب وہی سارے عمل یہ جار مجرور "للّٰہ" کریں گا۔ چونکہ "ثابتٌ" ایک فاعل کو رفع دیتا تھا تو اب وہی رفع "للّٰہ" دیگا۔ اور علی نَعْمائِہٖ یہ بھی متعلِّق ہو رہا تھا اُس متعلَّق ثابتٌ سے، اور چونکہ ثابتٌ جا چکا ہے اور اُس کی جگہ "للّٰہ" جار مجرور نے قرار پکڑا ہے۔ پس علیٰ نعمائہ کے اندر اب "للّٰہ" عمل کریگا۔ پس علیٰ نعمائہ کا متعلَّق "للّٰہ" چونکہ عبارت میں مذکور ہے، تو اس لئے یہ "علیٰ نعمائہِ" ظرف لغو ہوا۔

زیدٌ قائمٌ فی الدار میں یہ "فی الدار" ظرف لغو ہے، کیونکہ اسکا عامل "قائمٌ" عبارت میں مذکور ہے۔ اور "فی الدار" کو مُتَعَلِّقْ اور قائمٌ کو مُتَعَلَّقْ کہتے ہیں۔

نوٹ: حرف جر فعل کو یا معنیٰ فعل کو اپنے مدخول تک پہنچا دیتا ہے۔ جیسا کہ "زیدٌ قامَ فی الدار" یہاں فی حرف جر ہے، اور اس فی نے قام کے معنیٰ کو دار تک پہنچا دیا۔ اور بتلا دیا کہ یہ قیام گھر میں ہوا ہے۔ نیز حرف جر "جار مجرور" کے معنیٰ کو بھی اپنے مدخول تک پہنچا دیتا ہے۔ اسی طرح یہاں "للّٰہ" جار مجرور کے معنیٰ کو علی حرف جر نے اپنے مدخول نعمائہ تک پہنچا دیا۔

الحمدُ للّٰہ علی نعمائہ الشاملۃ و الائہ و الصلوۃُ علیٰ سید الانبیاء محمد ن المصطفی و علیٰ اٰلہ المجتبیٰ،

الحمدُ للّٰہ علی نعمائہ الشاملۃ و الائہ کی ترکیب۔ یہ مبتدا اور خبر بنے گی۔

الحمدُ کی ترکیب۔ الحمدُ مرفوع لفظًا مبتدا۔ آگے خبر آ رہا ہے۔ اور معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر خبر بنے گا۔

للّٰہ علی نعمائہ الشاملۃ کی ترکیب۔ یہ ترکیب میں معطوفٌ علیہ بنے گی۔

لام جارّہ لفظ اللّٰہ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر یعنی "للّٰہ ظرف مُستقَر" متعلِّق ہوئے ثابتٌ اسم فاعل کے ساتھ، یہاں ظرفِ مستقر خبر کے مقام میں آیا۔ علی جارّہ نعماءِ مجرور لفظًا مضاف ہا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ اور یہ راجع ہے لفظ اللّٰہ کو،مضاف اور مضاف الیہ ملکر موصوف، (الشاملَۃ میں الف لام حرفی ہے، اور اس میں ثبوت ہے۔ شاملۃ: عام) الشامِلَۃِ مجرور لفظًا صیغہ اسم فاعل (مجرور اس لئے کیونکہ یہ نعمائہ کی صفت ہے۔ نعماء مجرور تھا تو شاملۃ بھی مجرور ہے۔ کیونکہ موصوف صفت کا ایک اعراب ہوتا ہے) اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو نعماء کو راجع ہے۔ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت ہوا موصوف "نعمائہ" کا۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر معطوفٌ علیہ ہوا۔

نوٹ: نعماء نکرۃ ہے لیکن اس کی اضافت معرفہ(ہا ضمیر) کی طرف ہونے کی وجہ سے یہ بھی معرفۃ بن گیا۔ تو آگے الشاملۃ اس لئے معرفہ لایا۔ اور معرفہ کے بعد معرفہ آ جائے تو عمومًا موصوف صفت کی ترکیب کریں گے، تو یہاں بھی موصف صفت بنے۔

و الائہ الکاملة کی ترکیب۔ یہ معطوف بنے گا۔ واو حرف عطف الاءِ مجرور لفظًا مضاف، ہا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ جو راجع ہے لفظ اللہ کی طرف۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ موصوف ہوا، الکاملة میں الف لام حرفی، کاملةِ صیغہ اسم فاعل مجرور لفظًا اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے الاء کی طرف، کاملة صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوا الاء کا، موصوف اپنے صفت سے ملکر معطوف،

نوٹ: یہاں بھی الاء کی اضافت ہا ضمیر کی طرف ہونے کی وجہ سے یہ معرفة بن گیا۔ اور پھر اسکی صفت اس وجہ سے معرفة لائی گئی۔

معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور ہوا علیٰ جارّہ کے لئے، جار مجرور ملکر یہ ظرف لغو ہوا اُسی ثابتٌ کے لئے۔ (اصل میں عامل تو لفظ "للّٰہ" ہے۔) ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ راجع ہے "الحمدُ" مبتدا کی طرف۔ ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقین سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر مبتدا "الحمدُ" کے لئے، مبتدا خبر ملکر یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا لفظًا اور انشائیہ ہوا معنیً۔

نوٹ: یہاں یہ مقصد نہیں کہ خبر دی جائے کہ حمد اللہ کے لئے ہے، بلکہ مقصد یہاں اللہ کی تعریف کرنا ہے۔

ترجمہ۔ تمام تعریفیں ثابت ہے اللہ کے لئے، اُس کی اُن نعمتوں پر جو عام ہیں، اور وہ نعمتیں جو کامل ہیں۔

نوٹ: نام سے پہلے اگر صفات آ جائے تو یہ مبدل منہ اور بدل بنتے ہیں۔ اُسی صفات کو مبدل منہ بناؤ اور نام کو بدل۔ مبدل منہ اور بدل میں اصل مقصود بدل ہوتا ہے۔ نیز مبدل منہ اور بدل کا اعراب ایک ہوتا ہے۔

تمہید: الصلوة مبتدا مؤنث ہے، لہذا خبر بھی مؤنث ہوگی۔ اور آگے جب جار مجرور کے لئے مُتَعَلَّق نکالے گا تو وہ بھی مؤنث ہوگا۔ یعنی ثابتَةٌ یا نازلَةٌ وغیرہ ہوگا۔ ثابتة فعل عام ہے۔ جبکہ نازلة فعل خاص ہے۔

نوٹ: اسم کا عطف اسم پر ہوتا ہے، فعل کا عطف فعل پر ہوتا ہے، اور ظرف کا عطف ظرف پر ہوتا ہے۔ تو یہاں بھی علی آلہ المجتبیٰ جو کہ جار مجرور ہے اس کا عطف علی سید الانبیاء محمدؐ المصطفیٰ پر ہوگا۔

والصلوةُ علیٰ سید الانبیاء محمدؐ المصطفی و علیٰ آلہ المجتبیٰ کی ترکیب۔ یہ بھی مبتدا اور خبر بنے گا۔ اور معطوفٌ علیہ اور معطوف ملکر یہ خبر بنے گا۔

والصلوةُ کی ترکیب۔ واو حرف عطف الصلوةُ مرفوع لفظًا مبتدا۔ اب باقی ترکیب خبر سے متعلق ہے۔

علیٰ سید الانبیاء محمدِؐ المصطفی کی ترکیب۔ یہ معطوفٌ علیہ بنے گا۔ علیٰ جارہ سیّدِ مجرور لفظًا مضاف الانبیاءِ مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبدل منہ، لفظ محمدٍ مجرور لفظًا موصوف المصطفیٰ میں الف لام حرفی، مُصْطَفٰی صیغہ اسم مفعول مجرور تقدیرًا (یہ اسم مقصور ہے، اور اسم مقصور کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ اور مجرور اس لئے کہ موصوف اسکا مجرور ہے۔) اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اس کا نائب الفاعل، جو کہ لوٹ رہی ہے لفظ محمدؐ کی طرف، صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر لفظ محمدؐ کے لئے صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے ملکر علیٰ جارّہ کے لئے مجرور، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ،

و علیٰ اٰله المجتبیٰ کی ترکیب۔ یہ معطوف بنے گا۔ واو حرف عطف علیٰ حرف جر، اٰلِ مجرور لفظًا مضاف ہا ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ جو کہ لوٹ رہی لفظ محمد ص کو، مضاف اور مضاف الیہ ملکر موصوف، المجتبیٰ میں الف لام حرفی مجتبی صیغہ اسم مفعول مجرور تقدیرًا اسکے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اس کا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے لفظ آل کو۔ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوا موصوف اٰلِه کے لئے۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور ہوا علیٰ جارّہ کے لئے۔ جار مجرور ملکر معطوف۔

مطعوفٌ علیه اور معطوف ملکر ظرف مُسْتَقَر ہوا ثابتَۃٌ (فعل عام) یا نازِلَۃٌ (فعل خاص) سے۔ ثابتة صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا "الصلوۃ" کو۔ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلِق سے ملکر شبہ جملہ ہو کہ خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا لفظًا اور انشائیہ ہوا معنًی۔

ترجمہ: اور رحمت نازل ہوں، انبیاء کے سردار پر جن کا نام محمد ص ہے، برگزیدہ ہے (چنے ہوئے ہے) اور اُسکی آل پر جو چُنی ہوئی ہے۔ آل سے ہر مؤمن متقی مراد ہے۔ تو المصطفی اور المجتبی کا ایک ہی معنی ہے۔

نوٹ: سَیِّد صفت مشبہ ہے، اور اس کے لئے فاعل نکالیں گے۔ لیکن یہاں نہیں نکالیں گے، یہ ضمیر سے خالی ہے۔ علامہ انو شاہ کشمیری رَحِمَہُ اللہ فیض الباری میں لکھتے ہیں کہ مشتق کبھی ضمیر سے خالی بھی ہو سکتا ہے، جیسے سَیِّدِ الانبیاء ہے۔

اِعلم ان العوامل فی النحو علی ما الفه الشیخ الامام افضل علماء الانام عبد القاھر بن عبد الرحمٰن الجرجانی سقی الله ثراہ و جعل الجنة مثواہ مائةُ عاملٍ

درس 34۔

اعلم اِعْلَمْ فعلِ امر انت ضمیر مرفوع محلًا اس کے اندر اسکا فاعل۔ آگے اِعْلم کا مفعول آ رہا ہے، جو کہ اَنَّ سے لے کر مائۃٌ عاملٍ تک ہے۔ درمیان میں سقی الله و جعل الجنة مثواہ جملہ معترضہ ہے، اسکا ترکیب الگ کریں گے۔

مفعول کی ترکیب: اَنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل: یاد رکھو اِعلم کے بعد ہمیشہ اَنَّ پڑھتے ہیں، اور قالَ کے بعد ہمیشہ اِنَّ پڑھتے ہے۔ العواملَ منصوب لفظًا ذوالحال۔ العوامل معرفہ ہے اور اس کے بعد فی النحو جار مجرور آ رہا ہے۔ اور جب معرفہ کے بعد جار مجرور آئے تو یہ جار مجرور اُس معرفہ کے لئے حال بنایا کرتے ہیں۔ فی النحو فی جارّہ النحوِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتَۃً اسم فاعل سے۔ تو یہ جار مجرور "فی النحو" ظرف مستقر بنے گا۔ کیونکہ اسکا عامل ثابتَۃً محذوف ہے۔ اور ثابتَۃً منصوب اس لئے نکالا کیونکہ اس نے حال بننا ہے، اور حال منصوب ہوتا ہے۔ نیز ثابتَۃً کو مؤنث اس لئے نکالا کیونکہ پھر اسکے ھی ضمیر نے العوامل کی طرف لوٹنا ہے۔ اور جمع بتاویل جمعۃ کے واحد مؤنث کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی طرف واحد مؤنث کی ضمیر لوٹائیں گے۔

آگے "علیٰ ما ---الجرجانیُّ" تک یہ جار مجرور بھی متعلِّق ہوگا ثابتَۃً اسم فاعل سے۔ اور اس میں عمل یہی "فی النحو" کریگا۔ تو یہ دوسرا جار مجرور ظرف لغو بن جائے گا۔ دوسرے جار مجرور کی ترکیب آگے دیکھے۔

علی علیٰ جارّہ ما ما اسم موصول۔ اسم موصول کے آنے کے بعد فورًا صلہ کو دیکھتے ہیں۔ آگے صلہ کی ترکیب ہے۔ پھر موصول اور صلہ ملکر مجرور ہو جائے گا علیٰ جارّہ کے لئے۔

الفه اَلَّفَ فعل با ضمیر منصوب محلًا مفعول بہ جو کہ لوٹ رہی ہے اسم موصول کی طرف۔ اور یہی وہ عائد ہے جو ربط دے رہا ہے صلہ کا موصول کے ساتھ۔ اَلَّفَ چونکہ پہلا صیغہ ہے۔ اور پہلے اور چوتھے صیغیں کے لئے آگے فاعل کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ اور آگے الشیخُ اسکا فاعل بن رہا ہے۔ تو آگے کی ترکیب فاعل کے لئے ہے۔ یہاں بھی اسم سے پہلے صفات آئے ہیں، تو یہاں پہلے مبدل منہ معلوم کرنا ہوگا، اور پھر بدل۔ پھر دونوں ملکر فاعل بن جائے گا الّفَ فعل کے لئے۔ مبدل منہ کے لئے ترکیب آگے دیکھے۔

الشیخُ الشیخُ مرفوع لفظًا موصوف الامامُ الامامُ مرفوع لفظًا صفت اوّل افضلُ اَفضلُ صیغہ اسم تفضیل مرفوع لفظًا مضاف، اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے الشیخ موصوف کی طرف۔ اسم تفضیل کا فاعل ہمیشہ ضمیر ہوتا ہے۔ البتہ ایک دو صورتیں ایسی ہیں جس میں اسکا فاعل اسم ظاہر آتا ہے۔ جبکہ اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ وغیرہ کے لئے فاعل ضمیر بھی آ سکتا ہے اور اسم ظاہر بھی آ سکتا ہے۔ افضلُ نکرہ ہے اور اس کے بعد علماء بھی نکرہ ہے۔ جبکہ الانام معرفہ ہے۔ پس ایک نکرہ کے بعد یا دو تین نکروں کے بعد اگر معرفہ آ جائے تو یہ تمام نکرے معرفہ بن جائیں گے۔ علماءِ الانامِ علماءِ مجرور لفظًا مضافٌ الیہ مضاف، ماقبل کے لئے مضاف الیہ اور مابعد کے لئے مضاف، الانامِ مجرور لفظًا مضافٌ الیہ، صیغہ اسم تفضیل اپنے فاعل اور مضاف الیہ سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت ثانی الشیخ کے لئے۔ الشیخ موصوف اپنے دونوں صفات سے ملکر مبدل منہ۔ آگے بدل کے لئے ترکیب ہے۔

عبد عَبْدُ مرفوع لفظًا مضاف، مرفوع اس لئے کہ یہ بدل بن رہا ہے، اور بدل مبدل منہ کا ایک ہی اعراب ہوتا ہے۔

القاہر اَلقاہرِ مجرور لفظًا مضاف الیہ۔ القاہر یہ اللہ کا اسم ہے۔ تو یہاں اسم فاعل کے لئے فاعل نکالنے کی ضرورت نہیں۔ عبد مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر موصوف۔ نوٹ: ابن کا لفظ جب دو علمین کے درمیان آ جائے تو ماقبل کے لئے صفت بنتا ہے اور مابعد کے لئے مضاف۔ یعنی عبدالقاہر کون ہے؟ یعنی ابن عبد الرحمٰن ہے۔ بن اِبْنُ مرفوع لفظًا مضاف عبد عبدِ مجرور لفظًا مضاف الیہ مضاف، الرحمٰن الرحمٰنِ مجرور لفظًا مضاف الیہ۔ عبد مضاف الرحمن مضاف الیہ سے ملکر یہ مضاف الیہ ہوا ابن مضاف کے لئے، ابن مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ صفت اوّل ہوا عبد القاہر موصوف کے لئے، الجرجانی الجرجانِیُّ مرفوع لفظًا اسم منسوب، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلاً نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے موصوف کو۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت ثانی، الجرجانی کے آخر میں یا نسبت کے لئے ہے۔ اس کو اسم منسوب کہتے ہے۔ منسوب اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اور اسکے اندر ہمیشہ نائب فاعل ہوتا ہے۔ موصوف اپنے دونوں صفتوں سے مل کر بدل ہوا۔

مبدل منہ اور بدل ملکر فاعل ہوا فعل اَلَّفَ کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ ہوا اسم موصول "ما" کے لئے۔ اسم موصول اپنے صلے سے ملکر مجرور ہوا علیٰ جارّہ کے لئے۔ جار مجرور ملکر متعلِق ہوا وہی ثابتَۃً سے۔ تو یہ جار مجرور ظرف لغو ہوا۔ ثابتَۃً منصوب لفظًا صیغہ اسم فاعل ھیَ ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ ہی ہے العوامل کو۔ ثابتَۃً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ، ظرف مستقر اور ظرف لغو سے ملکر شبہ جملہ ہوکر حال ہوا العوامل ذوالحال کا۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر اَنَّ کا اسم۔

سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ یہ دعائیہ کلمات ہے، جملہ معترضہ ہے۔ اسکے بعد اَنَّ کا خبر آ رہا ہے۔

اب آگے اُس اَنَّ کا خبر آ رہا ہے۔ اُس کی ترکیب کو دیکھئے۔

مائۃُ مائۃ مرفوع لفظًا مضاف۔ مائۃ چونکہ اَنَّ کا خبر بن رہا ہے، اس لئے یہ مرفوع ہوگا۔ نیز مائۃ کا لفظ مضاف ہوگا اپنے تمیز کی طرف۔ عاملٍ عاملٍ مجرور لفظًا مضافٌ الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر یہ اَنَّ کی خبر۔ اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر بتاویل مفرد یہ مفعول ہوا اِعْلَمْ فعل کے لئے۔ اِعْلم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ نوٹ: اَنَّ جملے کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔

ترجمہ: جان لے تو کہ یقینًا عوامل جو ہیں اس حال میں کہ وہ نحو میں، بنا بر اس کے کہ اس کو جمع کیا ہے جو شیخ ہے، امام ہے، مخلوق کے علماء میں سے افضل ہیں، عبدالقاہر ابن عبدالرحمان جرجانی، وہ سو عامل ہیں۔

اب وہ جملہ معترضہ "سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ" جو درمیان میں آیا تھا اُس کی ترکیب۔

سقیٰ فعل اللّٰہُ لفظ اللہ مرفوع لفظًا اسکا فاعل ثَرَاہُ ثرَا منصوب تقدیرًا مضاف، ہا ضمیر مجرور محلاً مضاف الیہ جو کو لوٹ رہی ہے عبد القاہر کو،مضاف اور مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا سقیٰ فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔ نوٹ: ثرَا اسم منقوص ہے اور اسم منقوص کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ و واو حرف عطف جعل جعلَ فعل، ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے لفظ اللہ کو الجنۃ الجنّۃَ منصوب لفظًا مفعول اوّل مثواہُ مثوَا منصوب تقدیرًا مضاف، ہا ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ جو کہ لوٹ رہی ہے عبد القاہر کو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مفعول ثانی ہوا جعلَ فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جملہ معطوفہ۔ اس کا عطف ہو رہا ہے سقی اللہ ثراہ پر۔

ترجمہ: اللہ سیراب کرے اُس کے قبر کو اور بنائے جنت کو اُن کا ٹھکانا۔ عربی میں دعا عموما ماضی کے صیغے کے ساتھ دی جاتی ہے۔ یہاں بھی سقیٰ ماضی کا صیغہ اور جعلَ بھی ماضی کا صیغہ استعمال ہوا۔ اس میں نیک فالی ہے۔ جیسا کہ ماضی کا تحقق یقینی ہوتا ہے، اسی طرح اللہ بھی یقینا اس دعا کو قبول فرما لے۔

درس 35۔

[1] لفظیۃ و معنویۃ [2] فاللفظیۃ منہا علی ضربین [3] سماعیۃ و قیاسیۃ

[4] فالسماعیۃ منہا احد و تسعون عاملا [5] و القیاسیۃ منہا سبعۃ عوامل [6] والمعنویۃ منہا عددان

[7] و تتنوع السماعیۃ منہا علی ثلثۃ عشر نوعا

اس عبارت کو سات ٹکڑوں میں تقسیم کیا۔ ہر ایک کے نیچے لکیر کھینچی ہے۔ اب ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ ترکیب نیچے درج ہیں۔ آسانی کے لئے ہر ایک کے شروع پر نمبر بھی ڈالے ہیں۔

لفظیۃ و معنویۃ[1] کی ترکیب۔ یہاں کئی ترکیبیں کی جا سکتی ہے۔

پہلی ترکیب[1]۔ اس ترکیب کے مطابق لفظیۃ کے لئے علیحدہ بعضُہا مبتدا مخذوف نکالو اور معنویۃ کے لئے علیحدہ بعضُہا مبتدا مخذوف نکالو۔

لفظیۃ کی ترکیب۔ ای بعضُہا لفظیۃٌ = بعضُ مرفوع لفظًا مضاف، ہا ضمیر مجرور محلاً مضافٌ الیہ جو کہ لوٹ رہی مائۃ عامل کی، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، لفظیَّۃٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً اسکا نائب فاعل جو کہ راجع ہے مبتدائے مخذوف "بَعْضُہا" کو۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر

شبه جمله ہو کر بعضہا کے لئے خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نوٹ: لفظیة کی ھی ضمیر کو بعضُ کی طرف لوٹا دیا، اگر چه بعضُ لفظوں کی اعتبار سے مذکر ہے، لیکن بعضُ سے مراد یہاں بعض عوامل ہے۔ اور عوامل ھی ضمیر چاہتا ہے اس لئ بعضُ کو بھی ھی ضمیر لوٹا دی۔ ای بعضُہا لفظیةٌ: بعض اُن عوامل میں سے لفظی ہیں۔

و معنویة کی ترکیب۔ و واو عاطفه معنویة مَعْنَوِیَّةٌ ای بعضُہا معنویَّةٌ: بعضُ مرفوع لفظًا مضاف، ہا ضمیر مجرور محلاً مضافٌ الیه جو که لوٹ رہی مائة عامل کی، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، معْنویةٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً اسکا نائب فاعل جو کہ راجع ہے بعضُ کو۔ اسم منسوب اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔ ترجمه: اور بعض اُن عوامل میں سے معنوی ہیں۔

دوسری ترکیب[2]۔ ای اَغْنِی لفظیةً و معنویةً: اَغْنِیْ فعل انا ضمیر اسکے اندر اسکا فاعل، لفظیة منصوب لفظًا اسم منسوب ھی ضمیر اسکے اندر اسکا نائب فاعل مرفوع محلًا جو که لوٹ رہی مائة عامل کی طرف، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر معطوف علیه،و واو حرف عطف معنوية منصوب لفظًا اسم منسوب ھی ضمیر اسکے اندر اسکا نائب فاعل مرفوع محلًا جو که لوٹ رہی مائة عامل کی طرف، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر معطوف۔ معطوفٌ علیه اپنے معطوف سے ملکر مفعول ہوا اغنی فعل کے لئے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

تیسری ترکیب[3]۔ لفظية و معنوية کو مائة عامل کے لئے بدل بنا دے۔ ای مائةُ عاملٍ لفظيةٌ و معنويةٌ۔ مائةُ مرفوع لفظاً مضاف عاملٍ مجرور لفظًا مضافٌ الیه، مضاف اور مضاف الیه ملکر مبدل منه، لفظيةٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی ہے مائةُ عامل کی طرف، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر معطوف علیه،و واو حرف عطف، معنويةٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی ہے مائةُ عامل کی طرف، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر معطوف، معطوفٌ علیه اور معطوف ملکر بدل، اب مبدل منه اور بدل ملکر یه اَنَّ کے لئے خبر بنے گا۔

چوتھی ترکیب[4]۔ اب ھِیَ ضمیر کو لفظية و معنوية دونوں کے لئے مبتدا محذوف نکالو، اور اسکو راجع کرو مائة عامل کی طرف۔ ای ھی لفظيةٌ و معنويةٌ۔ یعنی وہ سو عوامل میں سے بعض لفظی ہیں اور بعض معنوی۔ ھی مرفوع محلًا جو که لوٹ رہی ہے مائة عامل کی طرف مبتدا مخذوف، لفظيةٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب، اسکے اندر ھی ضمیر اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی ہے ھی مبتدا، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو معطوف علیه، واو حرف عطف، معنويةٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی ہے مبتدائے مخذوف ھی کو۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہر معطوف۔ معطوفٌ علیه اپنے معطوف سے ملکر خبر مبتدائے مخذوف کے لئے۔ مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

فاللفظية منها علی ضربين[2] کی ترکیب۔ اللفظية صفت بنے گا اور اس کے لئے موصوف العوامل مخذوف نکالیں گے۔ ای العواملُ اللفظيةُ منها علی ضربين۔ یه مبتدا اور خبر بنے گا۔

فاللفظية فا تفصیلیه اللفظيةُ مرفوع لفظًا اسم منسوب، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا نائب فاعل جو که لوٹ رہی ہے موصوف محذوف العوامل کو، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر صفت، موصوف اپنے

صفت سے ملکر ذوالحال۔ اللفظیة معرفه ہے اور آگے منها جار مجرور آ رہے ہیں۔ اور معرفه کے بعد جب جار مجرور آ جائے تو یه معرفه ذوالحال بنے گا۔ منها من جاره ہا ضمیر مجرور محلًا جو که راجع ہے مائةُ عامل کی طرف۔جار مجرور ملکر متعلِّق ہوئے ثابِتَةً سے۔ ثابتة منصوب اس لئے که حال واقع ہو رہا ہے، اور مؤنث اس لئے کیونکه یه ذوالحال کو لوٹ رہی ہے، اور ذوالحال "العوامل اللفظیة" مؤنث ہے۔ ثابتة صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ذوالحال "العوامل اللفظیة" کو۔ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلِّق سے ملکر شبه جمله ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا۔

علی ضربین علیٰ جارّہ ضربین مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتةٌ اسم فاعل سے، ثابتَةٌ کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو راجع ہے مبتدا کو۔ مبتدا چونکه مؤنث تھا، اس لئے ثابتة نکالا۔ ثابتة صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

ترجمه: عوامل لفظی اس حال میں که وہ اُن سو میں سے ہو، دو قسم پر ہیں۔

[3]سِماعیة و قیاسیة کی ترکیبیں۔ یہاں بھی کئی ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

پہلی ترکیب[1]۔ اس ترکیب میں حرف عطف سے پہلے ایک جمله بنے گا جو مبتدا اور خبر پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کے لئے مبتدا "احد هما" کو مخذوف نکالیں گے۔ اور حرف عطف کے بعد دوسرا جمله بنے گا اور یه بھی مبتدا اور خبر پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کے لئے "ثانیهما" مبتدا مخذوف نکالیں گے۔

ای اَحدُهما سماعیةٌ و ثانِیهما قیاسیةٌ: سماعیةٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلاً اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی اَحَدُهما مبتدا مخذوف کو۔ احد تو لفظًا مذکر ہے، لیکن یہاں احد سے مراد اللفظیة میں سے ایک ہے۔ اور اللفظیة عوامل ہیں۔ تو احد سے مراد عوامل ہوئے۔ اور عوامل کو واحد مؤنث کی ضمیر لوٹائے گے۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر مبتدا مخذوف احدهما کا۔ اَحَدُهما میں اَحَدُ مرفوع لفظًا مضاف هما ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه،جو که لوٹ رہی ہے ضربین کو۔ مضاف اور مضاف الیه ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہو کر معطوف علیه۔

و واو حرف عطف قیاسیة قیاسیةٌ مرفوع لفظًا اسم منسوب اس کے اندر ھی ضمیر اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی ثانیهما مبتدا مخذوف کو۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر ہوا مبتدا مخذوف ثانیهما کا۔ ثانیِهما میں ثانی مرفوع تقدیرًا مضاف(اسم منقوص ہے قاضی کی طرح۔اسم منقوص وہ ہوتا ہے جس کے آخر میں یا ماقبل کسرہ ہو۔ اس پر رفع اور جر تقدیری ہوتا ہے جبکه نصب لفظًا ہوتا ہے۔ جیسا که جاءنی القاضی، رایتُ القاضیَ، مررتُ بالقاضی) هما ضمیر مجرور محلاً مضاف الیه،جو که لوٹ رہی ہے ضربین کو۔ مضاف اور مضاف الیه ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہو کر معطوف۔

دوسری ترکیب[2]۔ اَغْنِی سِمَاعیةً و قِیَاسِیَةً. سماعیةً منصوب لفظًا اسم منسوب، اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی العوامل اللفظیة کو، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر معطوف علیه۔ واو حرف عطف، قیاسیةً منصوب لفظًا اسم منسوب، اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی العوامل اللفظیة کو، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر معطوف۔ معطوفٌ علیه اپنے معطوف سے ملکر اَغنی فعل مقدر کے لئے مفعول، اغنی فعل اس کے اندر انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا

فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔ ترجمه: میری مراد یه ہے که وه لفظی سماعی اور قیاسی ہے۔

تیسری ترکیب[3] ۔ ھی سماعیةٌ و قیاسِیَةٌ ھی ضمیر مبتدا بنے گا اور یه راجع ہوگا "العوامل اللفظية" کو۔ سماعیةٌ اور قیاسیةٌ میں ھی ضمیر مبتدا ھی کو لوٹے گا۔پھر معطوف علیه اور معطوف ملکر خبر بنے گا۔ اور ترکیب میں جمله اسمیه خبریه بنے گا۔

چوتھی ترکیب[4] ۔ سِماعیةٍ و قیاسیةٍ کو بدل بنا دیں گے۔ مبدل منه مجرور ہے، اس لئے بدل بھی مجرور ہوگا۔ سماعية اور قياسية کی ھی ضمیر لفظیة کو راجع ہوگی۔

[4]فالسماعية منها احد و تسعون عاملا کی ترکیب۔ یه ترکیب میں مبتدا اور خبر بنے گی۔

فالسماعيةُ فا تفصيلية السماعيةُ مرفوع لفظًا اسم منسوب،اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا نائب فاعل جو که لوٹ رہی العوامل موصوف مخذوف کو، اسم منسوب اپنے نائب فاعل کے ساتھ ملکر شبه جمله ہو کر صفت، العواملُ مرفوع لفظًا موصوف، موصوف صفت ملکر ذوالحال۔ منها من جار ها ضمیر مجرور محلًا جو که لوٹ رہی اللفظية کو، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتةً سے۔ ثابتةً صیغه اسم اسکے اندر ھی ضمیر اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا احدٌ مرفوع لفظًا معطوف علیه و واو حرف عطف تسعون مرفوع لفظًا معطوف، معطوفٌ علیه اپنے معطوف سے ملکر مُمَیَّز۔ کیونکه یه عدد ہے، اور عدد میں ابہام ہوتی ہے، آگے تمییز آ کر اس ابہام کو دور کر دیتی ہے۔ عاملًا منصوب لفظًا اس کی تمییز، ممیز تمییز ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

[5]و القیاسیة منها سبعة عوامل کی ترکیب۔ یه بھی مبتدا اور خبر بنے گا۔

و القیاسیة واو عاطفه، القیاسیةُ مرفوع لفظًا اسم منسوب، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو که لوٹ رہی العوامل موصوف مخذوف کو، صیغه اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر ذوالحال، منها من جار ها ضمیر مجرور محلًا جو که لوٹ رہی اللفظية کو، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتةً سے۔ ثابتةً صیغه اسم اسکے اندر ھی ضمیر اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا سبعةُ مرفوع لفظًا مضاف، عواملَ عواملَ مجرور لفظًا مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔ نوٹ: عواملَ جمع منتہی الجموع کا صیغه ہے، اور یه دو سببوں کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس لئے یه غیر منصرف ہے۔ اور اسکا جر فتحه کی صورت میں آتا ہے۔

درس 36۔

[6]والمعنوية منها عددان کی ترکیب۔ یہ مبتدا اور خبر بنے گا۔

والمعنوية المعنویۃُ مرفوع لفظًا اسم منسوب اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل، جو کہ لوٹ رہی ہے العوامل موصوف مخذوف کو، اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر صفت، العواملُ مرفوع لفظًا موصوف، موصوف اپنے صفت سے ملکر ذوالحال۔ ذوالحال اس لئے کیونکہ یہ معرفہ ہے اور آگے جار مجرور آ رہا ہے۔ منها من جارّہ ہا ضمیر مجرور محلًا جو کہ لوٹ رہی ہے مائۃُ عامل کی طرف۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتۃً سے۔ اس کے اندر ھی ضمیر مجرور محلاً اس کا فاعل جو کہ لوٹ رہی ذوالحال کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مبتدا، عددانِ عددَانِ مرفوع لفظًا خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ عددانِ تثنیہ ہے اور تثنیہ کی حالت رفعی الف ماقبل فتحہ کے ساتھ ہوتی ہے۔

[7]و تتنوع السماعية منها على ثلثة عشر نوعا کی ترکیب۔

و واو حرف عطف تَتَنَوَّعُ تتنوّعُ فعل السماعية السِماعیۃُ مرفوع لفظًا اسم منسوب، اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی العوامل موصوف مخذوف کی طرف۔ اسم منسوب اپنے نائب فاعل کے ساتھ ملکر شبہ جملہ کر صفت، موصوف صفت ملکر ذوالحال، ذوالحال اس لئے کیونکہ معرفہ کے بعد جار مجرور آ رہا ہے۔ منها من جارّہ ھا ضمیر مجرور محلاً جو کہ لوٹ رہی ہے العوامل اللفظیۃ کی طرف، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتَۃً سے۔ ثابتۃً صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھی ضمیر مجرور محلاً اس کا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر یہ حال ہوا، ذوالحال اپنے حال سے ملکر یہ فاعل ہوا تتنوّع کے لئے۔ على علیٰ جارّہ ثلثة عشر ثلثۃَ عشرَ مجرور محلًا مُمیَّز۔ ثلثۃَ عشرَ اصل میں ثلثۃٌ وَ عَشَرٌ تھا۔ پھر واو اسکے اندر چھپ گیا۔ واو چونکہ مبنی تھا اس لئے اِس نے پورے مرکب کو مبنی بنا دیا۔ نوٹ: گیارہ سے لے کر انیس تک جو عدد ہیں مرکب۔ ان کے دونوں جز مبنی ہیں، سوائے اثنا عشر کے، کہ اُسکا پہلا جز معرب ہے۔ تو یہاں نوعا منصوب لفظًا تمیز۔ ممیز تمیز ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے تتنوّعُ فعل کے ساتھ۔ تتنوَّعُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: تقسیم ہوتے ہیں عوامل سماعیہ عوامل لفظیہ میں سے تیرہ قسموں پر۔

یہاں تک اُس عبارت کی ترکیبیں مکمل ہوئی، جن کو میں نے ساتھ ٹکڑوں میں تقسیم کیا تھا۔

نوٹ: مصنفؒ نے بتایا کہ عوامل کل سو ہیں۔ ان میں اٹھانوے لفظی ہیں اور دو معنوی ہیں۔ اُن اٹھانوے میں پھر اکیانوے سِماعی ہیں اور سات قیاسی ہیں۔ پھر وہ اکیانوے آگے تیرہ انواع پر مشتمل ہیں۔

نوٹ: ہر نوع میں چار چیزوں کا جاننا ضروری ہیں۔ 1۔ نوع عامل یعنی قسم عامل۔ کہ عامل کس قسم سے ہے۔ فعل ہے، اسم ہے یا حرف ہے۔ 2۔ عمل عامل۔ کہ یہ رفع دیتا ہے یا نصب دیتا ہے یا جر دیتا ہے۔ 3۔ معمول عامل: کہ یہ کس میں عمل کرتا ہے۔ اسم میں عمل کرتا ہے یا فعل میں عمل کرتا ہے۔ 4۔ تعداد عامل: کہ یہ کتنے ہیں۔

النوع الاول[1]

حروف تجر الاسم[1] فقط[2] و تسمی حروفا جارۃ[3] و ھی سبعۃ عشر حرفا[4]

النوع الاول حروف تجر الاسم[1] کی ترکیب۔

النوعُ مرفوع لفظًا موصوف الاوّلُ مرفوع لفظًا صفت۔ موصوف صفت ملکر مبتدا۔ حروفٌ مرفوع لفظًا موصوف، نکرہ کے بعد جب فعل آ رہا ہو تو عمومًا وہ موصوف صفت بنتے ہیں۔ تَجُرُّ فعل ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی موصوف کو، اور یہ عائد ہے۔ الاسمَ منصوب لفظًا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ صفت بنے گا۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر خبر ہوا۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نوٹ: حروف مرفوع ہے۔ اور آگے تجر الاسم پورا جملہ مبنی ہے۔ تو اس کا اعراب مرفوع محلًا ہوگا۔ تجر الاسم کی تلفظ: الف لام کا ہمزہ بھی وصلی ہے، اور اسم کا ہمزہ بھی وصلی ہے۔ پھر لام اور سین کے درمیان التقائے ساکنین آیا، اس وجہ سے پہلے ساکن لام کو کسرہ دیا۔ اور یوں پڑھیں گے۔ تَجُرُّ لِسْمَ۔ قرآن مجید میں بِئْسَ الِاسْمُ آیا ہے۔ اسکو بِئْسَ لِسْمُ پڑھیں گے۔

فَقَطْ[2] کی ترکیب: یہ فائے فصیحہ کہلاتی ہے۔ فائے فصیحہ وہ ہوتی ہے جو شرط مخذوف پر دلالت کرے۔قَطْ اسم فعل ہے بمعنیٰ اِنْتَهِ کے۔ اِنْتَهِ: تو رک جا، تو باز آ جا۔ اور یہ اِنْتَهٰی یَنْتَهِیْ باب افتعال سے امر کے معنیٰ میں ہے، اور تَنْتَهِیْ سے بنا ہے۔ شروع سے علامت مضارع اور آخر سے حرف علت گرا، پھر ہمزہ وصلی مکسورہ ابتدا میں لانے کی وجہ سے اِنْتَهِ ہوا۔ اسکے اندر انتَ ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل ہے۔ تو اسم فعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہوا شرط مخذوف کی۔ بعض علماء اس کو جملہ اسمیہ بھی کہتے ہیں۔ یہاں شرط "اِذا جَرَرْتَ بِها الِاسْمَ"۔ اِذا شرطیہ ظرفیہ، اذا ظرفیہ ہوتا ہے اور کبھی شرط کے معنیٰ کو متضمن ہوتا ہے۔ جَرَرْتَ میں جَرَّ فعل تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، با جارہ ھا ضمیر مجرور محلًا جو کہ لوٹ رہی ہے حروف کو، الِاسمَ منصوب لفظًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ انشائیہ ہوا۔ یہ جملہ شرطیہ انشائیہ اس لئے ہوا کہ جزا "قط" جو کہ فعل امر کے معنیٰ میں ہے۔ اور امر جملہ انشائیہ میں سے ہے۔ لہذا جزا جملہ انشائیہ ہونے کی وجہ سے یہ جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ترجمہ: نوع اوّل ایسے حروف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں۔ فقط= اذا جررت بها الاسم فانتهی۔ جب تو اس کے ذریعے اسم کو جر دے دیں تو تو باز آ جا۔ یعنی اسم کو پھر کوئی اور عمل نہ دے۔ یہ صرف جر دیتا ہے۔

و تسمی حروفا جارۃ[3] کی ترکیب۔ یاد رکھو سَمّٰی دو مفعول چاہتا ہے۔ جیسا کہ سمَّیْتُ الرجُلَ زیدًا۔ یہاں تسمّی فعل مجہول ہے، تو اس کے اندر نائب فاعل اس کے لئے مفعول اوّل بنے گا اور آگے حروفا جارۃ مفعول ثانی بنے گا۔

واو عاطفہ، تُسَمّٰی فعل مجہول، ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے حروفٌ کو۔ حروفًا منصوب لفظًا موصوف، جارَّۃً منصوب لفظًا صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے موصوف کو۔ جارَّۃً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ صفت ہوا۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر مفعول بہ۔ فعل مجھول اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: جَرَّ یَجُرُّ جَرًّا فھو جارٌّ۔ جارَّۃٌ یہ مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے۔

ترجمہ: اور اِن حروف کو حروف جارّہ کہتے ہیں۔

[4] و ھی سبعة عشر حرفا کی ترکیب: یہ بھی ترکیب میں مبتدا اور خبر بنے گا۔ واو حرف عطف ھی ضمیر مرفوع محلًا مبتدا سَبْعَةَ عَشَرَ مرفوع محلًا ممیّز۔مرفوع اس لئے کیونکہ یہ خبر بن رہا ہے مبتدا کے لئے۔ حرفًا منصوب لفظًا تمیز۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: اور یہ سترہ(17) حروف ہیں۔

[1] الباء للالصاق [2] و ھو اتصال الشئ بالشئ اما حقیقة [3] نحو بہ داء [2] و اما مجازا [4] نحو مررت بزید ای التصق مروری بمکان یقرب منہ زید [1] و للاستعانة [5] نحو کتبت بالقلم [6] و قد تکون للتعلیل [7] نحو قولہ تعالیٰ انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل [6] و للمصاحبة [8] نحو اشتریت الفرس بسرجہ [6] و للتعدیة [9] نحو قولہ تعالیٰ ذھب اللہ بنورھم و نحو ذھبت بزید ای اذھبتہ [6] و للمقابلة [10] نحو اشتریت العبد بالفرس [6] و للقسم [11] نحو باللہ لافعلن کذا [6] و للاستعطاف [12] نحو ارحم بزید [6] و للظرفیة [13] نحو زید بالبلد [6] و للزیادة [14] نحو قولہ تعالیٰ و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکة،

نوٹ: نمبر کے لحاظ سے ترکیب نیچے ملاحظہ فرمائیں۔

[1] الباء للالصاق و للاستعانة: یہاں اِلْصاق کا ہمزہ نہیں گرے گا۔ کیونکہ یہ باب افعال سے ہے۔ اور افعال کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔

الباءُ الباءُ مرفوع لفظً مبتدا۔ یہاں "با" سے مراد با کا لفظ ہے۔ جسکا نام ہم نے با رکھا۔ اس لئے اب یہ اسم ہوا اور مرفوع لفظًا مبتدا ہوا۔ اور اس صورت میں با کا معنیٰ بھی نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح آگے تمام حروف جارّہ کی ترکیب میں ہوگا۔ للالصاق: ملنا لام جارّہ الصاقِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ ہوا۔ آگے وللاستعانةِ آ رہا ہے۔ اس کا عطف للالصاق پر ہو رہا ہے۔ تو ابھی اس للالصاق جار مجرور کو معطوف علیہ بنایا۔ و للاستعانة میں واو حرف عطف لام جارّہ استعانة مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف۔ معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکرمتعلق ہوئے ثبت فعل کے ساتھ۔ ثبتَ فعل اس میں ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یہاں ثبتَ بھی نکال سکتے ہو اور ثبَتَتْ بھی نکال سکتے ہوں۔ کیونکہ حروف مذکر بھی مستعمل ہے اور مؤنث بھی مستعمل ہے۔ البتہ زیادہ وہ مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ تو زیادہ بہتر یہ ہے کہ ثبتت نکالے، تا کہ ھی ضمیر لوٹائے الباء کی طرف۔

[2] و ھو اتصال الشئ بالشئ اما حقیقة و اما مجازًا اور الصاق ملنا ہے ایک چیز کا دوسرے چیز کے ساتھ۔اور یہ ملنا یا تو حقیقتًا ہوگا یا مجازًا ہوگا۔

و واو حرف عطف ھو مرفوع محلًا مبتدا جو کہ لوٹ رہی ہے الصاق کو۔ اِتِّصَالُ مرفوع لفظًا مصدر مضاف : جُڑنا الشئِ مجرور لفظًا مضاف الیہ بالشئِ با جارّہ الشئِ مجرور لفظًا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اتصال مصدر کے ساتھ۔ اتصال مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر مُمَیَّز۔ کیونکہ اس میں ابہام ہے اور آگے تمیز آکر اس ابہام کو دور کریگا۔ اِمّا اِمَّا تردیدیہ حقیقة حقیقةً منصوب لفظًا معطوف علیہ، منصوب اس لئے کیونکہ تمیز منصوب ہوتا ہے۔ و واو زائدہ اما اِمَّا عاطفہ۔ حروف عاطفہ کل دس ہیں۔ یہ ثانی اِمَّا عطف کے لئے آ رہا ہے۔ یہ پہلا اِمَّا عطف کے

لئے نہیں۔ اور یہ پہلے اِمَّا اس لئے لایا یہ بتلانے کہ لئے کہ یہ چیز دائر ہے دو چیزوں میں۔ یعنی اتصال دائر ہے دو چیزوں میں، یا تو حقیقتًا ہے یا مجازًا۔ مَجازًا منصوب لفظًا معطوف، معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر تمییز۔ ممیز اپنے تمییز سے ملکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

درس 37۔

[3]نحو بہ داءٌ: نوٹ: نحوُ اور مثلُ وغیرہ جیسے الفاظ ہمیشہ مفرد کی طرف مضاف ہوتا ہے، اور جملہ کی طرف مضاف نہیں ہوتا۔ اگر کہیں پر نظر آئے کہ جملہ کی طرف مضاف ہے، تو اس جملہ سے لفظ مراد لیں گے۔ اور ترکیب نہیں کریں گے۔ جیسا کہ یہاں نحوُ کے بعد "بہ داءٌ" پورا جملہ آیا ہے۔ تو اس کو مراد اللفظ کے تاویل میں لے کر مجرور محلًا یا مجرور تقدیرًا کہیں گے۔ اس پر اعراب حکائی جاری ہوگا۔ اور بعض کے نزدیک حکایت مبنیات میں سے ہے اوربعض کے نزدیک معرب ہے۔ اور یہاں "بہ داءٌ" کی ترکیب نہیں کریں گے۔ صرف یوں کہیں گے، کہ مجرور محلًا ہے یا مجرور تقدیرًا۔ اور اگر اس کا معنیٰ مراد ہو تو پھر اُس جملہ کی الگ ترکیب ہوگی، اور پھر یہ مضافٌ الیہ نہیں بنے گا۔

پہلی ترکیب۔ ای مِثَالُهَا نحوُ بہ داءٌ۔ نَحْوُ مرفوع لفظًا مضاف۔ بِہٖ داءٌ مراد اللفظ کی تاویل میں ہوکر مجرور محلًا۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر۔بِہٖ داءٌ یہ مثال ہے اور ماقبل مابعد میں اس کا کسی کے ساتھ تعلق نہیں، تو یہاں ھا ضمیر کسی غائب کی طرف راجع ہے۔ بہتر یہ ہوتا کہ کوئی اسم لاتے جیسا کہ بِزَیْدٍ وغیرہ۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "با" کو۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: اگر بہٖ داءٌ کے معنیٰ کا ارادہ کیا جائے تو پھر ترکیب یوں ہوگی۔ با جارہ ہا ضمیر مجرور محلًا جو کسی غائب کو راجع ہے۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتٌ صیغہ اسم فاعل کے ساتھ۔ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے داءٌ مبتدا مؤخر کو،صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدَّم۔ داءٌ مرفوع لفظًا مبتدا مؤخر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اشکال: اشکال یہ کہ یہاں ضمیر پہلے آیا، اور مرجع بعد میں آیا۔ تو یہ اِضمار قبل الذکر ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ داءٌ مبتدا ہے لفظوں کے لحاظ سے تو مؤخر ہے لیکن حقیقت میں مقدم ہے۔ اور دراصل کلام یوں ہے۔ داءٌ بہٖ۔لہذا اب اضمار قبل الذکر لفظًا تو آ رہا ہے لیکن رُتْبَۃً نہیں آ رہا۔ اور یہ صورت اضمار قبل الذکر کا جائز ہے۔ اور اگر لفظًا اور رُتبۃ دونوں لحاظ سے اضمار قبل الذکر ہو تو پھر یہ جائز نہیں۔

[2]دوسری ترکیب۔ نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، بہ داءٌ مراد اللفظ کی تاویل میں مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر ہوا، ھی مبتدا مخذوف کا، ھی مرفوع محلًا مبتدا جو کہ راجع ہے "با" کو۔ وہ با جو کہ الصاق حقیقی کے لئے آئے۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[3]تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے اس کو مفعول بنا دے۔ اَغْنِی نَحْوَ بہ داءٌ۔ اَغنی فعل اس میں انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، نحوَ منصوب لفظًا مضاف اور بہ داءٌ مراداللفظ ہو کر مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر اغنی فعل کے لئے مفعول۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ نحوَ به داءٌ۔ نحو مفعول مطلق بن جائے گا، کیونکہ یہ مثل کے معنی میں ہے۔ کیونکہ مثل بھی مصدر ہے اور نحو بھی مصدر ہے۔ یہ بھی جملہ فعلیہ بنے گا۔ اُمَثِّلُ فعل اس میں انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، اور نحوَ منصوب لفظًا مضاف، به داءٌ منصوب محلًا مضافٌ الیه، مضاف اور مضافٌ الیه ملکر مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[4]نحو مررت بزيد اى التصق مروری بمکان يقرب منه زيد:

پہلی ترکیب[1]۔ مبتدائے مخذوف "هی" کے ساتھ۔ نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، مررتُ بزيدٍ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مبدل منه یا معطوفٌ علیه، ای حرف تفسیر، " اِلْتَصَقَ مُرُوْرِیْ بمكانٍ يقربُ منهُ زيدٌ " یہ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا بدل یا مجرور تقدیرًا عطف بیان۔ کیونکہ مبدل منه مجرور تھا تو یہ بھی مجرور ہوگا۔ مبدل منه اپنے بدل سے یا معطوفٌ علیه اپنے عطف بیان سے ملکر مضافٌ الیه ہوا نحوُ مضاف کے لئے۔ مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر یہ خبر ہوا مبتدائے مخذوف "هی" کے لئے۔ هی مرفوع لفظًا مبتدا جو کہ راجع ہے "با" کو۔ وہ "با" جو الصاق مجازی کے لیے آئے۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: ای کا لفظ تفسیر کے لئے آتا ہے۔ مفرد کی تفسیر مفرد کے ساتھ کی جاتی ہے، اور جملہ کی تفسیر جملہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ای کے ماقبل کو مُفَسَّر اور ای کے مابعد کو مُفَسِّر کہتے ہیں۔ ترکیب کے لحاظ سے مُفَسَّر جب مفرد ہو تو مبدل منه یا معطوفٌ علیه بنتا ہے۔ اور ای کا ما بعد یعنی مُفَسِّر بدل بنے گا یا عطف بیان بنے گا۔ اگر ماقبل کو آپنے معطوفٌ علیه بنایا تو مابعد عطف بیان ہوگا۔ اور اگر ماقبل کو مبدل منه بنیا تو مابعد بدل ہوگا۔ اور اگر ماقبل کو مبدل منه بنایا تو مابعد بدل ہوگا۔

دوسری ترکیب[2]: مثالُہا کے ساتھ۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "با" کو۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، اور آگے نحو الخ مضاف، مضاف الیه ملکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب[3]: اس میں اغنی فعل کے لئے نَحْوَ الخ مفعول بنے گا۔

چوتھی ترکیب[4]۔ اس میں نحوَ الخ اُمَثِّلُ کے لئے مفعول مطلق بنے گا۔

مفعول مطلق: وہ مصدر جو ماقبل فعل کے معنیٰ میں ہو۔ اس کے لئے لفظًا ایک جیسا ہونا ضروری نہیں، بلکہ معنیٰ ایک جیسا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ اَنْبَتَ نَبَاتًا : اس میں اَنبت مزید فیه سے ہے، نباتا مجرد سے ہے۔ یا جَلَسْتُ قُعُوْدًا۔ یہ قعودًا بھی مفعول مطلق ہے، اگر چہ لفظًا مختلف ہے، لیکن دونوں کا معنیٰ ایک ہے۔

اگر معنیٰ کا ارادہ ہو تو پھر مضاف الیه نہیں بنانا ہوگا۔ اُس صورت میں ترکیب۔ اب اس میں نحوُ کی ترکیب نہیں کرنا۔

مررت بزيد: مَرَّ فعل، تا ضمیر مرفوع محلًا فاعل، با جارّہ زیدٍ مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ جملہ مفَسَّرہ ہے۔ ای حرف تفسیر

التصق مروری بمکان يقرب منه زيد: اِلْتَصَقَ فعل مُرُوْر مصدر مرفوع تقدیرًا مضاف، یا ضمیر مجرور محلًا مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه ملکر یہ فاعل ہوا التصق فعل کے لئے، با جارّہ مکانٍ مجرور لفظًا موصوف، موصوف اس لئے کیونکہ نکرہ کے بعد فعل آ رہا ہے، اور یہ عمومًا موصوف صفت بنتے ہیں۔ يَقْرُبُ فعل من جارہ ها ضمیر مجرور محلًا

جو کہ لوٹ رہی ہے مکان موصوف کو، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے يَقْرُبُ فعل کے ساتھ۔ زيدٌ مرفوع لفظًا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا التصق فعل کے ساتھ۔فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یہ جملہ مُفِسّرہ ہے۔

ترجمہ: مل گیا میرا گزرنا ایسے مکان کے ساتھ کہ قریب ہے اُس کے زید۔ یعنی میں ایسی جگہ سے گزرا جو زید اُس کے قریب ہے۔

نوٹ: جو بھی اسم جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، سوائے جمعہ مذکر سالم کے، تو اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوگا۔

پس بہ داءٌ میں مرض اُس شخص کے ساتھ حقیقتًا ملا ہوا۔ اور اس دوسری مثال میں الصاق حقیقتًا نہیں ہوا، بلکہ مجازی طور پر ہوا۔

[5] نحو كتبت بالقلم:

پہلی ترکیب [1] مثالُها والا۔ نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، كتبتُ بالقلم مراد اللفظ ہو کر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، مضاف، مضافٌ الیہ ملکر خبر، مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ، جو کہ لوٹ رہی ہے "با" کو، وہ با جو کہ استعانت کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب [2] هي والا۔ هي مرفوع محلًا مبتدا جو کہ لوٹ رہی ہے "با" کو، اور نحوُ كتبتُ بالقلم اس کے لئے خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب [3] اغنی والا۔ اغنی فعل انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل اور نحوَ كتبتُ بالقلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

چوتھی ترکیب [4] أُمَثِّلُ والا۔ أُمَثِّلُ فعل اسکے اندر انا ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر فاعل، نَحْوَ كتبتُ بالقلم مفعول مطلق، فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[6] و قد تكون للتعليل [6] و للمصاحبة [6] و للتعدية [6] و للمقابلة [6] و للقسم [6] و للاستعطاف [6] و للظرفية [6] و للزيادة للتعليل یہ معطوفٌ علیہ ہے، اور آگے کئی معطوف آ رہے ہیں۔ متن میں اکھٹے نہیں لیکن میں نے ادھر اکھٹے لکھ لئے ترکیب کے لئے۔

و واو حرف عطف قد قَدْ حرف تحقیق و تقلیل، یہاں تقلیل کے لئے تكون تكونُ فعل از افعال ناقصہ، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم جو کہ "با" کو راجع ہے۔ افعال ناقصہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں۔ مبتدا کو انکی اسم اور خبر کو خبر کہتے ہیں۔ انکا اسم مرفوع ہوتا ہے اور خبر منصوب۔ للتعليل لام جارّہ التعليلِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ واو حرف عطف، للمصاحبة میں لام جارّہ المصاحبة مجرور لفظًا، جار اپنے مجرور سے ملکر معطوف اوّل۔ واو حرف للتعدية میں لام جارہ التعديةِ مجرور لفظًا، جار اپنے مجرور سے ملکر معطوف ثانی، واو حرف عطف، للمقابلة میں لام جارّہ المقابلة مجرور لفظًا، جار اپنے مجرور سے ملکر معطوف ثالث، واو حرف عطف للقسم میں لام جارّہ المقسمِ مجرور لفظًا، جار اپنے مجرور سے ملکر معطوف رابع، واو حرف عطف للاستعطافِ میں لام جارّہ

الاستعطافِ مجرور لفظًا، جار اپنے مجرور سے ملکر معطوف خامس، واو حرف عطف للظرفیۃ میں لام جارہ الظرفیۃ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف سادس، واو حرف عطف للزیادۃ میں لام جارّہ الزیادۃِ مجرور لفظًا، جار اپنے مجرور سے ملکر معطوف سابع، معطوفٌ علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ظرف مستقر ہو کر یہ متعلق ہوا ثابتَۃً سے۔ ثابتۃً منصوب اس لئے کہ اس نے کان کا خبر بننا ہے۔ اور مؤنث اس لئے کیونکہ کان کا اسم "ھی" مؤنث ہے۔ اور کان کی خبر نے اُس سے جڑنا ہے۔ ثابتۃً منصوب لفظًا صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مرفوع محلًا اس کا فاعل جو کہ لوٹ رہی تکونُ کے اسم کو، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر کان کی خبر۔ تکونُ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اب درمیان میں مثالیں ہیں۔ اُن کی ترکیب ملاحظہ فرمائیں۔

نحو قولہ تعالیٰ انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل[7]

ترکیب نمبر 1۔ مثالُھا مبتدا مخذوف کی: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف۔ آگے قَوْلُ مصدر آ رہا ہے۔ اور مصدر کے ساتھ اگر ہزار چیزیں بھی جُڑ جائیں تو وہ مفرد ہی رہتا ہے۔ لہٰذا یہاں مراد اللفظ کی تاویل میں نہیں ہوں گا۔ کیونکہ یہ جملہ نہیں بلکہ مفرد ہے۔ قولِہٖ قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ہا ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، ہا ضمیر چونکہ معرفہ ہے اور اس کے بعد فعل آ رہا ہے۔ اور فعل نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں معرفۃ کو ذوالحال بناتے ہیں، اور فعل یا نکرہ کو حال۔ تعالیٰ تعالیٰ فعل ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل جو کہ ذوالحال کو راجع ہے۔ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بتقدیر قد حال۔ کیونکہ ماضی جب حال بنتا ہے تو پھر وہاں قد یا لفظوں میں ہونا چاہیئے، یا تقدیرًا۔ ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ۔ چونکہ قَوْلُ آیا ہے، اور قول مقولے کا تقاضا کرتا ہے۔ تو آگے مقولہ ہے۔ انکم اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، کم ضمیر منصوب محلًا اِنَّ کا اسم، ظلمتم ظَلَمَ فعل تُمْ ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، انفسکم اَنْفُسَ منصوب لفظًا مضاف، کم ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول ہوا ظلمتم فعل کے لئے، باتخاذکم العجل با جارّہ اِتِّخاذِ مجرور لفظًا مصدر مضاف کم ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ، اَلْعِجْلَ منصوب لفظًا مفعول اوّل ہوا اتخاذ مصدر کے لئے اور مفعول ثانی اِلٰہً منصوب لفظًا مخذوف ہے۔ اِتّخاذ مصدر اپنے مضاف الیہ اور دونوں مفعولوں سے ملکر مجرور ہوا با جارّہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ظلتم فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا قول مصدر کے لئے۔ قول مصدر اپنے مضافٌ الیہ اور مقولہ سے مل کر یہ مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر ہوئی مبتدا مخذوف مِثَالُھَا کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "با" کو۔ وہ با جو کہ تعلیل کے لئے ہے۔

ترکیب نمبر 2۔ ھی مبتدا مخذوف کی:وہ بھی اسی طرح ہے۔

ترکیب نمبر 3۔ اغنی فعل کے لئے مفعول بہ بنے گا۔

ترکیب نمبر 4۔ اُمَثِّلُ فعل کے لئے مفعول مطلق بنے گا۔

درس 38۔

[8]نحو اشتریت الفرس بسرجه:

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، اشتریتُ الفَرَسَ بسرْجِهٖ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر مثالُها مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "با" کو۔ وہ با جو کہ مُصَاحَبت ک لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترکیب نمبر 2 ھی کے ساتھ۔ ترکیب نمبر 3 اغنی کے ساتھ ہوگا،جس کے لئے نحوَ مفعول بہ بنے گا۔ ترکیب نمبر 4 میں نحوَ مفعول مطلق بنے گا اُمَثِّلُ کا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ کی ترکیب۔ اشتریتُ الفرس بسرجه : اشتریٰ فعل تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، الفَرَسَ منصوف لفظًا مفعول بہ، با جارّہ سرجِ مجرور لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضاف الیه جو کہ راجع ہے فرس کی طرف، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مجرور ہوا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اشتریتُ فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: خریدا میں نے گھوڑے کو زین کے ساتھ۔ "با" نے ساتھ کا معنیٰ ادا کیا۔

[9]نحو قوله تعالیٰ ذهب الله بنورهم و نحو ذهبت بزید ای اذهبته:

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے ذوالحال کو، تعالیٰ فعل اپنے فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتقدیر قد یہ حال ہو، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیه ہوا، ذهبَ فعل لفظ الله مرفوع لفظًا فاعل، با جارہ نورِ مجرور لفظًا مضاف، هم ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، مضاف، مضاف الیه سے ملکر مجرور ہوا "با" جارہ" کا۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ذهبَ فعل کے ساتھ، ذهب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ مقولہ ہوا قول کا، قول مصدر اپنے مضاف الیه اور مقولہ سے ملکر مضافٌ الیه ہوا، نحو کے لئے، مضاف مضاف الیه ملکر یہ خبر ہوئی مبتدا محذوف مثالُها کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "با" کو۔ وہ با جو کہ تعدیہ ک لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر با کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

و نحو ذهبت بزید ای اذهبته:

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، ذهبتُ بزید مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا معطوفٌ علیه، ای حرف تفسیر اَذْهَبْتُهُ مراد اللفظ مجرور تقدیرًا عطفِ بیان، معطوفٌ علیه اپنے عطف بیان سے ملکر یہ مضافٌ الیه ہوا نحوُ کے لئے، نحوُ مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر ہوا مثالُها مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها

ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جوکہ راجع ہے "با" کو۔ وہ با جوکہ تعدیہ کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: ای کے ماقبل اگر مبدل منہ بنانا ہو تو ای کے مابعد کو بدل بنانا ہوگا۔ اور اگر ای کے ماقبل کو معطوف علیہ بنانا ہو، تو ای کے مابعد کو عطف بیان بنانا ہوگا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر با کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق مِنْ غیرِ لفظِہٖ ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ کی ترکیب۔ ذَھَبْتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، با جارّہ زیدٍ مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ذھبتُ فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مُفَسَّرَہ ہوا۔ ای حرف تفسیر، اَذْھَبْتُہُ فعل با فاعل، اسکے اندر تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، ھا ضمیر منصوب محلًا مفعول بہ، جوکہ راجع ہے زید کو۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مُفَسِّرہ ہوا۔ پھر مفسَّر اور مفسِّر کو جوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

[10] نحو اشتریت العبد بالفرس کی ترکیب :

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، اشتریتُ العبد بالفرس مراداللفظ ہوکر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جوکہ راجع ہے "با" کو۔ وہ با جوکہ مقابلہ کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر با کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

[11] نحو باللہ لافعلن کذا کی ترکیب:

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، باللہ لافعلن کذا مراداللفظ ہوکر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جوکہ راجع ہے "با" کو۔ وہ با جوکہ قسم کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر با کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ باللہ لافعلن کذا کی ترکیب۔ با قسمیہ جارہ لفظ اللہ مجرور لفظًا، جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا اُقْسِمُ فعل کے ساتھ، اُقْسِمُ فعل، انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر قسم، لام حرف تاکید، افعلَنَّ فعل، انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، (کذا یہ کسی

کام سے کنایه ہے۔ اور یه یہاں مفعول بنے گا۔ اور اسی طرح کیتَ و ذیتَ بھی کنایه ہیں۔) کذا منصوب محلًا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر جواب قسم۔ قسم اور جواب قسم ملکر جمله قسمیه ہوا۔ اسمیں صرف پہلا جز انشاء تھا۔

[12] نحو اِرحَم بزید کی ترکیب۔ استعطاف: نرمی طلب کرنا۔ نوٹ: یہاں ارحم کے ذریعے استعطاف کے معنیٰ کو حاصل کیا گیا۔ اور با کے ذریعے استعطاف کے معنیٰ کو حاصل نہیں کیا گیا۔ تو یه مثال درست نہیں۔ کسی کاتب سے کتابت کی غلطی ہوئی۔ استعطاف کے لئے کبھی "با" آتی ہے، لیکن وہ "با" قسمیه ہوتی ہے۔ اور اُس میں جواب قسم کا جمله انشائیه ہونا ضروری ہے۔ جیسا که " باللہِ اَخبِرْنی عن زیدٍ" تو یه با استعطاف کے لئے ہے۔

ترکیب نمبر 1 مِثالُھا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، اِرْحَمْ بزیدٍ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو که راجع ہے "با" کو۔ وہ با جو که استعطاف ک لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

اِرْحَم بزیدٍ کی ترکیب۔ اِرْحَمْ فعل، انت ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل، با جاره 'زیدٍ مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ارحم فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

[13] نحو زید بالبلد:

اسی طرح "با" ظرفیت کے لئے آتی ہے۔ جیسا که زیدٌ بالبلدِ: زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، با جارّہ البلدِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتٌ اسم فاعل سے، ثابتٌ صیغه اسم فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، جو که لوٹ رہی ہے زید مبتدا کو۔ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔ یه جمله کی ترکیب ہوئی۔ باقی نحوُ کے ساتھ ترکیب اُسی طرح ہے جو باقی مثالوں میں ہوئی۔

[14] نحو قوله تعالیٰ و لا تلقوا بایدیکم الی التَّهْلُکَة: با زائدہ کی مثال ہے۔ اور جو حرف جر کلام میں زائد ہوتی ہے وہ کسی سے متعلق نہیں ہوتا۔ اور یه کلام میں کچھ تاکید پیدا کرتا ہے۔ اور اس سے کلام میں حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی کبھار شعر کے وزن کو برابر کرنے کے لئے زائد حروف لائے جاتے ہیں۔

ترکیب مثالُھا کے ساتھ۔ نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر فاعل جو که راجع ہے ذوالحال کو، تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جمله فعلیه ہو کر بتقدیر قد یه حال، ذوالحال اور حال ملکر یه مضافٌ الیه ہوا قول مصدر مضاف کے لئے، واو عاطفه که دراں حال که قرآن مذکور است، یعنی قرآن مجید میں یه واو عاطفه استعمال ہوا ہے۔ لا تُلْقُوْا فعل،واو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، با جاره زائدہ ایدی مجرور تقدیرًا اور منصوب محلًا مضاف،(ایدِی کو با نے جرّ تو دیا لیکن محل کے اعتبار سے یه مفعول ہے، اور مفعول منصوب ہوتا ہے) کم مجرور محلًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مفعول به ہوا لا تلقوا فعل کے لئے،(یہاں با زائدہ ہے، اس لئے یه کسی سے متعلق نہیں ہوتا۔ یه زائد لفظوں کے اندر تو عمل کرتا ہے لیکن معنیٰ میں عمل نہیں کرتا۔ اور یه متعلق اس لئے نہیں کرتے، کیونکه حروف جارّہ فعل کے عمل کو اپنے مدخول تک پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن یہاں لا تلقوا براہ راست ایدی میں عمل کر سکتا

ہے، اس لئے اس کو متعلق کرنے کی ضرورت نہیں۔) الی جارّہ التَّهْلُكَةِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر یہ متعلق ہوئے لا تلقوا فعل سے۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قول کے لئے مقولہ، قول مصدر اپنے مضافٌ الیہ اور مقولہ سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے۔ نحو مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ خبر ہوا مثالُها مبتدا مخذوف کے لئے۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: یہ لا تُلقوا خود براہ راست متعدی ہے،جب یہ خود متعدی ہے تو پھر اسکو "با" کے ذریعے متعدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ اپنے مفعول کو خود نصب دے سکتا ہے۔اور اگر اس صورت میں حرف جر آیا تو یہ زائد کہلائیں گا۔ یاد رکھو یہ حروف جارّہ جس پر داخل ہوں یہ اُس فعل کے لئے مفعول بہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ زیدًا "ضربتُ زیدًا" میں مفعول بہ ہے۔ اب میں عصیٰ کو بھی ضربتُ کے ساتھ جوڑنا چاہتا ہوں، لیکن ضربت چونکہ ایک مفعول چاہتا ہے، اور وہ پہلے سے موجود ہے، اب حرف جرّ کو استعمال کرنا ہوگا اور یوں کلام ہوگا۔ ضربتُ زیدً بالعصیٰ۔ تو یہ عصیٰ بھی مفعول ہوا ضربت کے لئے۔ لیکن ضربت اس میں براہ راست عمل نہیں کر سکتا تھا۔ تو زید مفعول بہ صریح ہے، اور عصیٰ مفعول بہ غیر صریح ہے۔

درس 39

واللام للاختصاص[1] نحو الجل للفرس[2] وللزيادة[1] نحو ردف لكم اى ردفكم[3] و للتعليل[1] نحو جئتك لاكرامك[4] و للقسم[1] نحو لله لا يؤخر الاجل[5] و للمعاقبة[1] نحو لزم الشر للشقاوة[6]

واللامُ للاختصاص[1] وللزيادة[1] و للتعليل[1] و للقسم[1] و للمعاقبة[1]

واو حرف عطف، اللامُ مرفوع لفظًا مبتدا، لام جارّہ اختصاصِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ، واو حرف عطف، لام جارّہ الزیادَۃ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف اوّل، واو حرف عطف، لام جارّہ التعلیلِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف ثانی، واو حرف عطف لام جارّہ القسم القسمِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف ثالث، واو حرف عطف، لام جارہ المعاقبۃ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف رابع، معطوفٌ علیہ اپنے سارے معطوفات سے ملکر مجرور ہوا، جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہو کر یہ متعلق ہوئے ثابتَۃٌ سے۔ ثابتۃ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے مبتدا "لام" کو۔ ثابتۃ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ثابتٌ صیغہ اسم فاعل نکالنا بھی صحیح ہے۔

اب درمیان میں ہر ایک کی مثالیں ذکر ہیں۔ جن کا ترکیب کے لحاظ سے ماقبل مابعد کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اب ہر مثال کی ترکیب ملاحظہ فرمائیں، اُن نمبروں کے مطابق جو میں نے متن پر لکھے ہیں۔

للاختصاص: اِخْتِصَاص باب افتعال کا مصدر ہے۔ اس کا ہمزہ وصلی ہے۔ لہذا اس لِلِخْتِصَاصْ پڑھنا ہے۔

اختصاص: ایک چیز کا دوسرے چیز کے ساتھ خاص ہونا۔

[2] نحو الجل للفرس کی ترکیب:

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، الْجُلُّ لِلفَرَسَ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر مثالُها مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "لام" کو۔ وہ لام جو کہ اختصاص کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر لام کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول به ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

جُل: گھوڑے کے اوپر زین سے پہلے جو کپڑا وغیرہ ڈالتے ہیں، اُس کو جول کہتے ہیں۔

ترجمه: وہ جول خاص ہے گھوڑے کے لئے۔یا جول گھوڑے کے لئے ہے۔

[3] نحو ردف لکم ای ردفکم:

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، ردفَ لکم مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مبدل منه، ای حرف تفسیر اور ردفَکم مراد اللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا بد، مبدل منه اپنے بدل سے ملکر مضافٌ الیه ہوا نحوُ مضاف کے لئے، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یہ خبر ہوا مثالُها مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "لام" کو۔ وہ لام جو کہ زیادت کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر لام کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول به ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جمله ردف لکم ای ردفکم کی ترکیب۔

ردفَ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کسی غائب کو راجع ہے، لام جارّہ زائد کم ضمیر مجرور محلِّ قریب کے اعتبار سے اور منصوب محلِّ بعید کے اعتبار سے، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه مُفَسَّرہ ہوا۔ ای حرف تفسیر، ردفَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے غائب کو، کم ضمیر منصوب محلًا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه مفسِّرہ ہوا۔

رَدیف: سواری پر پیچھے سوار ہونے والا ردیف کہلاتا ہے۔

ترجمه: وہ تمہارے پیچھے سوار ہوا۔

[4] نحو جئتک لاکرامک : اکرام باب افعال سے ہے۔ اور اسکا ہمزہ قطعی ہے۔ لہذا تلفظ سے نہیں گرے گا۔

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، جئتک لاکرامک مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر مثالُها مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "لام" کو۔ وہ لام جو کہ تعلیل کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر لام کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ جئتک لاکرامک کی ترکیب۔

جئتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، کاف ضمیر منصوب محلًا مفعول بہ، لام جارہ اکرامِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، کاف ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے جئت فعل کے ساتھ۔ جئت فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

لام تعلیل: لام تعلیل وہ ہے جو کہ علّت بتلا دے۔

ترجمہ: میں آیا تیرے پاس تیرے اکرام کے لئے۔ یہاں لام نے علّت بتلا دیا۔

نحو للہ لا یؤخر الاجل:[5]

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، للہ لا یؤخر الاجل مرادااللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے "لام" کو۔ وہ لام جو کہ قسم کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر لام کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ للہ لا یؤخر الاجل کی ترکیب۔

لام جارّہ لفظ اللہ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اُقْسِمُ فعل کے ساتھ، اقسم فعل انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم، لا یُؤَخَّرُ فعل مجہول، الاجلُ مرفوع لفظًا نائب الفاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم جواب قسم ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔

لام قسم: لام قسم عام قسم کے لئے نہیں آتا، یہ امور عظیمہ پر قسم کے لئے آتا ہے۔ کوئی بڑی بات ہو اُس پر قسم کے لئے آتا ہے۔

نحو لزم الشر للشقاوۃ:[6]

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، لزم الشر للشقاوۃ مرادااللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے "لام" کو۔ وہ لام جو کہ معاقبت کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر لام کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ لزم الشر للشقاوة کی ترکیب۔

لزمَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اس کا فاعل جو کہ راجع ہے غائب کو، الشرَّ منصوب لفظًا مفعول بہ، لام جارّہ الشَّقَاوَةِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے لزم فعل سے، لزم فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: وہ لازم ہوا شر کے ساتھ بدبختی کے لئے۔

لام معاقبت: لام معاقبت وہ ہے جو یہ بتلا دے کہ اُس لام کا مدخول اس فعل کے بعد حاصل ہوا۔ معاقبت: انجام، یعنی اگر ماقبل والا فعل ہوا تو انجام یہ ہوگا۔ جیسا کہ لُزوم شر کے بعد شقاوت حاصل ہوئی۔

و من و ھی لابتداء الغایة[1] نحو سرت من البصرة الی الکوفة[2] و للتبعیض[1] نحو اخذت من الدراھم ای[3] بعض الدراھم و للتبیین[1] نحو قوله تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الذی ھو الاوثان[4] و للزیادة[1] نحو قوله تعالی یغفر لکم من ذنوبکم[5]

و من و ھی لابتداء الغایة[1] و للتبعیض[1] و للتبیین[1] و للزیادة[1]

واو عاطفہ مِنْ مرفوع محلًا مبتدا اوّل واو زائدہ (یہ واو مبتدا اور خبر کے درمیان آ رہا ہے،اس لئے یہ زائدہ ہے۔ آگے خبر جملہ ہے، تو اس میں مبتدا کو مبتدائے ثانی کہیں گے۔) ھی مرفوع محلًا مبتدائے ثانی جو کہ من کو راجع ہے۔ لام جارہ ابتداءِ مجرور لفظَ مضاف(ابتدا کا ہمزہ وصلی ہے۔) الغایةِ مجرور لفظاً مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ، واو عاطفہ لام جارہ التبعیضِ مجرور لفظًا جار مجرور ملکر معطوف اوّل، واو عاطہ لام جارہ التبیینِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف ثانی، واو عاطفہ لام جارّہ الزیادةِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف ثالث، معطوفٌ علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر یہ ظرف مستقر ہوا ثابتة کے ساتھ۔ ثابتة صیغہ اسم فاعل، ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا ثانی کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدائے ثانی اپنے خبر سے ساتھ ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر یہ پھر خبر ہوئی مبتدائے اوّل کے لئے، مبتدائے اول اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

درمیان میں جو مثالیں ہیں، جملہ معترضہ کے طور پر اب اُسکی نمبر وار ترکیبیں ملاحظہ فرمائیں۔

نحو سرت من البصرة الی الکوفة:[2]

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، سرت من البصرة الی الکوفة مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے "من" کو۔ وہ من جو کہ ابتداء کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر مِنْ کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ سرت من البصرۃ الی الکوفۃ کی ترکیب۔

سرتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، من جارہ البصرۃِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے سرتُ فعل کے ساتھ، الیٰ جارہ الکوفۃِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے سرتُ فعل کے ساتھ۔ سرتُ فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: بصرۃ، کوفۃ علم بھی ہے، اور تائے تانیث بھی ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ اس لئے یہ غیر منصرف ہے۔ لیکن الف لام کے دخول سے اس پر کسرہ پڑھ سکتے ہیں۔

ترجمہ: چلا میں بصرۃ سے کوفہ کی طرف۔

درس 40۔

نحو اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم کی ترکیب:[3]

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف اخذت من الدراھم مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مبدل منہ یا معطوفٌ علیہ، ای حرف تفسیر بعض الدراھم مراد اللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا بدل یا عطف بیان، مبدل منہ اپنے بدل یا معطوفٌ علیہ اپنے عطف بیان سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے، نحوُ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے "من" کو۔ وہ من جو کہ تبعیض کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر مِنْ کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ اخذت من الدراھم ای بعض الدراھم کی ترکیب۔

اخذت فعل با فاعل اس میں تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل من جارّہ الدراھم مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اخذت فعل کے ساتھ۔ اخذت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مُفَسَّرہ ہوا۔

ای حرف تفسیر۔ ای جملہ کا تفسیر جملہ کے ساتھ کرتا ہے۔ ای سے ماقبل جملہ آیا تو آگے بھی جملہ بنانا ہوگا۔ نیز ای مفرد کا تفسیر مفرد کے ساتھ کرتے ہیں۔ بعضَ بعضَ منصوب لفظً مضاف الدراھم الدراھِمِ مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر یہ مفعول بہ ہوا فعل مخذوف اخذت کے لئے۔ اخذتُ فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ مفسّرہ ہوا۔

ترکیب کی دوسرے صورت: یاد رکھو یہ "من" تبعیض کے لئے ہے۔ اور بہت سے نحوی علماءؒ لکھتے ہیں، کہ جب "من" بعض کے معنیٰ میں آئے، تو پھر وہ اسم ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس کا معنیٰ مستقل ہوتا ہے۔ اور یہ "مِنْ" نکرہ ہے اور اس کے بعد الدراھِمِ معرفۃ آ رہا ہے، تو یہ مضاف مضاف الیہ بن جائے گا۔ تو ترکیب یوں ہوگی۔

اخذتُ فعل با فاعل تا ضمیر بارز مرفوع محلًا اسکا فاعل، مِنْ منصوب محلًا مضاف، الدراھِمِ مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر یہ مبدل منہ یا معطوفٌ علیہ، ای حرف تفسیر اب یہ ای مفرد کی تفسیر کے لئے آ رہا

ہے۔ بعضَ الدراھمِ بدل یا عطف بیان، مبدل منہ یا معطوفٌ علیہ اپنے بدل یا عطف بیان سے ملکر مفعول بہ ہوا اخذت فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تیسری ترکیب: یعنی اَخذتُ شیٔاً ثابتًا من الدراھمِ ۔ اس میں جار مجرور متعلق ہوں گے ثابتًا سے، اور یہ صفت بنے گا شیٔاً کے لئے۔ اور پھر موصوف صفت ملکر مفعول بہ ہوگا۔ لیکن اس ترکیب میں خرابی یہ ہے کہ یہاں "من" پھر بعض کے معنیٰ میں نہیں رہے گا، بلکہ "من" نے شیٔاً سے ابہام کو دور کر دیا۔ اور یہ "من" بیانیہ بن جائے گا۔ لہذا "من" تبعیضیہ کے مقام پر یہ ترکیب درست نہیں۔

<u>[4]نحو قولہ تعالیٰ فاجتنبوا الرجس من الاوثان ای الرجس الذی ھو الاوثان:</u>

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولہ تعالیٰ قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل،جو کہ لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتقدیر قد حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا قول مصدر کے لئے۔ اور یہ " تعالیٰ" جملہ منصوب محلًا ہے۔ کیونکہ یہ حال بن رہا ہے، اور حال منصوب ہوتا ہے۔ فاجتنبوا فا کے لئے قرآن مجید دیکھنا ہوگا۔ مثلاً اگر یہ فا جزائیہ ہو تو پھر اس طرح کہیں گے، فا جزائیہ دراں حال کہ قرآن مجید مذکور است۔ اِجْتَنِبُوْا فعل با فاعل، واو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل الرجسَ الرِّجْسَ منصوب لفظًا ذوالحال، نوٹ: آگے من بیان کے لئے ہے۔ اور یاد رکھو اگر نکرہ کے لئے بیان ہو تو یہ اُس کے لئے صفت بنتی ہے، اور اگر معرفہ کے لئے بیان ہو تو یہ حال بنتی ہے۔ کیونکہ معرفہ کے بعد جب جار مجرور آتے ہیں تو وہ ذوالحال اور حال بنتے ہیں۔ من الاوثان مِنْ(بیانیہ) جارہ، الاوثانِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتًا سے۔ ثابتًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ذوالحال کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر یہ حال ہوا ذوالحال کے لئے، ذوالحال اپنے حال سے ملکر معطوفٌ علیہ یا مبدل منہ۔ کیونکہ آگے الرجس من الاوثان کی تفسیر آ رہی ہے حرف ای کے ذریعے۔ ای حرف تفسیر الرجسَ منصوب لفظًا موصوف۔ یہ منصوب اس لئے کہ یہ عطف بیان ہے۔ اور پیچھے معطوفٌ علیہ منصوب تھا تو یہ بھی منصوب ہوگا۔ اور موصوف اس لئے کہ آگے معرفہ آ رہا ہے۔ الذی اسم موصول منصوب محلًا، منصوب اس لئے کیونکہ یہ صفت ہے۔ چونکہ موصوف منصوب تھا تو یہ بھی منصوب ہوگا۔ ھو ھو مرفوع لفظًا مبتدا جو کہ لوٹ رہی ہے اسم موصول کو، الاوثان الاوثانِ مرفوع لفظًا خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا اسم موصول کے لئے، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر یہ صفت ہوئی، موصوف اپنے صفت سے ملکر عطف بیان یا بدل، معطوفٌ علیہ عطف بیان یا مبدل منہ بدل کے ساتھ ملکر مفعول بہ۔ فعل اجتنبوا اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ ہوا قول مصدر کے لئے، قول مصدر اپنے مضافٌ الیہ اور مقولہ سے ملکر یہ مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے "مِنْ" کو۔ وہ من جو کہ ابتداء کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر مِنْ کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔ چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

[5]نحو قولہ تعالیٰ یغفر لکم من ذنوبکم:

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولہ تعالیٰ قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ہا ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اسکے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل،جو کہ لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتقدیر قد حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا قول مصدر کے لئے۔ اور یہ " تعالیٰ" جملہ منصوب محلًا ہے۔ کیونکہ یہ حال بن رہا ہے، اور حال منصوب ہوتا ہے۔ یغفر یَغْفِرْ فعل اس کے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے ذات باری تعالیٰ کو، لکم لام جارّہ کم ضمیر مجرور محلًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یغفر فعل کے ساتھ من من جارّہ زائدہ ذُنوبکم ذُنُوْبِ مجرور لفظًا مضاف، منصوب محلًا کیونکہ محل کے اعتبار سے یہ یغفر فعل کے لئے مفعول بہ بنتا کم ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مفعول بہ ہو یغفر فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ جوابِ امر ہوا۔

[1] و الی لانتہاء الغایۃ فی المکان [2]نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ [1] و للمصاحبۃ [3]نحو قولہ تعالیٰ و لا تأکلوا اموالھم الی اموالکم ای مع اموالکم [4] و قد یکون ما بعدھا داخلا فی ما قبلھا ان کان مابعدھا من جنس ما قبلھا [5]نحو قولہ تعالیٰ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق [6] و قد لا یکون ما بعدھا داخلًا فی ما قبلھا ان لم یکن ما بعدھا من جنس ما قبلھا [7]نحو قولہ تعالیٰ ثم اتمو الصیام الی اللیل

[1] و الی لانتہاء الغایۃ فی المکان [1] و للمصاحبۃ

واو حرف عطف، الی مرفوع لفظًا مبتدا، لام جارّہ انتہاءِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، الغایۃِ مجرور لفظًا مضافٌ الیہ، فی جارہ المکانِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے انتہاء مصدر کے ساتھ۔ انتہاء مصدر اپنے متعلق اور مضافٌ الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ، واو حرف عطف لام جارّہ المصاحبۃِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف، معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ظرف مستقر ہو کر یہ متعلق ہوا ثابتۃٌ کے ساتھ۔ ثابتۃٌ صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا "الی" کو۔ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: الیٰ آتا ہے انتہائے مسافت کے لئے مکان میں۔ یا الیٰ آتا ہے مصاحبت کے لئے۔

[2]نحو سرت من البصرۃ الی الکوفۃ:

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، سرت من البصرۃ الی الکوفۃ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے "الی" کو۔ وہ الی جو کہ انتہاء کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر الیٰ کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ سرت من البصرة الی الکوفة کی ترکیب۔ اسکی ترکیب گزر چکی ہے۔

درس 41۔

[3]نحو قوله تعالیٰ و لا تأكلوا اموالهم الی اموالكم ای مع اموالكم:

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا جو کہ راجع ہے ذات باری تعالیٰ کو ذوالحال، تعالیٰ فعل، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا قول مصدر کے لئے، واو عاطفہ، لا تَأكُلُوْا فعل واو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، اموالَ منصوب لفظًا مضاف، هم ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف اور مضاف الیہ ملکر یہ مفعول بہ ہوا لا تأكلوا فعل کے لئے۔ الیٰ جارّہ اموالِ مجرور لفظًا مضاف، کم ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے لا تأكلوا فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جملہ مُفسَّرہ ہوا۔ ای حرف تفسیر مَعَ منصوب محلًا مضاف(معَ ظروف میں سے ہے: اور ترکیب میں پھر یہ مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔ انہیں ظروف حقیقی کہتے ہیں۔ اور جار مجرور کو ظرف مجازی کہتے ہیں۔ جس طرح ظرف مجازی آٹھ چیزوں میں سے کسی ایک سے متعلق ہوتا ہے اسی طرح ظرف حقیقی بھی آٹھ چیزوں میں سے کسی ایک سے متعلق ہوتا ہے۔) اموالِ مجرور لفظًا مضاف الیہ مضاف، کم ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مضاف الیہ ہوا مع مضاف کے لئے، مع مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مفعول فیہ ہوا فعل مخذوف لا تَكُلُوْا اموالَهُم کے ساتھ، لا تكلوا فعل اس میں واو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، اموالَهم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جملہ مفسِّرہ ہوا۔

[4]و قد يكون ما بعد ها داخلا في ما قبلها ان كان ما بعد ها من جنس ما قبلها

و قد يكون ما بعدها داخلا في ما قبلها یہ ترکیب میں جزاء مقدم بن جائے گی۔

اس میں "ما بعدَ ها" کان کا اسم بنے گا۔ اور "داخلًا فی ما قبلَها" کان کے لئے خبر۔

واو حرف عطف، قد حرف تقلیل (قد تحقیق اور تقلیل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ يكون فعل ناقص، ما مرفوع محلًا اسم موصول(ما اسم موصول ہے۔ اس وجہ سے اس کا اعراب محلًا ہوا۔ اور یہ یکون کے لئے اسم بنتا ہے، اور یکون کا اسم مرفوع ہوتا ہے۔) بعدَ منصوب لفظًا مضاف ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "الیٰ" کو، ما بعدَها ای ما بعدَ الیٰ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے متعلق ہوا ثبتَ فعل کے ساتھ۔(یہاں "ما" اسم موصول کا صلہ صرف ظرف ہے۔ اور اس صورت میں صرف فعل کو مخذوف نکالیں گے جبکہ مفرد کو مخذوف نہیں نکال سکتے۔ کیونکہ صلہ جملہ ہوتا ہے۔) ثبتَ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے ما موصولہ کو، ثبتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول صلہ ملکر یکون کے لئے اسم۔

داخلًا صیغہ اسم فاعل منصوب لفظًا(منصوب اس لئے کیونکہ اس نے کان کی خبر بننا ہے)،اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے کان کے اسم کو۔ (داخلًا شبہ جملہ ہوکر خبر بنے گا،اور خبر کو مبتدا سے

جوڑا جاتا ہے۔ اور یہاں مبتدا کان کی اسم ہے۔ لہذا داخلًا کے اندر ھو ضمیر کو کان کی اسم سے جوڑیں گے۔) فی جارہ ما موصولہ مجرور محلًا(مجرور اس لئے کہ اس پر فی داخل ہے) قبلَ منصوب لفظًا مضاف ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "الیٰ" کو، مضاف اور مضاف الیہ ملکر یہ مفعول فیہ ہوا ثبت فعل کے لئے، ثبتَ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی "ما" موصولہ کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا صیغہ اسم فاعل داخلًا کا، صیغہ اسم فاعل داخلًا اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی یکونُ کے لئے۔ یکونُ فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ جزائے مقدم۔ (کوفہ والوں کے نزدیک یہ جزا ہے۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک جزا شرط پر مقدم نہیں ہو سکتی۔ تو اس صورت میں یہ دال بالجزا ہوں گی، اور جزا آگے شرط کے بعد مخذوف ہوگی۔)

نوٹ: قبلُ اور بعدُ کی تین حالتیں ہیں۔ اس کے اندر ابہام بھی ہیں۔ بعدُ: بعد میں، یا قبلُ: قبل میں، تو کس کے بعد میں یا کس سے پہلے۔ تو یہ تقاضا کر رہی ہے مضافٌ الیہ کا، اب اسکا مضافٌ الیہ یا تو لفظوں میں ذکر ہوگا، یا لفظوں سے تو گرا دیا لیکن نیت میں ابھی بھی موجود ہے، تیسری صورت یہ کہ لفظوں سے بھی گرا دیا اور نیت میں بھی موجود نہیں۔

پہلی صورت: جب اسکے بعد مضافٌ الیہ آ جائے، تو اسکا ضرورت پوری ہوا، اب یہ معرب رہا، اور اس پر نصب پڑھیں گے۔ جیسا ادھر بعدَ ھا میں بعد کے بعد مضافٌ الیہ ھا ضمیر آیا۔

دوسری صورت: جب اسکا مضافٌ الیہ لفظوں سے گر جائے لیکن نیت میں موجود ہوں، تو اس صورت میں یہ مبنی علی الضم ہوگا۔ اور اس صورت میں پھر بعدُ، قبلُ پڑھتے ہیں۔

تیسری صورت: جب اسکا مضافٌ الیہ لفظوں میں بھی نہ ہو، اور نیت میں بھی نہ ہو، تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ نہ اسکا مضافٌ الیہ تھا اور نہ یہ چاہتا ہے، تو یہ پر نصب تنوین کے ساتھ آئے گا۔ جیسا کہ بعدًا، قبلًا وغیرہ۔

<u>ان کان ما بعد ھا من جنس ما قبلھا</u> اور یہ ترکیب میں شرط مؤخر

اس میں "ما بعدَ ھا" کان کے لئے اسم بنے گا۔ اور "من جنس ما قبلھا" کان کے لئے خبر بنے گا۔

ان حرف شرط، کان فعل از افعال ناقصہ، ما مرفوع محلًا اسم موصول، بعدَ منصوب لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے الیٰ کو، بعدَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبتَ فعل کے لئے، ثبتَ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ما موصولہ کو، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ما اسم موصول کا صلہ، موصول صلہ ملکر کان کا اسم۔

مِنْ جارّہ جنسِ مجرور لفظً مضاف (جنس نکرہ ہے، اور اس کے بعد "ما " اسم موصول آ رہا ہے، جو کہ معرفہ ہے، اور جب نکرہ کے بعد معرفہ ہو تو پھر مضاف، مضاف الیہ کا ترکیب ہوگا)۔ ما مجرور محلًا اسم موصول، قبلَ منصوب لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "الیٰ" کو، قبلَ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سےملکر مفعول فیہ ہوا ثبتَ فعل کے ساتھ، ثبتَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی "ما" اسم موصول کو، ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلے سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا جنس مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مجرور ہوا مِنْ جارہ کا، جار مجرور ملکر ظرف

مستقَر ہوا ثبتَ فعل کے ساتھ۔ ثبتَ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے کان کے اسم کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ کان کے لئے خبر۔ اس جملے کا اعراب منصوب محلًا ہوگا۔ کیونکہ یہ کان کے لئے خبر بن رہا ہے۔

کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرطِ مؤخر۔ شرطِ مؤخر اپنے جزاء مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

[5]نحو قولہ تعالیٰ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق:

ترکیب اغنی یا اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے ساتھ: نحوَ منصوب لفظًا مضاف، قولہ تعالیٰ قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ہ ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل،جو کہ لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتقدیر قد حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا قول مصدر کے لئے۔ اور یہ " تعالیٰ" جملہ منصوب محلًا ہے۔ کیونکہ یہ حال بن رہا ہے، اور حال منصوب ہوتا ہے۔

فا جزائیہ دراں حالیکہ در قرآن مجید مذکور ست۔ اِغْسِلُوْا فعل امر اس میں واو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، وُجُوْہَ منصوب لفظًا مضاف، کم ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر معطوفٌ علیہ، واو حرف عطف، ایدیَ منصوب لفظًا مضاف(ایدیَ منصوب اس لئے کیونکہ معطوفٌ علیہ منصوب تھا تو معطوف بھی منصوب ہوگا۔) کم ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر معطوف، معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول بہ ہوا اِغْسِلُوْا فعل کے لئے، الی جارّہ المرافقِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا اِغْسِلُوا فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مقولہ ہوا قول کے لئے، قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے ملکر یہ مضافٌ الیہ ہوا نحوَ مضاف کے لئے، نحوَ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر یہ مفعول بہ ہوا اغنی فعل محذوف کے لئے،یا مفعول مطلق بنے گا اُمَثِّلُ فعل محذوف کے لئے۔ اغنی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ یا امثّل فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

درس 42۔

[6]و قد لا یکون ما بعدھا داخلًا فی ما قبلھا ان لم یکن ما بعدھا من جنس ما قبلھا:

و قد لا یکون ما بعدھا داخلا فی ما قبلھا یہ ترکیب میں جزاء مقدم بن جائے گی۔

اس میں "ما بعدَ ما" لا یکونُ کا اسم بنے گا۔ اور "داخلًا فی ما قبلَھا" لا یکونُ کے لئے خبر۔

واو حرف عطف، قد حرف تقلیل (قد تحقیق اور تقلیل دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لا یکون فعل ناقص، ما مرفوع محلًا اسم موصول بعدَ منصوب لفظًا مضاف ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "الیٰ" کو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ظرف مستقر ہوا ثبتَ فعل کے ساتھ، ثبتَ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے ما موصولہ کو، ثبتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ اسم موصول کے لئے، اسم موصول صلہ ملکر لا یکون کے لئے اسم۔

داخلًا صیغہ اسم فاعل منصوب لفظًا، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے لا یکونُ کے اسم کو۔ فی جارہ ما موصولہ مجرور محلًا، قبلَ منصوب لفظًا مضاف ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "الیٰ" کو، مضاف اور مضاف الیہ ملکر یہ مفعول فیہ ہوا ثبت فعل کے لئے، ثبتَ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی "ما" موصولہ کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلہ سے ملکر مجرور ہوا جار کے لئے، جار مجرور ملکر ظرفِ لَغو ہوا صیغہ اسم فاعل داخلًا کا، صیغہ اسم فاعل داخلًا اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر یہ خبر ہوئی لا یکونُ کے لئے۔ لا یکونُ فعل اپنے اسم اور خبر سے ملکر جزائے مقدم۔

ان لم یکنْ ما بعد ها من جنس ما قبلها اور یہ ترکیب میں شرط مؤخر

اس میں "ما بعدَ ھا" لم یکن کے لئے اسم بنے گا۔ اور "من جنس ما قبلها" لم یکنْ کے لئے خبر بنے گا۔

ان حرف شرط، لم یکنْ فعل از افعال ناقصہ، ما مرفوع محلًا اسم موصول، بعدَ منصوب لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ،جو کہ راجع ہے الیٰ کو، بعدَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبتَ فعل کے لئے، ثبتَ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ما موصولہ کو، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر ما اسم موصول کا صلہ، موصول صلہ ملکر کان کا اسم۔

مِنْ جارّہ جنسِ مجرور لفظاً مضاف ما مجرور محلًا اسم موصول، قبلَ منصوب لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "الیٰ" کو، قبلَ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سےملکر مفعول فیہ ہوا ثبتَ فعل کے ساتھ، ثبتَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی "ما" اسم موصول کو، ثبت فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، اسم موصول اپنے صلے سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا جنس مضاف کا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ مجرور ہوا مِنْ جارہ کا، جار مجرور ملکر ظرف مستقَر ہوا ثبتَ فعل کے ساتھ، ثبتَ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے کان کے اسم کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر یہ کان کے لئے خبر۔ اس جملے کا اعراب منصوب محلًا ہوگا۔ کیونکہ یہ کان کے لئے خبر بن رہا ہے۔

کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرطِ مؤخر۔ شرطِ مؤخر اپنے جزاء مقدم سے ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

نحو قولہ تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل[7]

ترکیب مِثالُھَا یا ھِیَ کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولِہِ تعالیٰ قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ما ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل،جو کہ لوٹ رہی ہے ذوالحال کو، تعالیٰ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتقدیر قد حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا قول مصدر کے لئے۔ ثُمَّ حرف عطف، اَتِمُّوْا فعل امر، واو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، الصیامَ منصوب لفظًا مفعول بہ، الی جارّہ اللیلِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا اتموا فعل کے ساتھ، اتموا فعل امر اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قول مصدر کے لئے مقولہ۔ قول مصدر اپنے مضاف الیہ اور مقولے سے

ملکر یہ مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر یہ خبر ہوا مثالُھا یا ھی مبتداء مخذوف کا، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ھی راجع ہے "الی" کی طرف۔

و حتی لانتھاء الغایۃ فی الزمان[1] نحو نمت البارحۃ حتی الصباح[2] و فی المکان[1] نحو سرت البلد حتی[3] السوق و للمصاحبۃ[1] نحو قرأت وردی حتی الدعاء ای مع الدعاء[4] و ما بعدھا قد یکون داخلا فی حکم[5] ما قبلھا[6] نحو اکلت السمکۃَ حتّٰی راسَھُا[5] وقد لا یکون داخلا فیہ[7] نحو المثال المذکور[8] و ھی مختصۃ بالاسم الظاھر بخلاف الی[9] فلا یقال حتاہ و یقال الیہ:

و حتی لانتھاء الغایۃ فی الزمان[1] و فی المکان[1] و للمصاحبۃ[1]:

واو حرف عطف، حتّٰی مرفوع محلًا مبتدا، لام جارہ انتھاء مجرور لفظًا مصدر مضاف، الغایۃِ مجرور لفظًا مضافٌ الیہ، فی جارّہ الزمانِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ، واو حرف عطف، فی جارّہ المکانِ مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر معطوف اوّل، واو حرف عطف، لام جارّہ المصاحبۃِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف ثانی، معطوفٌ علیہ اپنے دونوں معطوفات سےملکر متعلق ہوا انتھاء مصدر کے ساتھ، انتھاء مصدر اپنے مضافٌ الیہ اور متعلق سے ملکر مجرور، جار مجرور سے ملکر متعلق ہوا ثابتٌ صیغہ اسم فاعل کے ساتھ، ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا "حتّٰی" کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ نوٹ: ثابتَۃٌ نکالنا بھی ٹھیک ہے۔

نحو نمت الباحۃ حتی الصباح[2]

ترکیب نمبر 1 مِثالُھا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، نِمْتُ البارَحَۃَ حتی الصَّباح مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر مثالُھا مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ، جو کہ راجع ہے "حتی" کو۔ وہ حتی جو کہ انتہاء کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر حتّٰی کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ نِمْتُ البارِحَۃَ حتی الصَّباح کی ترکیب۔

نِمْتُ فعل با فاعل اس میں تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، البارِحَۃَ منصوب لفظًا مفعول فیہ، حتّٰی جارہ الصباحِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا نمت فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ بارحۃ: گذشتہ رات،

[3]نحو سرت البلد حتی السوق

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، سرتُ البلدَ حتی السوق مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر مثالُها مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "من" کو۔ وہ من جو کہ ابتداء کے لئے ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

دوسری ترکیب "هی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور هی ضمیر حتّٰی کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول به ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جمله-سرتُ البلدَ حتی السوقِ کی ترکیب۔

سرتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، البلدَ منصوب لفظًا مفعول فیه، حتّٰی جارّہ السوقِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا سرتُ فعل، سرتُ فعل اپنے فاعل، مفعول فیه اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

[4]نحو قرأت وردی حتی الدعاء ای مع الدعاء

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قرأتُ وِرْدِی حَتَّی الدُّعاءِ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مبدل منه یا معطوفٌ علیه، ای حرف تفسیر مع الدعاء یه مجرور تقدیرًا اپنے مخذوف "قرأتُ وِرْدِی" کے ساتھ مراد اللفظ ہو کر بدل یا عطف بیان، مبدل منه بدل کے ساتھ، یا معطوفٌ علیه عطف بیان کے ساتھ ملکر مضافٌ الیه ہوا نحوُ کے لئے، نحوُ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر خبر مبتدا مخذوف مثالُها کے لئے، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

دوسری ترکیب "هی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور هی ضمیر حتّٰی کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول به ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جمله-قرأتُ وِرْدِی حَتَّی الدُّعاءِ ای مع الدعاء کی ترکیب۔

قرأتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، وِرْد منصوب تقدیرًا مضاف یا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مفعول به ہو فعل قرأتُ کے لئے،(وردی غلامی کی طرح ہے) حتّی جاره الدعاءِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر ظرف لغو قرأتُ فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه مُفَسَّرَہ ہوا۔ ای حرف تفسیر

مَعَ منصوب محلًا مضاف(معَ ظرف ہے، اور ظرف مفعول فیه بنتا ہے) الدعاءِ مجرور لفظًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مفعول فیه ہوا قرأتُ وِرْدی فعل مخذوف کے لئے۔ قرأتُ فعل اپنے فاعل، مفعول به اور مفعول فیه سے ملکر جمله فعلیه خبریه مفسّرہ ہوا۔

ترجمہ: قرأتُ پڑھا میں نے وِرْدِی میرا وظیفہ حَتَّى الدُّعاءِ اُس دعا کے ساتھ۔ حتّیٰ "مع" کے معنیٰ میں ہے۔ اور الدعاء پر الف لام آ رہا ہے، جس سے کوئی خاص دعا مراد ہے۔

[5] و ما بعد ما قد يكون داخلا في حكم ما قبلها [5] و قد لا يكونُ داخلا فيه

نوٹ: اس میں "ما بعدَ ما" مبتدا بنے گا۔ اس کے بعد "قد يكون داخلا في حكم ما قبلها" معطوفٌ علیہ بنے گا۔ واو عاطفہ اور "قد لا يكون داخلا فيه" معطوف بنے گا۔ نیز قد لا يكون داخلا فيه اصل میں "ما بعد ما قد لا يكون داخلًا في حكم ما قبلها" ہے۔ پھر معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر یہ خبربنے گا مبتدا "ما بعد ما" کو۔

واو حرف عطف ما مرفوع محلًا اسم موصول (مرفوع اس لئے کیونکہ اس نے مبتدا بننا ہے۔) بعدَ منصوب لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "حتّیٰ" کو۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ ہوا ثبت فعل کے لئے، ثبتَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی اسم موصول کو، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر اسم موصول کا صلہ، اسم موصول اپنے صلے سے ملکر مبتدا،

قد حرف تقلیل يكون فعل از افعال ناقصہ، هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم جو کہ راجع ہے مبتدا کو، داخلًا منصوب لفظًا صیغہ اسم فاعل،اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے يكون کے اسم هو ضمیر کو، في جارہ حكمِ مجرور لفظًا مضاف، ما مجرور محلًا اسم موصول، قبلَ منصوب لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے حتی کو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا ثبتَ فعل کے لئے، ثبتَ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ما اسم موصول کو، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے ملکر مضافٌ الیہ، حکم مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوا فی جارہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے داخلًا اسم فاعل سے، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر يكون کی خبر، يكون فعل اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر یہ معطوفٌ علیہ ہوا۔ آگے [5] و قد لا يكون داخلا فيه اسکے لئے معطوف بن جائے گا۔

[5] و قد لا يكون داخلا فيه: ای و ما بعدَ ما قد لا يكون داخلا في حكم ما قبلها کی ترکیب۔ جو کہ معطوف بن رہا ہے۔

واو حرف عطف قد حرف تقلیل لا حرف نفی يكونُ فعل از افعال ناقصہ هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم جو کہ راجع ہے "ما بعد ما" کو۔ ما بعد ما چونکہ مبتدا تھا، اس لئے يكونُ کی اسم ھو ضمیر کو اس سے جوڑتے ہیں۔ داخلًا منصوب لفظًا صیغہ اسم فاعل، اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے "كان کی اسم ھو ضمیر کو"(کیونکہ كانَ کی خبر کو کان کی اسم سے جوڑتے ہیں) في جارہ ها ضمیر مجرور محلًا جو کہ راجع ہے "حکم"کو، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا داخلًا سے، داخلًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر یہ خبر ہوئی لا يكونُ کی، لا يكونُ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔ اور "قد يكون داخلًا في حكم ما قبلَها" معطوفٌ علیہ تھا۔ معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر ما بعد ما مبتدا کے لئے خبر ہوئی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[6] نحو اکلت السمکة حتی راسها: اس میں کئی ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، اکلتُ السَّمَکَةَ حتّٰی رأسَـها مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر مثالُها مبتدا مخذوف کی۔ مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ راجع ہے "حتی" کو۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "هی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور هی ضمیر حتّٰی کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول به ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے جملہ اکلت السمکة حتّٰی رَأسِها کی پہلی ترکیب۔

اکلتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، السمکةَ منصوب لفظًا مفعول به حتی جارہ رأسِ مجرور لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ لوٹ رہی ہے السمکة کو، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا اکلتُ فعل کے لئے، فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَکلتُ السمکةَ حتّٰی رَأسَها کی دوسری ترکیب: اس میں حتّٰی کو عاطفہ بنائیں گے، اور رَأسَ کا عطف السَّمَکَةَ پر کریں گے۔ معطوفٌ علیه منصوب ہے تو معطوف بھی منصوب ہوگا۔

ترکیب۔ اکلتُ فعل با فاعل، اس میں تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، السمکةَ منصوب لفظًا معطوفٌ علیه، حتّٰی عاطفہ، رَأسَ منصوب لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، جو کہ السمکة کو راجع ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر معطوف، معطوفٌ علیه اپنے معطوف سے ملکر مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَکلتُ السمکةَ حتّٰی رَأسُها مَأکُوْلٌ کی تیسری ترکیب: پھر یہاں دو جملے بن جائیں گے۔ اکلتُ السمکةَ یہ جملہ فعلیہ بنے گا، حتّٰی ابتدائیہ ہوا۔ اور رَأسُهَا مبتدا اور مَأکُولٌ اُس کی خبر۔

اکلتُ فعل با فاعل ، تا ضمیر مرفوع محلًا فاعل، السمکةَ منصوب لفظًا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ حتّٰی ابتدائیہ رَأسُ مرفوع لفظًا مضاف ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه جو کہ راجع ہے السمکة کو، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مبتدا، مَأکُوْلٌ بروزن مَفْعُوْلٌ صیغہ اسم مفعول اس کے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے رأسُ مبتدا کو۔(کیونکہ خبر کو مبتدا سے جوڑا جاتا ہے۔) صیغہ اسم مفعول اپنے نائب سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ترجمہ: میں نے مچھلی کھائی یہاں تک کہ اُس کا سر بھی کھا لیا۔

[7] نحو المثال المذکور

ترکیب نمبر 1 مِثالُهَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، المِثالِ مجرور لفظًا موصوف، المذکورِ میں الف لام بمعنیٰ الذی اور مذکور بمعنی فعل مجہول ذُکِرَ، اسکے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ راجع ہے موصول الف لام کو۔ موصول صلہ مل کر یہ صفت ہوا، (المذکور الف لام بمعنیٰ الذی اسم موصول، مذکورٌ صیغہ

اسم مفعول اس کے اندر ھو ضمیر اسکا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے اسم موصول کو، موصول اپنے صلہ سے ملکر صفت) موصوف اپنے صفت سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا نحوُ کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ خبر ہوا مثالُها کا، مثالُ مرفوع لفظًا مضاف ها ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ جو کہ لوٹ رہی ہے "حتی" کو، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مثال مذکور سے مراد "نمت البارحة حتی الصباح" ہے۔ یہاں صبح سونے کے حکم میں داخل نہیں۔

دوسری ترکیب "هی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور هی ضمیر حتّٰی کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

[8] و هی مختصة بالاسم الظاهر بخلاف الی

"بالاسم الظاهر" یہ متعلق ہے مختصة سے، اور "بخلاف الیٰ" یہ حال بنے گا مختصة کی هی ضمیر سے۔ الیٰ اسم ظاہر اور اسم ضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جبکہ حتّٰی صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے۔

واو حرف عطف، هی مرفوع محلًا مبتدا،جو کہ لوٹ رہی ہے حتّٰی کو۔ مُخْتَصَّةً منصوب لفظًا صیغہ اسم فاعل اس کے اند هی ضمیر مرفوع محلًا ذوالحال، پہلے بخلاف الی کی ترکیب کرتے ہیں۔، با جارّہ خلافِ مجرور لفظًا مضاف، الیٰ مجرور محلًا مضافٌ الیہ،(لفظ الیٰ مراد ہے) مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثابتَةً صیغہ اسم فاعل سے، (ثابتۃً منصوب اس لئے کیونکہ اس نے حال بننا ہے، اور مؤنث اس لئے کیونکہ ذوالحال مؤنث ہے) ثابتة صیغہ اسم فاعل اس کے اندر هی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے ذوالحال کو، ثابتة صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا مختصة کے لئے، با جار الاسمِ مجرور لفظًا موصوف، الظاهر مجرور لفظًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع الاسمُ موصوف کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے مختصة سے۔ مختصة صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اِخْتَصَّ یَخْتَصُّ اِخْتِصَاصٌ فهو مُخْتَصٌّ --- فذاک مُخْتَصٌّ۔ مضاعف ہے، باب افتعال ہے۔ اسم فاعل اور اسم مفعول ایک جیسے آئے۔ لیکن اسم فاعل مُخْتَصٌّ بروزن مُفْتَعِلٌ اصل میں مُخْتَصِصٌ ہے۔ اور اسم مفعول مُخْتَصٌّ بروزن مُفْتَعَلٌ اصل میں مُخْتَصَصٌ ہے۔ پھر مُخْتَصَّةٌ یہ مؤنث ہے مُخْتَصٌّ کی۔

[9] فلا یقال حتاه و یقال الیه:

(فا صفیحیہ وہ ہے جو شرط مخذوف پر دلالت کرے۔ شرط مخذوف یہاں "اذا کانَ الامرُ کذالک" ترجمہ: جب معاملہ ایسا ہی ہے، یعنی الیٰ اسم ظاہر اور ضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے، اور حتیٰ صرف اسم ظاہر پر داخل ہوتا ہے۔ اذا کان الامرُ کذالک یعنی جب معاملہ ایسا ہی ہے، "فلا یقال حتاہ و یقال الیہ" ترجمہ: تو حتّاہُ نہیں کہا جائیگا اور الیہ کہا جائے گا۔)

یہ جملہ پورا اس طرح ہوگا۔ اذا کانَ الامرُ کذالک فلا یقال حتاہ و یقال الیہ:

اس میں اذا کانَ الامرُ کذالک شرط مخذوف ہے۔ جسکی ترکیب بعد میں کی جائے گی۔ اور فلا یقال حتاہ و یقال الیہ یہ جزا ہے۔ اور اسکی ترکیب پہلے کی جائے گی۔

فا فصیحیہ لا یُقَالُ فعل مجہول (آگے مقولہ حتاہ آ رہا ہے۔ اور مقولہ مفعول بنتا ہے، تو آگے یہی مقولہ لا یُقالُ فعل مجہول کے لئے نائب فاعل بنے گا۔) حتاہُ مرفوع محلًا نائب فاعل۔ (یہاں حتاہ کا پورا لفظ مراد ہے۔ اور مرفوع اس لئے کہ نائب فاعل بنتا ہے۔ اسکا اعراب محلًا اور تقدیرًا دونوں صحیح ہے۔ ایسا نہیں کہ حتی مضاف اور ھا ضمیر مضاف الیہ بن جائے۔) فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوفٌ علیہ، واو حرف عطف یُقالُ فعل مجہول الیہِ مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر جزا ہوئی شرط مخذوف "اذا کانَ الامرُ کذالک" کی۔

اذا کانَ الامرُ کذالک شرط مخذوف کی ترکیب۔

اذا ظرفیہ شرطیہ مفعول فیہ ہوا کانَ کے لئے (آگے جو فعل شرط "کان" آ رہا ہے، یہی اذا ظرفیہ شرطیہ کے اندر عامل ہے۔ اور یہ ظرف اُس کے لئے مفعول فیہ بنے گا۔ کیونکہ ظرف بھی آٹھ چیزوں میں سے کسی کے ساتھ متعلِّق ہوتا ہے، جس طرح جار مجرور آٹھ چیزوں میں سے کسی کے ساتھ متعلق ہوتا ہے۔) کان فعل از افعال ناقصہ الامرُ مرفوع لفظًا اسکا اسم، کذالک میں کاف جارّہ ذالکَ اسم اشارہ مجرور محلًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتً سے، کیونکہ اس نے کان کی خبر بنی ہے۔ اور کان کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ ثابتً صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے کان کے اسم الامرُ کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر کان کی خبر۔ کان اپنے اسم اور خبر اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ اور اسکی جزا " فلا یقال حتاہ و یقال الیہ:" گزر گیا ہے۔

شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ خبریہ ہوا۔ کیونکہ جزا جملہ خبریہ تھا۔ اگر جزا جملہ انشائیہ ہو، تو پھر یہ جملہ شرطیہ انشائیہ بنے گا۔

درس 44۔

[1] و علی للاستعلاء [2] نحو زید علی السطح و علیہ دین [3] و قد تکون بمعنی الباء [4] نحو مررت علیہ بمعنی مررت بہ [5] و قد تکون بمعنی فی [6] نحو قولہ تعالیٰ ان کنتم علی سفر ای فی سفر

[1] و علی للاستعلاء:

علیٰ مرفوع لفظًا مبتدا، لام جارّہ الاستعلاءِ مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتٌ صیغہ اسم فاعل کے ساتھ، ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل جو کہ راجع ہو مبتدا کو، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[2] نحو زید علی السطح و علیه دین:

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، زیدٌ علی السطح مراداللفظ ہوکر مجرور تقدیرًا معطوفٌ علیه، واو حرف عطف علیه دین یه مجرور تقدیرًا معطوف، معطوفٌ علیه اپنے معطوف کے ساتھ ملکر مضافٌ الیه ہوا نحوُ کے لئے، نحوُ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر خبر مبتدا مخذوف مثالُھا کے لئے۔

مثالُھا میں مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه جو که راجع ہے علیٰ کو، مضاف الیه اپنے مضاف سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر علیٰ کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول به ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنیٰ کے لحاظ سے زیدٌ علی السطح و علیه دین کی ترکیب۔

زیدٌ علی السطحِ کی ترکیب الگ کریں گے۔ یہاں علی کے بعد اسم ظاہر آیا ہے۔ اور علیه دینٌ کی ترکیب الگ کریں گے۔ یہاں علیٰ کے بعد اسم ضمیر آیا ہے۔

زیدٌ مرفوع لفظًا مبتد، علیٰ جارّہ السطحِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتٌ سے، ثابتٌ صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که راجع ہے مبتدا کو، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

واو حرف عطف علی جارّہ ھا ضمیر مجرور محلًا جو که راجع ہے غائب کو، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتٌ سے۔ ثابتٌ صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که راجع ہے مبتدا مؤخر دین کو، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر مُقَدَّم، دینٌ مرفوع لفظًا مبتدا مؤخر، مبتدا مؤخر اپنے خبر مقدم سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

[3] و قد تکون بمعنی الباء کی ترکیب۔

واو حرف عطف ، قد حرف تقلیل، تکون فعل از افعال ناقصه اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم جو که راجع ہے علیٰ کو۔ با جارّہ معنیٰ مجرور تقدیرًا مضاف(معنیٰ اسم مقصور ہے)، الباءِ مجرور لفظًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتَةً سے۔(ثابتةً منصوب اس لئے که اس نے فعل ناقص کی خبر بنی ہے، اور مؤنث اس لئے کیونکه تکون کا اسم مؤنث ہے۔) ثابتةً صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے تکون کے اسم کو ، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سےملکرشبه جمله ہوکر تکون کی خبر، تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

[4] نحو مررت علیه بمعنی مررت به:

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، مررتُ علیه مراداللفظ ہوکر مجرور تقدیرًا ذوالحال،(آگے اسکا معنیٰ بیان ہورہا ہے۔ اور جس کا معنیٰ بیان ہورہا ہے اسکو ذوالحال بناؤ)

بمعنیٰ مررتُ به: میں با جارّہ معنیٰ مجرور تقدیرًا مضاف،(معنیٰ مضاف اس لئے کیونکہ یہ نکرہ ہے اور آگے فعل آ رہا ہے۔ جب نکرہ کے بعد فعل آ رہا ہو تو یہ مضاف اور مضافٌ الیہ بنے گا)۔ مررتُ به مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتًا سے۔ ثابتًا صیغہ اسم فاعل، هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے ذوالحال کو۔(یہاں ذوالحال مررتُ علیه هٰذااللفظ کی تاویل ہے۔ اور هٰذااللفظ مذکر ہے تو اس لئے ثابتًا مذکر نکالا۔ نیز منصوب اس لئے کیونکہ اس نے حال بننا ہے۔) ثابتًا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مبتدا مخذوف مثالُها کے لئے۔

مثالُها میں مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے علیٰ کو، مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "هی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور هی ضمیر علیٰ کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول به ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

[5] و قد تکون بمعنی فی:

واو حرف عطف قد حرف تقلیل تکون فعل از افعال ناقصه، اسکے اندر هی ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا اسم جو کہ راجع ہے علیٰ کو، با جارّہ معنیٰ مجرور تقدیرًا مضاف، فی مجرور محلًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور ہوئے با جارّہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتَـةً صیغہ اسم فاعل سے، ثابتة ٌ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر هی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے تکون کے اسم کو، ثابتةً صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر تکون فعل ناقص کی خبر، تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیه خبریه ہوا۔

[6] نحو قوله تعالیٰ ان کنتم علی سفر ای فی سفر:

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے ذات باری تعالیٰ کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیه ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر قول مصدر کے لئے مضافٌ الیہ۔

اِن حرف شرط کنتم فعل ناقص اس میں تم ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم، علی جارّہ سفرٍ مجرور لفظاً۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتِيْنَ سے، ثابتِيْنَ صیغہ اسم فاعل اسکے اندر انتم ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیه ہو کر شرط۔ اور اسکی جزا مخذوف ہے۔ جو کہ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ تو یہ شرط اور جزا ملکر جملہ مفسَّرہ ہو کر مقولہ ہوگا قول مصدر مضاف کا، قول مصدر مضاف اپنے مضاف الیہ اور مقول سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے

لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه خبر ہوئی هیَ یا مثالها مبتدا کے لئے۔ اور یا نحوَ اغنی فعل کے لئے مفعول به ہوا۔ اور یا امثل فعل کے لئے مفعول مطلق ہو۔

ای حرف تفسیر۔ ای فی سفرٍ کو قول کے ساتھ نہیں جوڑنا۔ کیونکه یه قول کا مقوله نہیں۔

فی سفرٍ کے لئے یہاں شرط اور جزا مخذوف نکالیں گے۔ شرط یہاں پر "ان کنتم فی سفرٍ" بن جائے گا۔ اور جزا وہی مخذوف جو که قرآن مجید میں مذکور ہے۔ فی سفرٍ یه متعلق ہے ثابتینَ صیغه اسم فاعل سے۔ اس کے اندر انتم ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہوکر کنتم کے لئے خبر۔ کنتم اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله فعلیه ہوکر شرط۔ شرط جزا ملکر جمله شرطیه ہوکر جمله مفسِّره۔

(کنتم میں تم ضمیر جمع مذکر مخاطب کا ہے۔ اس مناسبت سے ثابتٌ صیغه واحد مذکر سے ثابتُونَ صیغه جمع مذکر ہے۔ اور ثابتون سے ثابتینَ منصوب ہے۔ کیونکه کان کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ اس لئے ثابتینَ منصوب نکالا۔ نیز ثابتین کے اندر انتما ضمیر ہے اور اس سے ربط آ گیا۔ باقی تفصیل نیچھے دیکھے)

نوٹ: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبه وغیرہ جب یه خبر بنے غائب کی تو پھر ان میں غائب کی ضمیر ہوگی۔ اور اگر یه متکلم کی خبر بنے تو پھر اس میں متکلم کی ضمیر ہوگی۔ اور اگر یه خبر بنے مخاطَب کی تو پھر ان میں مخاطَب کی ضمیر ہوگی۔

مثلًا هوَ ضاربٌ میں ضاربٌ کے اندر هو ضمیر ہے۔ انا ضاربٌ میں ضاربٌ کے اندر انا ضمیر ہے۔ اور انتَ ضاربٌ میں ضاربٌ کے اندر انت ضمیر ہے۔ اور نحنُ ضاربُون میں ضاربون کے اندر نحن ضمیر ہوگی۔

نحنُ ضاربونَ کی ترکیب: نحنُ مرفوع محلًا مبتدا، ضاربونَ مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل اسکے اندر نحنُ ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل۔ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

زیدٌ شریفٌ: زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، شریفٌ مرفوع لفظً صیغه صفت مشبه اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جوکه لوٹ رہی مبتدا کو، صفت مشبه اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

انتما ضاربانِ: انتما مرفوع محلًا اسکا فاعل،ضاربانِ مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل اسکے اندر انتما ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل۔ صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔ (متکلم اور مخاطَب کے ضمیروں کے مرجع تلاش نہیں کئے جاتے۔ مرجع صرف غائب کی ضمیر کے لئے تلاش کیا جاتا ہے۔)

[1] و عن للبُعْدِ والمجاوزة [2] نحو رميت السهم عن القوس

[1] و عن للبُعْدِ والمجاوزة:

واو حرف عطف عن مرفوع محلًا مبتدا لام جارّہ الْبُعدِ مجرور لفظاً معطوفٌ علیه، واو حرف عطف، اَلْمُجَاوَزَةِ مجرور لفظًا معطوف، معطوفٌ علیه اپنے معطوف سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف مستقر ہوا ثابتٌ صیغه اسم

فاعل ہے۔اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا "عن" کو۔ ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[2] نحو رمیت السھم عن القوس:

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، رمیتُ السھمَ عن القوس مراداللفظ ہوکر مجرور تقدیرًا، مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر ہوا مخذوف مثالُھا کے لئے۔

مثالُھا میں مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے علیٰ کو، مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر عن کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنی کے لحاظ سے رمیتُ السھمَ عن القوسِ کی ترکیب۔

رمیتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، السَّھْمَ منصوب لفظًا مفعول بہ، عن جارّہ القوسِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے رمیتُ فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[1] و فی للظرفیة [2] نحو المال فی الکیس و نظرت فی الکتاب [1] و للاستعلاء [3] نحو قولہ تعالیٰ ولاصلبنکم فی جذوع النخل

[1] و فی للظرفیة [1] و للاستعلاء:

فی مرفوع محلًا مبتدا، لام جارّہ الظرفیةِ مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیہ، واو حرف عطف، لام جارّہ الاستعلاءِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف، معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر ظرف مستقَر ہوا ثابتٌ صیغہ اسم فاعل ہے۔اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا "فی" کو۔ ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[2] نحو المال فی الکیس و نظرت فی الکتاب:

ترکیب نمبر 1 مِثالُھَا کے ساتھ: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، المالُ فی الکیس مراداللفظ ہوکر معطوفٌ علیہ، واو حرف عطف "نظرتُ فی الکتابِ" مراد اللفظ ہوکر معطوف۔ معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر خبر ہوا مبتداء مخذوف مثالُھا کی۔

مثالُھا میں مثالُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے علیٰ کو، مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مبتدا، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

دوسری ترکیب "ھی" مبتدا مخذوف کے ساتھ۔ اور ھی ضمیر فی کو راجع ہوگی۔

تیسری ترکیب۔ اغنی کے لئے نحوَ مفعول بہ ہوگا۔

چوتھی ترکیب۔ اُمَثِّلُ فعل مخذوف کے لئے نحوَ مفعول مطلق ہوگا۔

معنی کے لحاظ سے المالُ فی الکیسِ کی ترکیب۔

المالُ مرفوع لفظًا مبتدا، فی جارہ الکِیسِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے موجودٌ صیغہ اسم مفعول سے، موجودٌ صیغہ اسم مفعول اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

معنی کے لحاظ سے نظرتُ فی الکتاب کی ترکیب۔

نظرتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، فی جارہ الکتابِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے نظرتُ فعل سے۔ نظرتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

[3] نحو قولہ تعالیٰ و لاصلبنکم فی جذوع النخل کی ترکیب۔

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولِ مجرور لفظًا مصدر مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا جو کہ راجع ہے "فی" کو ذوالحال، تعالیٰ فعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے ذات باری تعالیٰ کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر بتقدیر قد حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ ہوا قول مصدر کا۔ اب مقولہ کی ترکیب ہوگی۔

واو عاطفہ لَاُصَلِّبَنَّکُمْ میں لام تاکید کے لئے، اُصَلِّبَنَّ فعل اس میں بھی نون ثقیلہ تاکید کے لئے، اس کے اندر انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، کم ضمیر منصوب محلًا مفعول بہ، فی جارّہ جُذُوعِ مجرور لفظًا مضاف، النَّخْلِ مجرور لفظًا مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل اصلبنّ کے ساتھ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قول مصدر کے لئے مقولہ۔ اور مقولہ چونکہ قول کے لئے مفعول بہ ہوتا ہے، لہٰذا اسکا اعراب منصوب محلًا ہوا۔ قول مصدر اپنے مضاف الیہ اور مقول سے ملکر یہ مضافٌ الیہ ہوا نحوُ مضاف کے لئے، نحوُ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ خبر ہوا ھیَ یا مثالُھا مبتدا کے لئے۔ اور یا نحوَ مفعول بہ ہوا اغنی فعل کے لئے، اور یا نحوَ مفعول مطلق ہوا اُمَثِّلُ فعل کے لئے۔

[1] و الکاف للتشبیہ [2] نحو زید کالاسد [3] و قد تکون زائدۃ [4] نحو قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شئ

[1] و الکاف للتشبیہ:

الکافُ مرفوع لفظًا مبتدا، للتشبیہِ ظرف مستقر ہوکر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ۔

[2] نحوُ زیدٌ کالاسد: نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، زیدٌ کالاسدِ مراداللفظ ہوکر مضافٌ الیہ۔ باقی ترکیب اُسی طرح ہے۔

زیدٌ کالاسدِ : زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، کاف جارّہ الاسدِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتٌ سے۔ ثابتٌ صیغہ اسم فاعل اس کے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[3] و قد تکون زائدۃ کی ترکیب۔ تکون فعل ناقص اسکے اندر ھی ضمیر اسکا اسم جو کہ "کاف" کو راجع ہے۔

زائدۃً منصوب لفظًا صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی تکون کے اسم

کو۔ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، تکون فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

درس 45:

[4]نحو قولہ تعالیٰ لیس کمثلہ شیٔ:

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، قولِ مجرور لفظاً مصدر مضاف، ہا ضمیر مرفوع محلًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اس کے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے ذوالحال کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ، لیسَ فعل از افعال ناقصہ، کاف جارّہ زائدہ(حروف زائدہ کسی سے متعلق نہیں ہوتے۔ یہ کاف خود مثلُ کے معنیٰ میں ہے، اور آگے مثلُ کا لفظ بھی آ رہا ہے۔ اس لئے یہ کاف زائدہ ہوا۔اور اگر اس کو زائد قرار نہ دے تو پھر معنیٰ میں خرابی آئے گی۔ یعنی لیسَ مثلَ مثلِہ شئٌ ہو جائے گا۔ کاف کی جگہ مثل رکھا۔) مثلِ مجرور للفظًا منصوب محلًا مضاف، ہا ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ جو کہ راجع ہے ذات باری تعالیٰ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر خبر مقدم ہوئی لیس کے لئے، شَئٌ مرفوع لفظًا لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ ہوا، اور محلًا یہ جملہ منصوب ہوگا۔ قول مصدر اپنے مضافٌ الیہ اور مقولہ سے ملکر یہ مضافٌ الیہ ہوا نحوُ کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضافٌ الیہ سے ملکر یہ خبر ہوئی مثالُھا یا ھی مبتدا مخذوف کی۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

یا نحوَ مفعول بہ بنے گا اغنی فعل کے لئے۔ یا نحوَ مفعول مطلق ہوگا اُمَثِّلُ کے لئے۔

[1]و مذ و منذ لابتداء الغایۃ فی الزمان الماضی [2]نحو ما رایتہ مذ یوم الجمعۃ او منذ یوم الجمعۃ ای ابتدا عدم رؤیتی ایاہ کان یوم الجمعۃ الی الان [3]و قد تکونان بمعنی جمیع المدۃ [4]نحو ما رایتہ مذ یومین او منذ یومین ای جمیع مدۃ انقطاع رؤیتی ایاہ یومان

[1]و مذ و منذ لابتداء الغایۃ فی الزمان الماضی:

واو حرف عطف مُذْ مرفوع محلًا معطوفٌ علیہ واو حرف مُنْذُ مرفوع محلًا معطوف، معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر مبتدا، لا جارّہ ابتداءِ مجرور لفظًا مصدر مضاف الغایَۃِ مجرور لفظًا مضافٌ الیہ، فی جارّہ الزمانِ مجرور لفظًا موصوف، الماضِی مجرور تقدیرًا صفت(اسم منقوص ہے قاضی کی طرح) موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ابتداء مصدر سے، ابتداء مصدر اپنے مضافٌ الیہ اور متعلق سے ملکر یہ مجرور ہوا لام جارّہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتانِ یا ثابتَّانِ سے۔ ثابتتانِ صیغہ اسم فاعل مرفوع محلًا اس کے اندر ھما ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے مبتدا کو، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوا مبتدا کی، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[2]نحو ما رایتُهُ مذ یوم الجمعة او منذ یوم الجمعة ای ابتداء عدم رؤیتی ایاه کان یوم الجمعة الی الان:

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف ما رایتُهُ مذ یومِ الجُمُعَةِ مرادالفظ مجرور تقدیرًا یا مجرور محلًا معطوفٌ علیه، او حرف عطف، منذُ یومِ الجمعة اپنے مخذوف کے ساتھ مراداللفظ مجرور تقدیرًا یا مجرور محلًا معطوفٌ(یہاں بھی ما رایتُهُ موجود ہے۔ یعنی ما رایتُهُ منذ یوم الجمعة ہے۔) معطوفٌ علیه اور معطوف ملکر مبدل منه،

ای حرف تفسیر

ابتداء عدم رؤیتی ایاه کان یوم الجمعة الی الان مراداللفظ مجرور تقدیرًا بدل، مبدل منه اور بدل ملکر یه مضافٌ الیه ہوا نحوُ مضاف کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه خبر ہوئی مبتدا مخذوف مثالُهما یا هما کی۔ (هما ضمیر مذْ اور منذُ دونوں کو راجع ہے۔ هما اس لئے کیونکه یه مذ اور منذ دونوں کی مثال ہے۔)

مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

یا نحوَ کو اغنی فعل کے لئے مفعول به بناو۔ یا نحوَ کو امثل فعل کے لئے مفعول مطلق بناو۔

ما رایتُهُ مذ یوم الجمعة او منذ یوم الجمعة ای ابتداء عدم رؤیتی ایاه کان یوم الجمعة الی الان کی ترکیب۔

ما رایتُهُ مذ یومِ الجُمُعَةِ : ما حرف نفی رایتُهُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، ها ضمیر منصوب محلًا مفعول به، مُذْ جارّہ یومِ مجرور لفظًا مضاف، الجمعةِ مجرور لفظًا مضاف الیه، مضاف مضاف الیه ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ما رایتُ فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر معطوفٌ علیه،

او حرف عطف

منذُ یومِ الجمعة: منذُ جاره یومِ مجرور لفظًا مضاف، الجمعة مجرور لفظًا مضاف الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل مخذوف ما رایتُهُ کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر معطوف۔

ای حرف تفسیر

ابتداء عدم رؤیتی ایاهُ: ابتداءُ مرفوع لفظًا مضاف،(یہاں ابتداء بھی نکره، عدم بھی نکره، رؤیت بھی نکره، جبکه آگے یا ضمیر معرفه آ رہا ہے۔ اور نکره کے بعد معرف عمومًا مضاف مضاف الیه والا ترکیب ہوتا ہے۔ اور اگر دو نکروں کے بعد یا تین، چار نکروں کے بعد بھی معرفه آئے تو یه پہلا نکره مضاف ہوتا ہے، دوسرا نکره مضاف الیه مضاف ہوتا ہے، اسی طرح آخر تک۔) عدمِ مجرور لفظًا مضافٌ الیه مضاف، رؤیتِ مجرور تقدیرًا مصدر مضافٌ الیه مضاف، یا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه،ایّاهُ منصوب محلًا مفعول به رؤیت مصدر کے لئے، (رؤیتِی یه غلامی کی طرح ہے۔ یائے متکلم کی طرف مضاف ہے۔ اس کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے۔ رؤیتِی: میرا دیکھنا، ایّاهُ: اُسکو، رؤیت مصدر بھی ہے۔ اور مصدر بھی فعل کی طرح عمل کرتا ہے۔ ایاهُ ضمیر منصوب منفصل ہے۔) رؤیت مصدر اپنے

مضافٌ الیه اور مفعول به سے ملکر یه مضافٌ الیه ہوا عدم کے لئے۔ عدم مضافٌ الیه اپنے مضاف سے ملکر پھر مضاف الیه ہوا ابتدا کے لئے۔ابتداء مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مبتدا ہوا۔ ترجمه: میرا اسے نه دیکھنے کی ابتدا۔

كان یومَ الجمعة الی الاٰنَ:

كان فعل از افعال ناقصه، ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که راجع ہے مبتدا کو، یومَ منصوب لفظًا مضاف، الجمعةِ مجرور لفظًا مضاف الیه، مضاف مضاف الیه ملکر كان کی خبر، الی جاره الاٰنَ مجرور محلًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے كان فعل ناقص کے ساتھ، فعل ناقص اپنے اسم، خبر اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر یه خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوکر جمله مفسِّره ہوا۔

و قد تکونان بمعنی جمیع المدة[3]

واو حرف عطف، قد حرف تقلیل، تکونان فعل از افعال ناقصه اس کے اندر الف ضمیر تثنیه مرفوع محلًا اسکا اسم، با جارّہ معنیٰ مجرور تقدیرًا مضاف، جمیعِ مجرور لفظًا مضافٌ الیه مضاف، المدّةِ مجرور لفظًا مضافٌ الیه، جمیع مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مضاف الیه ہوا معنیٰ کے لئے۔ معنیٰ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مجرور ہوا با جارّہ کے لئے۔ جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتَین سے(ثابتتین تثنیه مؤنث اور منصوب ہے۔ کیونکه تکونان تثنیه ہے، مؤنث ہے۔ اور اسکی خبر منصوب ہوتی ہے)۔ ثابتتین منصوب لفظاً صیغه اسم فاعل اس کے اندر ھما ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے تکونان کے اسم کو، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

نحو ما رایته مذ یومین او منذ یومین ای جمیع مدة انقطاع رؤیتی ایاه یومان[4]

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف ما رایتُهُ مذ یومین مراداللفظ مجرور تقدیرًا معطوف علیه، اور حرف عطف، منذ یومین اپنے مخذوف "ما رایته" کے ساتھ مراد اللفظ مجرور تقدیرًا معطوف، معطوف علیه اپنے معطوف سے ملکر مبدل منه،

ای حرف تفسیر

جمیعُ مدّةِ انقطاعِ رؤیتی ایاہ یومانِ مراداللفظ ہوکر بدل،

مبدل منه اپنے بدل سے ملکر مضاف ہوا نحوُ کے لئے۔ نحوُ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه خبر ہوئی مثالھما یا ھما کے لئے۔ یا یه نحوَ مفعول به بنا اغنی فعل کے لئے۔ یا نحوَ مفعول مطلق بنا امثل فعل کے لئے۔

ما رایته مذ یومین او منذ یومین ای جمیع مدة انقطاع رؤیتی ایاہ یومان کی ترکیب۔

ما رایتُ فعل با فاعل، تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، ها ضمیر منصوب محلًا مفعول به، مذ جارّہ، یومینِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ما رایتُ فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوکر معطوفٌ علیه۔

او حرف عطف۔

منذُ جارّہ یومین مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے "ما رایتُ" فعل کے ساتھ۔ فعل اپنے فاعل، مفعول به اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه ہوکر معطوف۔ معطوفٌ علیه اور معطوف ملکر جمله مفسَّرہ ہوا۔

ای حرف تفسیر

جمیعُ مرفوع لفظًا مضاف، مدةِ مجرور لفظًا مضاف الیه مضاف، انقطاع مجرور لفظًا مضاف الیه مضاف، رؤیتِ مجرور لفظًا مصدر مضاف الیه مضاف، یا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، ایاہ منصوب محلًا مفعول ہوا رؤیت کے لئے، رؤیت مصدر اپنے مضافٌ الیه اور مفعول سے ملکر یه مضاف الیه ہوا انقطاع کے لئے، انقطاع مصدر مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مضاف الیه ہوا مدۃ کے لئے، مدۃ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مضاف الیه ہوا جمیع مضاف کے لئے، جمیع مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه مبتدا ہوا، یومانِ مرفوع لفظًا خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوکر جمله مفسِّرہ۔ نوٹ: رؤیتی یه انقطاع مصدر کے لئے فاعل بھی ہے۔ لہذا یه معنیً مرفوع ہوا۔

نوٹ: مصدر کے لئے ضروری نہیں که فاعل وغیرہ آ جائے۔ آ بھی سکتے ہیں اور نہیں بھی آ سکتے۔

[1]و رب للتقلیل [2]و لا یکون مجرور ها الا نکرۃ موصوفة [3]و لا یکون متعلقه الا فعلا ماضیا [4]نحو رب رجل کریم لقیته [5]و قد تدخل علی الضمیر المبهم [6]و لا یکون تمیزہ الا نکرۃ موصوفة [7]نحو ربه رجلا جوادا

درس 47۔

[1]و رب للتقلیل: رُبَّ تقلیل کے لئے آتا ہے۔ انشاء تقلیل کرتا ہے۔ بعض علماء کے نزدیک یه تقلیل کے لئے وضع تھا، لیکن اکثر تکثیر کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

واو حرف عطف، رُبَّ مرفوع محلًا مبتدا، لام جارّہ التقلیلِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتَةٌ صیغه اسم فاعل کے ساتھ، ثابتةٌ صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جوکه لوٹ رہی ہے مبتدا کو، اسم فاعل اپنے فاعل اور متلعق سے ملکر شبه جمله ہوکر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوکر معطوفٌ علیه،

[2]و لا یکون مجرورُ ها الا نکرۃ موصوفة: اور اسکا مجرور نہیں ہوگا مگر نکرہ موصوفه۔ یعنی یه جس کو جر دیگا وہ ہمیشه موصوف ہوگا اور آگے اس کی صفت آئیگی۔

واو حرف عطف

لا یکونُ فعل از افعال ناقص، مجرورُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه جوکه راجع ہے رُبَّ کو، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر لا یکون کے لئے اسم، الّا حرف استثنیٰ نکرۃً منصوب لفظًا موصوف، موصوفةً منصوب لفظًا صیغه اسم مفعول اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع نائب فاعل جوکه لوٹ رہی موصوف نکرۃ کو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبه جمله ہو صفت۔ موصوف اپنے صفت سے ملکر یه خبر ہوئی لا یکون کی، لا یکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

[3]و لا یکون متعلقّهُ الا فعلا ماضیا: اور اسکا مُتَعَلَّق ہمیشه فعل ماضی ہوگا۔ یعنی یه جار مجرور ملکر متعلِّق ہوں گے فعل ماضی کے ساتھ۔

واو عاطفه، لایکون فعل از افعال ناقصه، مُتَعلَّقُ مرفوع لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر لا یکون کا اسم، الا حرف استثنا، فعلًا منصوب لفظًا موصوف، ماضِیًا منصوب لفظًا صفت، موصوف صفت ملکر لایکون کے لئے خبر، لا یکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

[4]نحو رب رجل کریم لقیته:

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، رُبَّ رجلٍ کریمٍ لقیتُهُ مراداللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر یہ خبر ہوئی مثالھا یا ھی کی۔ اس میں ھی ضمیر راجع ہے رُبَّ کو۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

رُبَّ رجلٍ کریمٍ لقیتُهُ کی ترکیب۔

رُبَّ جارّہ رجلٍ مجرور لفظًا موصوف، کریمٍ مجرور لفظًا صفت مشبہ، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے موصوف رجل کو، صفت مشبہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور لفظًا اور مرفوع محلًا مبتدا، لقیتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، ھا ضمیر منصوب محلًا مفعول بہ جو کہ راجع ہے مبتدا کو، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نوٹ: بعض علماء اس میں جار مجرور کو لقیت فعل کے ساتھ متعلق کرتے ہیں۔ جبکہ بعض علماء کے نزدیک جس طرح حروف جارّہ زائدہ کسی سے متعلق نہیں ہوتے اسی طرح رُبَّ بھی کسی سے متعلق نہیں ہوتا۔ تو اس میں وہ علماء موصوف صفت کو لفظًا مجرور کہتے ہیں اور مرفوع محلًا مبتدا بناتے ہیں۔

و قد تدخل علی الضمیر المبہم:[5]

واو حرف عطف، قد حرف تقلیل، تدخُلُ فعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے رُبَّ کو، علی جارّہ الضمیرِ مجرور لفظًا موصوف، اَلْمُبْہَمِ مجرور لفظًا صفت، اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے موصوف کو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت ہوئی موصوف الضمیر کی، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو ہوا تدخل فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

و لا یکون تمیزہ الا نکرۃ موصوفۃ:[6]

واو عاطفہ، لا یکون فعل از افعال ناقصہ تمیزُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لا یکونُ کی اسم، الا حرف استثنیٰ نکرۃً منصوب لفظًا موصوف، موصوفۃً صیغہ اسم مفعول اس کے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ راجع ہے موصوف نکرۃ کو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر یہ خبر ہوئی فعل ناقص کی، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نحو ربہ رجلا جوادا:[7]

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، رُبَّہُ رجلًا جوادا مراد اللفظ ہو کر مجرور تقدیرًا مضاف الیہ۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر یہ خبر ہوا مثالھا یا ھی مبتدا کے لئے۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ یا نحوَ مفعول بہ ہوا اغنی فعل کے لئے۔ اور یا نحوَ مفعول مطلق ہوا امثل فعل کے لئے۔

ربہ رجلا جوادا کی ترکیب۔

رُبَّہُ میں رُبَّ جارّہ ھا ضمیر مجرور محلًا مبہم ممَیَّز، رجلًا منصوب لفظًا موصوف، جوادًا منصوب لفظًا صیغہ مبالغہ اسکے اندر ھو ضمیر مرفوع محلًا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے موصوف رجلًا کو، صیغہ مبالہ اپنے فاعل سے ملکر شبہ

جمله ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر تمیز ہوئی ما ضمیر کی،مُبہم ممیز اپنے تمیز سے ملکر مجرور لفظًا مرفوع محلًا مبتدا، آگے اس کی خبر لَقِيْتُهُ مخذوف ہے۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

نوٹ: مخاطَب اور متکلم کے ضمیر کا مرجع نہیں ہوتا۔ اور آپ نے ہمیشه یه پڑھا ہے که غائب کی ضمیر کے مرجع کا مقدم ہونا ضروری ہے۔ پھر یه مقدم ہونا کبھی لفظوں کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جیسا که زیدٌ قائمٌ۔ قائمٌ کے اندر ھو ضمیر زید کو راجع ہے، اور زید لفظًا ھو ضمیر سے مقدم ہے۔ اور کبھی لفظًا مقدَّم نہیں ہوتا بلکه معنیٰ کے لحاظ سے مقدّم ہوتا ہے۔ جیسے "اِعْدِلُوْا ھو اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی" : عدل کرو تم یه زیادہ قریب ہے تقویٰ کے۔ یه ھو ضمیر عدل کو راجع ہے، لیکن عدل لفظًا تو پہلے ذکر نہیں ہوا، لیکن معنیً ذکر ہوا اعدلوا کی ضمن میں۔ کیونکه فعل آ گیا، اور فعل کا مفہوم تین چیزوں سے مرکب ہوتا ہے۔ ایک اُس میں مصدر کا معنیٰ پایا جاتا ہے، دوسرا اس میں زمانه پایا جاتا ہے اور تیسرا اس میں نسبت الی الفاعل۔ تو فعل کے ضمن میں مصدر آ چکا تھا۔ اور اُسکی طرف ضمیر لوٹائی گئی۔ اور کبھی مرجع حُکْمًا ہوتا ہے، جیسا که رُبَّهُ کے اندر ہے، ضمیر شان کے اندر ہو۔

ضمیر شان: کوئی چیز تھی جو که مرجع پر دلالت کر رہا تھا، تو وہاں پر ضمیر کو مقدم کرتے ہیں، اس نکته کی وجه سے تا که ابہام پیدا ہو جائے۔ جیسا که "ھو زیدٌ قائمٌ" ھو ضمیر شان ہے۔ ھو میں ابہام ہے، اور زیدٌ قائمٌ پورا جمله اس کی تفسیر ہے۔ یعنی خبر ہے۔ یعنی آپ کسی سے کہے که ھو۔ تو سامع کے ذہن میں ابہام پیدا ہوگا، که ابھی تک آپ نے مرجع ذکر نہیں کیا اور غائب کی ضمیر کو ذکر کیا۔ لہٰذا اب وہ پوری توجّه سے بات کو سنے گا۔ پھر آپ کہتے لگیں گے، که "زیدٌ قائمٌ"۔

لیکن یه وہ مقام ہے جہاں ضمیر کو مرجع پر مقدم کیا گیا۔

<u>والواوُ للقسم</u>[1] <u>و ھی لا تدخل الا علی الاسم الظاھر لا علی المضمر</u>[2] <u>نحو واللّٰه لاشربن اللبن</u>[3] <u>و قد</u>[4] <u>تکون بمعنی رب</u> <u>نحو وعالم یعمل بعلمه ای رب عالم یعمل بعلمه</u>[5]

درس 47۔

<u>والواوُ للقسم:</u>[1]

واو عاطفه الواوُ مرفوع محلًا مبتدا، لام جارّہ القسمِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے(ظرف مستقر ثابتةٌ صیغه اسم فاعل سے، ثابتةً صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا جو که مبتدا کو لوٹ رہی ہے، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

<u>و ھی لا تدخل الا علی الاسم الظاھر لا علی المضمر:</u>[2]

واو عاطفه ھی مرفوع محلًا مبتدا، جو که راجع ہے واو کو، لا تدخُلُ فعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے مبتدا کو، الّا حرف استثنیٰ، علیٰ جارّہ الاسمِ مجرور لفظًا موصوف، الظاھرِ مجرور لفظًا صیغه اسم فاعل اسکے اندر ھو ضمیر مجرور محلًا اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے موصوف الاسمِ کو،اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر مجرور ہوا علیٰ کا، جار مجرور ملکر معطوفٌ علیه، لا عاطفه، علیٰ جارّہ الْمُضْمَرِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر معطوف، معطوفٌ علیه اپنے معطوف سے ملکر یه متعلق ہوا لا تدخلُ فعل کے ساتھ، لا تدخُلُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔

نحو والله لاشربن اللبن:[3]

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، والله لاشربَنَّ اللبنَ مراد اللفظ مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه۔ مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر یه خبر ہوا مثالُها یا هی مبتدا کا۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہوا۔ اور یا نحوَ مفعول به ہوا اغنی فعل کے لئے اور یا نحوَ مفعول مطلق ہوا امثل فعل کے لئے۔

والله لاشربن اللبن کی ترکیب۔ قسم انشاء ہے۔ اور جواب قسم انشائیه بھی ہوتا اور خبریه بھی ہوتا ہے۔
واو جارّہ قسمیه، لفظ الله مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر یه ظرف مستقَر ہوا اُقسمُ فعل کے ساتھ، اُقْسم فعل انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه لفظًا اور انشائیه معنًی ہوا۔ کیونکه قسم انشاء کے قبیل سے ہے۔ لاشربَنَّ فعل لام تاکید اور نون تاکید ثقیله کے ساتھ، اس میں انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، اللبنَ منصوب لفظًا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر جواب قسم۔ قسم جواب قسم سے ملکر جمله قَسمیه ہوا۔

و قد تکون بمعنی رب:[4]

واو عاطفه قد حرف تقلیل تکون فعل از افعال ناقصه، اسکے اندر هی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاع جو که راجع ہے "واو" کو، با جارّہ معنیٰ مجرور تقدیرًا مضاف، رُبَّ مجرور محلًا مضافٌ الیه، مضاف مضاف الیه ملکر مجرور ہوئے با جارّہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتَةً سے۔ ثابتَةً صیغه اسم فاعل اس کے اندر هی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که راجع ہے تکون کے اسم کو، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبه جمله ہو کر تکون کی خبر، تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہوا۔

نحو و عالم یعمل بعلمه ای رب عالم یعمل بعلمه:[5]

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، و عالمٍ یعملُ بعلمهٖ مراداللفظ مجرور تقدیرًا مبدل منه، ای حرف تفسیر رُبَّ عالمٍ یعمَلُ بعلمِهٖ مراداللفظ مجرور تقدیرًا بدل، مبدل منه اپنے بدل سے ملکر مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضاف الیه سے ملکر خبر ہوا مثالُها یا هی مبتدا کے لئے۔ هی ضمیر راجع ہے "واو" کو۔ اسی طرح اغنی کے لئے مفعول به بنے گا۔ اور امثل کے لئے مفعول مطلق۔

و عالم یعمل بعلمه ای:

واو جارّہ بمعنیٰ رُبَّ کے، عالمٍ مجرور لفظًا موصوف.(عالمٍ صفت کا صیغه ہے۔ اس کا موصوف مخذوف ہے، اور اسکے اندر جو ضمیر ہوتا ہے وہ اُس کی طرف لوٹتا ہے۔ اور وہ موصوف "شخص" ہے۔ یعنی شخصٍ عالمٍ) یعملُ فعل اسکے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو که راجع ہے موصوف کو، با جاره علمِ مجرور لفظًا مضاف، ها ضمیر مجرور محلًا مضاف الیه، مضاف مضاف الیه مل کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے یعمل فعل کے ساتھ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر صفت.(پورا جمله نکرہ کی صفت بنا۔ تو جمله نکرہ کی حکم میں ہوتا ہے۔) موصوف صفت ملکر مجرور لفظًا اور مرفوع محلًا مبتدا۔ (کیونکه واو رُبَّ کے معنیٰ میں ہے) اور اسکی خبر جواب رُبَّ مخذوف ہے۔ مثلاً "لقیتُهُ" کہه دیں۔ لقیتُ فعل با فاعل تا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، ها ضمیر منصوب محلًا مفعول به، فعل اپنے فاعل اور مفعول به سے ملکر جمله فعلیه خبریه ہو کر جواب رُبَّ۔ مبتدا اپنے خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه مفسَّرہ ہوا۔

ای حرف تفسیر

رُبَّ عالم یعمل بعلمه کی ترکیب۔ یہ بھی بعینهٖ وہی ترکیب ہے جس میں واو کی جگہ رُبَّ آیا ہے۔

رُبَّ جارّہ عالمٍ مجرور لفظًا موصوف اور مرفوع محلًا اس لئے کہ مبتدا ہے، یعمل بعلمهِ جملہ فعلیہ خبریہ مجرور محلًا (محل قریب کے اعتبار سے۔) اور مرفوع محلًا محل بعید کے اعتبار سے۔ یعنی عالم مبتدا کی صفت ہے۔ موصوف صفت ملکر مبتدا، اور "لقیتُهٗ" اس کے لئے جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ مفسِّرہ ہوا۔

نکتہ: آپ نے ہمیشہ پڑھا ہے کہ مفعول فیہ کو ظرف حقیقی کہتے ہیں۔ اسی طرح جار مجرور کو ظرف مجازی کہتے ہیں۔ دونوں کے درمیان مناسبت موجود ہیں۔ ہر ظرف حقیقی جار مجرور کی تقدیر میں ہوتا ہے۔ مثلاً صمتُ الیومَ: میں نے آج روزہ رکھا۔ الیومَ منصوب ہے، مفعول فیہ ہے اور ظرف حقیقی ہے۔ یہ جار مجرور کی تقدیر میں ہے۔ یعنی صمتُ فی الیومِ۔ یعنی ہر ظرف حقیق میں "فی" کا معنیٰ مقدر ہوتا ہے۔ فی کا لفظ مقدر نہیں کہنا۔ اور دَخَلْتُ البَیْتَ۔ اس میں البیت مفعول فیہ ظرف حقیقی ہے۔(البیتَ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اس کو مفعول فیہ بناتے ہیں اور بعض علماء اس کو مفعول بہ بناتے ہیں۔) اگر ہم اس کو مفعول فیہ مان لے۔ تو دَخَلْتُ البیتَ یہ دَخَلْتُ فی البیتِ کے معنیٰ میں ہے۔ تو فی کا معنیٰ یہاں مقدر ہے۔ تو ظرف حقیقی کی مناسبت ہے جار مجرور کے ساتھ۔

جار مجرور کی بھی مناسبت ہے ظرف حقیقی کے ساتھ۔ جس طرح ظرف حقیقی عامل کا محتاج ہے اور آٹھ چیزوں میں سے کوئی مُتَعَلَّق چاہتا ہے، اسی طرح جار مجرور بھی آٹھ چیزوں میں سے کوئی ایک متعلَّق چاہتا ہے۔

درس 48۔

والتاء للقسم[1] و ھی لا تدخل الا علی اسم الله تعالیٰ[2] نحو تاللّٰه لاضربن زیدا[3] اعلم انه لا بد للقسم[4] من الجواب فان کان جوابه جملة اسمیة فَاِن کانت مثبتة وجب ان تکون مصدرة بان او لام الابتداء[5]

والتاء للقسم:[1]

واو عاطفہ ،التاءُ مرفوع لفظًا مبتدا، لا جارّہ القسمِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثابتَةٌ سے۔ ثابتة صیغہ اسم فاعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے مبتدا کو، صیغہ اسم فاعل اپنے اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

و ھی لا تدخل الا علی اسم الله تعالیٰ:[2]

واو عاطفہ، ھی مرفوع محلًا مبتدا، لا تدخُلُ فعل اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے مبتدا کو، الا حرف استثنیٰ علی جارّہ اسمِ مجرور لفظًا مضاف، لفظ اللّٰهِ مجرور لفظًا ذوالحال، تعالیٰ فعل اس کے اندر ہو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہی ذات باری تعالیٰ کو، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتقدیر قد حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مضافٌ الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے لا تدخُلُ فعل سے، لا تدخُلُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نحو تاللّٰه لاضربن زیدا:[3]

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، تاللہ لاضربن زیدا مراداللفظ مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضافٌ الیه اپنے مضاف سے ملکر خبر ہوا مثالُها یا ھی مبتدا مخذوف کے لئے۔ جن میں ها ضمیر "تاء" کو راجع ہے۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تاللہ لاضربن زیدا کی ترکیب۔

تا جارّہ قسمیہ لفظ اللہ مجرور لفظاً، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اُقْسِمُ فعل کے ساتھ۔ اُقْسِمُ فعل اس میں انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر قسم۔

لام تاکید کے لئے، نون ثقیلہ بھی تاکید کے لئے، لاضْرِبَنَّ فعل اسکے اندر انا ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، زیدًا منصوب لفظًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم۔

قسم اپنے جواب قسم سے ملکر جملہ قسمیہ ہوا۔

نوٹ: اس میں یہ "اقسم تا للہ" یہ انشاء ہے۔ اور جواب قسم خبر بھی ہو سکتا ہے اور انشاء بھی ہو سکتا ہے۔

اعلم انه لا بد للقسم من الجواب[4]

اِعْلَمْ فعل اس میں انت ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل، اَنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، ھا ضمیر منصوب محلًا اسکا اسم،(یہ ضمیر شان ہے۔)

لا لائے نفی جنس۔(اگر لائے نفی جنس کا اسم نکرہ آئے تو شرائط کے مطابق یہ مبنی علی الفتح ہوتا ہے۔ جیسا کہ لَا رَجُلَ فِی الدارِ۔) بُدَّ مبنی علی الفتح منصوب محلًا لائے نفی جنس کا اسم،

لام جارّہ القسمِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبتَ فعل کے ساتھ، ثبتَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے لائے نفی جنس کے اسم کو، ثبتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر اوّل،

مِنْ جارّہ الجوابِ مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے ثبتَ فعل کے ساتھ، ثبتَ فعل ھو ضمیر مرفوع محلًا اسکا فاعل جو کہ راجع ہے لائے نفی جنس کے اسم کو، ثبتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر لائے نفی جنس کے لئے خبر ثانی،

لائے نفی جنس اپنے اسم اور دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر اَنَّ کی خبر،

اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد منصوب محلًا یہ مفعول ہوا اعلم فعل کے لئے۔ اعلم فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

نوٹ: اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اسکو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔

فان کان جوابه جملة اسمية فَان کانت مثبتة وجب ان تکون مصدرة بان او لام الابتداء:[5]

فان کان جوابه جملة اسمية یہ جملہ پہلی شرط بنے گا۔ پھر اسکے بعد فان کانت مثبتة یہ دوسرا شرط ہے۔ اور آگے وجب ان تکون مصدرة بان او لام الابتداء یہ اس دوسری شرط کے لئے جزا ہے۔ یہاں جزا پر فا داخل نہیں جس کی تفصیل یہ ہے۔

نوٹ: شرط کی جزا پر "فا" لاتے ہیں۔ اگر اِن جزا کے معنیٰ میں تبدیلی لاتا ہے تو پھر ان کے درمیان ربط آ گیا اور فا لانے کی ضرورت نہیں۔ جیسا کہ "ان ضربتَ ضربتُ" اگر تو پٹھائی کریگا تو میں بھی پٹھائی کروں گا۔ یہاں ان نے جزا کے معنی کو ماضی سے تبدیل کر کے استقبال کیا۔ اور اگر حرف شرط نے جزا کے معنیٰ میں تبدیلی پیدا نہ کی، تو ربط نہیں آیا۔ اب ربط کے لئے جزا پر فا داخل کرو۔ اور جب جزا ماضی ہو تو پھر ان پر فا نہیں لاتے۔ کیونکہ یہ حرف شرط اُس کے معنیٰ کو ماضی سے استقبال کی طرف تبدیل کرتے ہیں۔ تو یہاں بھی وجبَ ماضی ہے، اور اِن نے اس کے معنیٰ کو مستقبل کی طرف تبدیل کیا ہے۔ تو اس سے ربط آگیا۔ اب اس پر حرف شرط نہیں لاتے۔

فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ کی ترکیب:

فا حرف عطف، اِنْ حرف شرط، کان فعل از افعال ناقصہ جوابُ مرفوع لفظًا مضاف، ھا ضمیر مجرور محلًا مضافٌ الیہ جو کہ راجع ہے "قسم" کو۔ جوابُہ ای جوابُ القسمِ۔۔ مضاف مضافٌ الیہ ملکر کان کا اسم، جملۃً منصوب لفظًا موصوف، اسمیَّۃً منصوب لفظًا صیغہ اسم منسوب، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی موصوف "جملۃ" کو،(بعض علماء کے نزدیک یہ اسم مُنْتَسِبْ ہے۔ اور اسکو فاعل کی تاویل میں کرتے ہیں۔ تو پھر اس میں ھو ضمیر مرفوع محلًا فاعل کی ہوگی جو کہ موصوف جملہ کو راجع ہو گی)۔ صیغہ اسم منسوب اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنے صفت سے ملکر کان کی خبر، کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط اوّل،

فَان کانت مثبتۃ شرط ثانی کی ترکیب:آگے وجب ان تکون مصدرۃ بان او لام الابتداء اس شرط ثانی کی جزا ہے۔

فا جزائیہ اِن حرف شرط کانت فعل از افعال ناقصہ، ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم جو "جملہ" کو راجع ہے، مُثْبَتَۃً صیغہ اسم مفعول اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے کانت کے اسم کو، اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر کانت کی خبر، کانت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ثانی۔

وجب ان تکون مصدرۃ بان او لام الابتداء جزا کی ترکیب۔

وجبَ فعل اَنْ ناصبہ تکونَ فعل از افعال ناقصہ، اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم جو کہ جملہ کو راجع ہے، مُصَدَّرَۃً منصوب لفظًا صیغہ اسم مفعول،(مصدرۃ: شروع میں لانا، شروع کیا جانا) اسکے اندر ھی ضمیر مرفوع محلًا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے تکون کے اسم کو، با جارّہ اِنَّ مجرور محلًا معطوفٌ علیہ (اِنَّ سے اِنَّ کا لفظ مراد ہے)۔ او حرف عطف، لامِ مجرور لفظًا مضاف الابتداء مجرور لفظًا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف،معطوفٌ علیہ اپنے معطوف سے ملکر مجرور با جارّہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے مُصَدَّرَۃ اسم مفعول کے ساتھ، مصدرّۃ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر تکون کی خبر، تکون اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد وجب کا فاعل۔ (کیونک اس پر اَنْ داخل ہوا ہے)۔ وجبَ فعل اپنے فاعل کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئی " فان کانت مثبتۃ" کے لئے۔ شرط جزا ملکر پھر یہ جزا ہوئی پہلی شرط فان کان جوابہ جملۃ اسمیۃ کے لئے۔ پھر وہ شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

نوٹ: اَن مصدریه، ما مصدریه، اَنَّ حروف مشبه بالفعل والا انکو حروف موصول کہتے ہیں۔ یه وہ حروف ہیں جو مابعد کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں۔ اور مصدر مفرد ہوتا ہے۔ اَنْ یه فعل پر داخل ہو کر اسکو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ما مصدریه بھی فعل پر داخل ہتا ہے، اور اسکو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے۔ اور اَنَّ حروف مشبه بالفعل یه ایک اسم اور خبر پر داخل ہوتا ہے اور ان دونوں کو ملا کر مصدر کے حکم میں کر دیتا ہے۔

جیسے اسم موصول کے لئے صله چاہئے اسی طرح حرف موصول کے لئے بھی صله چاہئے۔ اَنْ ہمیشه فعل پر داخل ہوتا ہے، اور یه فعل ہی اسکا صله ہے۔ اسی طرح ما مصدریه فعل پر داخل ہوتا ہے۔ اور یه فعل اسکا صله ہوتا ہے۔ اور اَنَّ بھی ایک اسم اور خبر پر داخل ہوتا ہے۔ تو یہی اس کا صله ہوتا ہے۔

لیکن فرق یه ہے، که اسم موصول کے صله میں عائد کا ہونا ضروری ہے، جبکه حرف موصول کے صله میں عائد نہیں ہوتا۔

طریقه یه ہے که خبر کے مصدر کو مضاف کر دے اَنَّ کے اسم کی طرف، جیسا که اَنَّ زیدٌ قائمًا یه قیامُ زیدٍ کے معنیٰ میں ہے۔ قائمًا اسم فاعل ہے۔ اسکا فعل قامَ ہے۔ اور اسکی مصدر قیامًا ہے۔

درس 49۔

[1]نحو والله ان زیدا قائم والله لزید قائم [2]و ان کانت منفیة[شرط] کانت مصدرة بما و لا و ان[جزا]

[1]نحو والله ان زیدا قائم والله لزید قائم

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، اِنَّ زیدًا قائمٌ مراداللفظ مجرور تقدیرًا مضافٌ الیه، مضاف اپنے مضافٌ الیه سے ملکر خبر مثالُها، مثالُهٗ مبتدا مخذوف کے لئے، جو که راجع ہے "جمله" کو۔ اور والله لزیدٌ قائمٌ کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

معنیٰ کے لحاظ سے ترکیب۔

نحوُ مرفوع لفظًا مضاف، واو قسمیه جارّہ لفظ الله مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اُقسمُ فعل کے ساتھ، اُقْسِمُ فعل انا ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه انشائیه ہو کر قسم، اِنَّ حرف از حروف مشبه بالفعل، زیدًا منصوب لفظًا اِنَّ کا اسم، قائمٌ مرفوع لفظًا صیغه اسم فاعل، اس کے اندر هو ضمیر مرفوع محلًا جو که راجع اِنَّ کے اسم کو، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جمله اسمیه خبریه ہو کر جوابِ قسم۔ قسم اپنے جواب قسم سے ملکر جمله قسمیه۔

والله لزیدٌ قائمٌ کی ترکیب۔

واو قسمیه جارّہ لفظ الله مجرور لفظًا، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اُقسمُ فعل کے ساتھ، اُقْسِمُ فعل انا ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جمله فعلیه انشائیه ہو کر قسم، لام تاکید کے لئے، زیدٌ مرفوع لفظًا مبتدا، قائمٌ مرفوع لفظًا صیغه اسم اسکے اندر هو ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا فاعل جو که لوٹ رہی ہے مبتدا زیدٌ کو، صیغه اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبه جمله ہو کر خبر، مبتدا خبر ملکر جمله اسمیه خبریه ہو کر جواب قسم۔ قسم اور جواب قسم ملکر جمله قسمیه ہوا۔

[2] و ان كانت منفية: اس کا عطف فَان كانت مثبتة وجب ان تكون مصدرة بان او لام الابتداء پر ہے۔ اور فَان كانت مثبتة وجب ان تكون مصدرة بان او لام الابتداء کو معطوفٌ علیہ بنائیں گے، اور اس و ان كانت منفية کو معطوف بنائیں گے۔

واو حرف عطف، اِن حرف شرط، كانت فعل از افعال ناقصہ، هی ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم جو کہ راجع ہے "جملة" کو، مَنْفِيَّةً منصوب لفظًا صیغہ اسم مفعول هی ضمیر مرفوع محلًا اسکا نائب فاعل جو کہ لوٹ رہی ہے كانت کے اسم کو، صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، كانت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط،

[3] كانت مصدرة بما و لا و اِنْ:

كانت فعل از افعال ناقصہ، هی ضمیر مرفوع محلًا اسکا اسم، مُصَدَّرَةً صیغہ اسم مفعول هی ضمیر مرفوع محلًا اسکے اندر اسکا نائب فاعل، جو کہ لوٹ رہی كانت کے اسم کو، با جارّہ ما مجرور محلًا معطوفٌ علیہ(ما کا لفظ مراد ہے)، واو حرف عطف، لا مجرور محلًا معطوف اوّل، واو حرف عطف، اِنْ مجرور محلًا معطوفِ ثانی، معطوفٌ علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مجرور با جارّہ کے لئے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے مُصدرة سے۔ مصدرة صیغہ اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر كانت کی خبر، كانت اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ خبریہ ہو کر یہ معطوف ہوا فَان كانت مثبتة وجب ان تكون مصدرة بان او لام الابتداء کا۔

نوٹ۔ جملہ شرطیہ، انشائیہ بھی ہو سکتا ہے اور خبریہ بھی ہو سکتا ہے۔ جس کا دارومدار جزا پر ہے۔ اگر جزا انشائیہ ہوا تو یہ جملہ شرطیہ انشائیہ ہوگا۔ اور اگر جزا جملہ خبریہ ہوا تو یہ جملہ شرطیہ خبریہ ہوگا۔

منگل 29 رمضان المبارک 1445 هجری 09 اپریل 2024 عیسوی

Umeraziz1985@gmail.com

Whats App: 00 92 345 945 28 63